بعونِ صانعِ مکین و مکان بفضلِ خلاقِ زمین و زمان

۳۸

اردو کا کلاسیکی ادب

# کُلّیاتِ مومن

جلد دوم

از

محمد مومن خاں مومن

ناشر

مجلسِ ترقی ادب ۲- نرسنگھ داس گارڈن کلب روڈ لاہور

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

# فہرست

## کلیات مومن جلد دوم


| عنوان | صفحہ |
|---|---|
| **قصائد** | |
| ۱- الحمد لواہب العطایا | ۳ - ۱۰ |
| ۲- چمن میں نغمۂ بلبل ہے یوں طرب مانوس | ۱۱ - ۲۱ |
| ۳- کوئی اس دور میں جیے کیوں کر | ۲۲ - ۳۳ |
| ۴- جو اس کی زلف کو دوں اپنے عقدۂ مشکل | ۳۴ - ۴۱ |
| ۵- ہے یہی حسرت دیدار تو مرنا دشوار | ۴۲ - ۵۳ |
| ۶- کٹتی ہے میری تیغ زباں سے زبان تیغ | ۵۴ - ۶۰ |
| ۷- چاہنا خلق کو صہبا و صنم سے محروم | ۶۱ - ۶۸ |
| ۸- یاد ایام عشرت فانی | ۶۹ - ۸۲ |
| ۹- صبح ہوئی تو کیا ہوا ہے وہی تیرہ اختری | ۸۳ - ۹۴ |
| **معمیات** | ۹۵ - ۹۶ |
| ۱- معما بہ اسم مومن : کیفیت وصال بس اب کچھ نہیں رہی | ۹۵ |
| ۲- معما بہ اسم مومن : ازل سے جی ہی لگا سینہ میں حاصل ہے | ۹۵ |


Marfat.com
Marfat.com

۳۔ معما به اسم غلام علی خاں :
قید بے حد ھے خانه بے در ھے ۹۵
۴۔ معما به اسم میر محبوب علی :
مرحبا رقیب رشک سے گو ھے وصال یار ۹۵
۵۔ معما به اسم مہتاب رائے :
بنے کیوں کر که ھے سب کار الٹا ۹۶
۶۔ معما به اسم نواب مصطفیٰ خاں بہادر :
نوا بلبل کی بے بس کر رھی ھے ۹۶

## مقطعات

مقطعات ۹۷
۱۔ قطعه :
جب کہا میں نے که تم بے داد گر نا آشنا ۹۷
۲۔ قطعه:
صاحبو میرا حال مت پوچھو ۹۷
۳۔ قطعه:
وہ نوجوان عابد و زاھد که سب جسے ۹۸ - ۹۹
۴۔ قطعه:
عم بزرگوار که ھیں عیسئی زماں ۱۰۰ - ۱۰۲
۵۔ قطعه :
موا جاتا ھوں اب جی میں ھے اس بے درد کو لکھوں ۱۰۳ - ۱۰۵
۶۔ قطعه تاریخ وفات جدۂ مومن :
جب که اس غم سرا سے کی رحلت ۱۰۶
۷۔ قطعه تاریخ وفات شاہ عبدالعزیز دھلوی :
انتخاب نسخهٔ دیں مولوی عبدالعزیز ۱۰۶ - ۱۰۷

Marfat.com
Marfat.com

۸- قطعه بیعت جہاد به دست سید احمد شہید :
جو سید احمد امام زمان و اهل زمان ۱۰۷
۹- قطعه بیعت جہاد به دست سید احمد شہید :
گلاب ناب سے دھوتا ہوں مغز اندیشه ۱۰۸-۱۰۹
۱۰- قطعه تاریخ وفات مولوی محمد عمر :
محمد عمر کا ہوا انتقال ۱۰۹
۱۱- قطعه تاریخ کدخدائی میرن :
مرے یار میرن کو اس سال میں ۱۰۹
۱۲- قطعه تاریخ کدخدائی یعقوب بیگ :
ہوا کد خدا آج یعقوب بیگ ۱۱۰
۱۳- قطعه تاریخ وفات حکیم غلام نبی خاں :
جہان نکوئی نکوے جہاں ۱۱۰-۱۱۱
۱۴- قطعه تاریخ نکاح عباس علی خاں بے تاب :
کہاں تک تغافل بس اے بے خبر ۱۱۲-۱۱۴
۱۵- قطعه تاریخ تذکرہ ''گلشن بے خار'' :
کیا تذکرہ شیفته نے لکھا ۱۱۴-۱۱۶
۱۶ قطعه تاریخ جلوس محمد سعید خاں والئی رام پور :
رام پور اک زمان ممتد سے ۱۱۶-۱۱۷
۱۷- قطعه تاریخ سبیل تفضل حسین :
جہاں میں پئے چارۂ تشنگی ۱۱۷
۱۸- قطعه تاریخ وفات خلیفه نور محمد :
خلیفه نور محمد وه شمع بزم حضور ۱۱۷-۱۱۸
۱۹- قطعه تاریخ عطائے خلعت به نواب حامد علی خاں :
اے وزیر بلند پایه تجھے ۱۱۸-۱۱۹

Marfat.com
Marfat.com

۲۰- قطعہ تاریخ عطائے فیل بہ نواب حامد علی خان
نواب کو بادشاہ نے بخشا ۱۱۹
۲۱- قطعہ تاریخ صحت نواب اصغر علی خان اصغر :
گیا رنج نواب اصغر علی خان ۱۱۰
۲۲- قطعہ تاریخ ولادت دختر سومن :
دخت روشن رواں ہوئی پیدا ۱۲۰
۲۳- قطعہ تاریخ ہجو کوتوال دہلی :
شحنۂ دہلی خلق آزار ۱۲۰ - ۱۲۱
۲۴- قطعہ تاریخ تذکرۂ ''گلشن بے خار'' :
اس تذکرے کا جو ترجمہ ہے بہایا ۱۲۱
۲۵- قطعہ تاریخ کدخدائی میرنواب پسر میرتفضل حسین :
وہ تفضل حسین یار قدیم ۱۲۲
۲۶- قطعہ تاریخ وفات میاں کالے صاحب :
ہوئی جس دم وفات حضرت کی ۱۲۲

## مثنویات ۱۲۵

۱- مثنوی اول ''شکایت ستم'' :
ساقیا دے چک آب آتش رنگ ۱۲۵ - ۱۷۷
۲- مثنوی دوم ''قصۂ غم'' :
کج دار و مریز کب تلک یوں ۱۷۸ - ۲۲۴
۳- مثنوی سوم ''قول غمیں'' :
ساقیا زہر پلادے مجھ کو ۲۲۵ - ۲۷۵
۴- مثنوی چہارم ''تف آتشیں'' :
کھولیو ساقی منہ کو سبو کے ۲۷۶ - ۳۰۷

Marfat.com
Marfat.com

۵- مثنوی پنجم ''حنین مغموم'' :

ساقیا اب ناز بے جا کس لیے ۳۰۸ - ۳۵۵

٦- مثنوی ششم ''آہ و زاری مظلوم'' :

الٰہی نالۂ اخگر فشاں دے ۳۵٦ - ۴۰۴

۷- اشعار مثنوی ناتمام :

کہاں ہے تو اے ساقی تیز ہوش ۴۰۵ - ۴۱۵

۸- مثنوی ناتمام دیگر :

پلا ساقیا جام کوثر مجھے ۴۱٦ - ۴۳۲

۹- مثنوی بہ مضمون جہاد :

پلا مجھ کو ساقی شراب طہور ۴۳۳ - ۴۳٦

۱۰- مثنوی نامۂ مومن بہ جانب بوبۂ دل نواز :

اے چارہ گر مریض بے تاب ۴۳۷ - ۴۴۰

۱۱- مثنوی نامۂ مومن بہ سمت معشوقۂ طنّاز :

اے گلِ گلستانِ رعنائی ۴۴۱ - ۴۴۳


Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

(۱)

"گہر ریزیٔ خامه به ستایش یگانه ایست
که در یک دانه به آب رساندۂ
اوست و گوهر شب چراغ
به تاب آوردۂ او۔"

الحمد لواهب العطایا
اس شور نے کیا مزہ چکھایا

والشکر لصانع البرایا
جس نے ہمیں آدمی بنایا

احساں ہیں اس کے کیا گراں بار
سر سبع شداد کا جھکایا

کیا پایۂ منت سماں ہے
اک بات میں تخت پر بٹھایا

کیوں شکر کریں نہ آل داؤد
افسونِ شہنشہی سکھایا

وہ تیر آسماں بہ ساماں
جاں سوز مناظر و مرایا

اب بھی نظر اس مجاز میں ہے
کیوں مہر نگاہ میں سمایا



Marfat.com
Marfat.com

نے عقلِ بسیط اس کا پرتو
نے نورِ مجرّد اس کا سایا

سبحانک یا الٰہ عالم
عالم ترا عجز نے دکھایا

ہر جائے ہے تیرا جلوہ لیکن
دیکھا تو کہیں نظر نہ آیا

یاں عقل ہے گم کہ بس تجھی کو
پایا ہر شے میں پر نہ پایا

اللہ رے تیری بے نیازی
یعقوب کو مدتوں رلایا

یوسف سے عزیز کو کئی سال
زندانِ عزیز میں پھنسایا

یاں شعلے کو سرکشی کی کیا تاب
ابلیس کو خاک میں ملایا

تجھ کو ہی سزا ہے کبریائی
کرسی کا نہ عرش کا یہ پایا

مومن کو بقا ہے بعد دیدار
کیا مژدۂ جاں فزا سنایا

گو وصف ہے "یؤمنون بالغیب"
پر بندہ تو اس سے باز آیا

یاں تاب کسے کہ خاک و خوں میں
بے تابیِ شوق نے لٹایا

اللہ دکھا دے اپنا دیدار
آ کشف حجابک اٹھایا

Marfat.com
Marfat.com

عظمت نے سجود کی ، فلک کو
گرد کرۂ زمیں پھرایا

وہ خاتم مرسلیں محمد
جس نے ہمیں شرک سے بچایا

جب بندہ ہے تیرا تو رہا کون
پھر لائق بندگی خدایا

تو واحد بے نظیر و ہمتا
تو حاکم و خالق برایا

تجھ کو بھی نہ کہہ سکے ترا مثل
یاں تک نقش دوئی مٹایا

یعنی وہ فنا ازل سے ہے اور
اس ذات کو کب زوال آیا

آوے تری حمد کا توہم
یہ حوصلہ میں کہاں سے لایا

کام آئی نہ شوخی خموشی
دل کی تپشوں نے جب ستایا

ہوں بندۂ شور عجز ادراک
ناکام کو کام سے لگایا

کیا جانئے ایسے بے زباں نے
کس طرح یہ شور و غل مچایا

معلوم خرد کی نکتہ یابی
یاں عدم نے عقل کو گنوایا

"لا علم [illegible]
سب لحن مجھے عجز نے بتلایا

Marfat.com
Marfat.com

تھا دھیان میں عذر ''لایحیطون''
جب سینے میں دم ذرا سمایا

کیا صعب گزار ہے رہ حمد
جبریل کا پاؤں لڑکھڑایا

چکر میں ہے عقل عرش اعظم
اس نے بھی مگر تجھے نہ پایا

مرغان دراز اجنحہ کو
اس اوج نے خاک پر گرایا

ہے جزو ضعیف، جوہر عقل
عرفاں کے جو غور نے لوٹایا

میں روح قدس کا ہم زباں ہوں
یہ مرتبہ عجز نے بڑھایا

مومن ہے زمان[1] عرض احوال
میں نے تجھے بے خرد جتایا

رو رو کے دعا کر اک ذرا دیکھ
کیا ابر کرم ہے سر پہ چھایا

اللہ غم بتاں میں یک چند
بے فائدہ جان کو کھپایا

یہ عشق وہ بد بلا ہے جس نے
ہاروت کو چاہ میں پھنسایا

سمجھا نہ کہ ہے رہ خطرناک
دین و دل و عقل کو لٹایا

۱- ''زمان'' نسخہ اول (صفحہ ۹) میں لیکن نسخہ طبع دوم (صفحہ ۷) طبع ششم (صفحہ ۹) نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۳) میں ''زبان'' ہے (مرتب) ۔

Marfat.com
Marfat.com

حاصل نہ ہوا سوا ندامت
کس تخم کو خاک میں ملایا

کی گریہ نے کتنی آبیاری
دریا مری چشم سے بہایا

گرداب مرے ڈبونے کو تھا
جو قطرہ کہ خاک پر گرایا

ہر حلقۂ دام آرزو نے
طوق لعنت مجھے پنھایا

دل گرمی شوق شعلہ رو نے
کیا کیا مجھے خاک پر لٹایا

کہ ساقی سرخ لب کے غم نے
خون ناب دل و جگر[1] پلایا

ہم بزمی ماہ وش نے کھویے
جوں ماہ سحر تنک جلایا

بتخانے کو رشک کعبہ سمجھے
گر شوق نے گرد خانہ پھرایا

تھا شور ''فداک'' ، جائے ''لبیک''
اس دشمن دیں نے جو بلایا

کرتے رہے شکر بخت بیدار
ساتھ اپنے صنم نے گر سلایا

---

۱- ''مجموعۂ قصائد مومن'' مرتبہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

بوسہ جو دیا ذقن کا گویا
سیب خلد بریں کھلایا

یہ بے خبری کہ یاد جس کی
تھی واجب و فرض اسے بھلایا

روٹھا کوئی نازنیں صنم گر
سوگند دروغ کھا منایا[1]

کتنی ہی قضا ہوئیں نمازیں
پر سر کو نہ پاؤں سے اٹھایا

گل پیرہنوں کی آرزو نے
اکثر خز و پرنیاں پنھایا

آیا نہ کبھی خیال حج کا
تلوا سو بار گر کھجایا

نیت ہی تھی توڑنے کی گویا
گر اس نے نماز میں ہنسایا

افسوس شکست صوم یک سو
یہ شکر کہ اس نے ساتھ کھایا

واعظ کی کبھی کوئی نہ مانی
کتنا ہی عذاب سے ڈرایا

ہر چند کہ قول ناصحوں کا
کچھ تلخ نہ تھا، ولے نہ بھایا

توڑا نہ وفا کے سلسلے کو
توبہ ہی پہ زور آزمایا

---

۱ - ''منایا'' طبع اول نول کشور (صفحہ ۱۰) - دوسرے نسخوں میں ''بٹھایا'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

الله مرے گناه بے حد
وه هیں که شمار کو تهکایا

هے عام خطاب ''یا عبادی''
اس نے تو کچھ آسرا بندهایا

عالم میں نه هوئے گا وگرنه
مجھ سا کوئی ''منکر السجایا''

کیوں کر نه هو تیری آس تو نے
افلاک کو بے ستوں تهمایا

اس دام سے مجھ کو تو چهڑا دے
داؤد نے جس میں دل پهنسایا

دل زلف سے هو رها تو جانوں
''زندان رنگ'' سے [illegible]

[illegible] عشق دے جس کا نام اسلام
وه شیوه [illegible] نبی نے جو بتایا

وه نعره ''علمه بحالی''
جس نے که آتش آب کو بجهایا

[illegible] آب زنی کرے نہیں تو
سر نار جحیم نے اٹهایا

---

نسخۂ اول طبع [illegible] لکھنؤ ۱۲۰۲ھ (صفحہ ۱۱) ''[illegible]''
''[illegible]'' نسخۂ [illegible] لکھنؤ [illegible] ۱۹۳۰ء
''[illegible]'' [illegible] ''[illegible]''
(''علمه بحالی حسبی عن سؤالی'' [illegible] ''
حضرت ابراهیم نے حضرت جبرائیل سے پرسش حال کے وقت کہا تھا -)

Marfat.com
Marfat.com

مجھ کو بھی بچا لے جیسے تو نے
یوسف کو گناہ سے بچایا

وہ رفعت حال دے کہ جس نے
منصور کو دار پر چڑھایا

اس کا مرے دل پہ ایک پرتو
جس شعلے نے طور کو جلایا

''مومن'' کہے کس سے حال آخر
ہے کون ترے سوا خدایا

---

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

## زمزمہ سنجئ طبع بہ مضمون بادخوانئ نسیم گلشنِ نبوت و شمالِ چمنِ رسالت

چمن میں نغمۂ بلبل ہے یوں طرب مانوس
کہ جیسے صبح شب ہجر ، نالہاے خروس

ہے اس طرح فرح انگیز کوکوے قمری
کہ جیسے فوج مظفر میں شور و غلغل کوس

نواے طوطی شکر فشاں کی لذت سے
سماع و رقص میں ، اہل مذاق جوں طاؤس

غبار صحن چمن کیمیاے عیش و نشاط
بہار لالہ و گل سیمیاے عرض شموس

صفا سے وہ در و دیوار باغ کا عالم
کہ آشیانے میں دشوار طائروں کو جلوس

زہے فریب صفا خاک بیز ہے گل چیں
پڑے جو وسعت گلزار میں گلوں کے عکوس

ہجوم سبزہ نے کی بس کہ رنگ آمیزی
زمیں پہ چادر مہتاب بن گئی ہے سندوس[1]

ہوئی ہے سقف فلک مانع قیام [illegible]
وگرنہ بید کہاں اور ترقی معکوس

---

۱- سبز مصری چادر۔



Marfat.com
Marfat.com

ہو کیوں کہ ایسی رطوبت پہ سنگ راہ نسیم
بنا ہے شبنم گل ، آب گینۂ فانوس
خزانہ خاک میں ہر تنگ دل ملاتا ہے
زبس کہ لفظ خزاں جانتے ہیں سب منحوس
نوید مالک گلزار کو کہ زر کی جگہ
ہر ایک کسۂ گل میں ہے گنج دقیانوس
یہ آب و رنگ کہاں لعل اور زمرد کا
مگر دیا ہے گل و سبزہ نے انھیں ملبوس
چمن کی خاک سے گل گونہ اب بناتے ہیں
شگفتہ تا دم رخصت بھی ہو عذار عروس
خمیدہ شاخ سے یوں رنگ گل چمکتا ہے
کہ جس طرح سے بھڑک اٹھے مشعل منکوس
پڑھے ہے مرغ گلستاں وہ مطلع رنگیں
کہ سن کے بس جسے رہ جائے "سن" ہی بلبل طوس

## مطلع ثانی

زبان لال کہاں اور مدیح تاج خروس
گرا ہے خاک پہ کیا لعل افسر کاؤس
ہزار داغ ہو پروائے آفتاب کسے
پرستش گل خورشید میں ہے گرم مجوس
شگفتہ تر ہے چمن ، روضہ ہائے جنت سے
ہنسی کی جا نہیں گر صومعہ نشیں ہے عبوس
خلل پذیر رطوبت ہوا دماغ بہار
عجب کہ سبزۂ خوابیدہ کو نہ ہو کابوس

Marfat.com
Marfat.com

ہے دشت، بزم طرب، کثرت نتائج سے
نہ کیوں ہو شکل حاری کو ناز شکل عروس

ہوائے سیر چمن زار کی وہ مستی ہے
کہ خلق کو ہوئی مشکل حفاظت ناموس

عجب نہیں ہے گل رنگ کی ہوس سے اگر
خود آ کے شیشۂ خالی میں ہو پری محبوس

مزاج دھر میں یہ اعتدال آیا ہے
کہ جس نبات کو دیکھو وہ صالح الکیموس

عجب نہیں کہ بسان مگس عسل اگلے
گر ان دنوں ہو کوئی مبتلائے ایلاؤس

نمو کی معجزہ صلی علیہ پھر گندم
ہوائے جنبش غربال سے بنے نہ سبوس

رطوبت ایسی نظر آئی داغ لالہ میں
کہ چاک چاک حسد سے ہوا دل افیوس

قبائے گل کو در اطلس سے دیجیے تشبیہ
سیہ پوش "جعل" ہو درون ماتم "سوس"

قوائے نامیہ کو ناگوار ہے کتنا
کہ ہضم رابعہ محتاج ہو سوئے کیلوس

ہوا ہے اب تو یہ سرمایۂ لطافت آب
کہ پشت ماہی پہ اس شان اشرفی ہیں فلوس

کہیں جہان میں کوئی نظر نہیں آتی
کہ صرف زلزال ہو کی بجائے "[illegible]"

---

۱- "[illegible]" [illegible] (صفحہ ۲۱) اور نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible])
نسخہ طبع ششم (صفحہ ۱۲) میں "[illegible]" ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

سرایت نم آب وضو سے دور نہیں
جو سبزہ زار بنے ریش زاہد سالوس
بعید کچھ نہیں شادابی زمیں سے اگر
زیادہ تر کرے سیلان خوں گل شاموس[1]

گر اس بہار کی یعقوب کو ہوا لگ جائے
شمیم جامۂ یوسف کبھی نہ ہو محسوس
ہوا سے بس کہ گل شمع بھی ہے عطر آگیں
عدیل طبلۂ عطار بن گئی فانوس

یہ گل کھلاتی ہیں آب وہوا کی تراپتیں
کہ ہے پیاز کو لاف منافع ببوس
ہوائے جنبش اوراق سے ہیں عطر فروش
لغات ورد کہ ہیں ثبت صفحۂ قاموس

فسوں گری دم مشاطۂ نسیم کی دیکھ
کہ مشک نافہ ہوئے غنچہ ہائے زلف عروس
صفات آئے جو آئینۂ ہوا میں نظر
لگا[2] خواص و عوارض کو اعتبار نفوس
صدا نکلتی ہے مل کر ہوا سے کیا ہو فرق
کہ بانگ خندۂ گل ہے کہ نالۂ ناقوس

---

۱ ''شاموس'' نسخہ مجموعۂ ''قصائد مومن'' مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۳) ۔ نول کشور پریس کے نسخوں میں ''خاموس'' ہے ۔ (مرتب)

۲۔ نسخہ طبع اول و دوم نول کشور (صفحہ ۱۳ ، حاشیہ صفحہ ۹) ''ادا'' نسخہ مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۵) میں بھی یہی ہے ۔ طبع ششم نول کشور (صفحہ ۱۳) میں ''ہوا'' ہے اور ''قصائد مومن'' مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۳) میں ''لگا'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

عجب ہوا ہے کہ فیض[1] ہوا سے ہوتا ہے
شکم میں ''خستہ'' کے نشوونمائے اصل السّوس

غریق آب خجالت ہوا کے فیض سے ہوں
کہ گل ہوا ہے مرا غنچۂ دل مایوس

ہوا ہے کون سی ایسی مگر ''مدینے'' کی
دم مسیح کو ہے جس کی حسرت پابوس

شرف مدینے کو جس سے ہے ہو نہ ہو وہ ہو[2]
جسے بتاتے ہیں محبوب حضرت قدوس

جو خواب میں بھی کبھی دیکھتی جمال اس کا
تو دیتی دل کوئی[3] یوسف کو دختر طیموس

جو شمع بزم کہوں اس کے روئے تاباں کو
کتان و ماہ بنے نور شعلہ و فانوس

وہ کون؟ احمد مرسل، شفیع ہر دوسرا
جو خلق کا سبب اور باعث معاد نفوس

جہاں مطاع، شہنشاہ آفتاب نشاں
فلک سریر و قمر طلعت و ملک ناموس

سیاہ چشموں کو مشکل نگاہ دزدیدہ
یہ اس کے حفظ سے ہے ملک معدلت محروس

---

۱- نسخہ اول نول کشور (صفحہ ۱۳) ''[illegible]'' ہے اور بقیہ نسخوں میں ''ہوا'' ہے - (مرتب)

۲- ''[illegible]'' نسخہ ''قصائد مومن'' مطبوعہ [illegible] میں صفحہ [illegible] بقیہ نول کشور پریس کے نسخوں میں ''ہو'' ہے - (مرتب)

۳- نسخہ اول نول کشور (صفحہ [illegible]) میں [illegible] لکھا واضح نہیں - [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible] نول کشور طبع [illegible] (حاشیہ صفحہ ۹) اور نسخہ [illegible] (حاشیہ صفحہ [illegible]) میں ''کوئی'' ہے جو [illegible] ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

نگاہ بانیٔ عصمت سے وہ رواج حیا
کہ چار چشم نہ ہوں نرگس اور ادافیوس[1]

سنے ہے دور عدالت میں اس کے شیرغریں[2]
شباں[3] کی ضربت بے جا سے نالش جاموس

کرم میں دوں اسے نیساں سے کس طرح تشبیہ
کروں میں جان کے کیوں کر ترقیٔ معکوس

کہ جس کی بخشش یک روزہ کو وفا نہ کریں
ہزار سالہ گہر ہائے قلزم و قاموس[4]

یہ جی میں ہے کہ پڑھوں اور ایک وہ مطلع
جو ہو ہر اک متنفس کی طبع سے مانوس

---

۱- نسخۂ اول نول کشور (صفحہ ۱۳) ''نرگس و ادافیوس'' طبع دوم (صفحہ ۱۰) ''نرگس و ادقیوس'' میں طبع جوہر ہند [illegible] ہے۔ طبع ششم نول کشور (صفحہ [illegible]) [illegible] ''قصاید مومن'' مطبوعہ [illegible] گئی) ہے۔ (مرتب)

۲- نسخہ ''قصاید مومن'' (صفحہ ۱۶) اور طبع [illegible] نول کشور (صفحہ ۱۳) میں ''شیر غریں'' اور طبع نول کشور دوم (صفحہ [illegible]) میں ''شیر غرل'' اور نسخہ ''دیوان مومن'' مطبوعہ مطبع جوہر ہند (حاشیہ صفحہ د) میں ''شیر غزل'' ہے۔ [illegible] مردم و نرم اندام و [illegible] خلقت (دیکھیے ''[illegible]'' جلد [illegible] صفحہ ۹۳) (مرتب)۔

۳- ''سناں کی ضرب بے جا'' نسخہ مطبع جوہر ہند (حاشیہ صفحہ ۵) میں ہے جو غلط ہے۔ (مرتب)

۴- ''قاموس'' نسخہ ''قصاید مومن'' مطبوعہ المناظر پریس (صفحہ ۱۶) میں ''قابوس'' نول کشوری نسخوں میں۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

## مطلع ثالث

ترے ہے فیض سے ہر قطرہ آبیار عجوس
ترے ہے نور سے ہر ذرہ جلوہ زار شموس
ہمیشہ عفو ترا طالب گنہ گاراں
مدام رحم ترا دردمند کا جاسوس
ترے حسود کی نسبت سے جل رہی ہے نہ کیوں
ہجوم شعلہ سے دوزخ ملے کف افسوس
تری غلامی کی دولت سے خاک پائے بلال[1]
سفیدۂ رخ فغفور چین و خسرو روس
خمیدہ کس لیے [illegible] آسمان ہے تجھے بھلا
نہ [illegible] ازل سے جو مد نظر ترا پابوس
بہا میں [illegible] ہے باقی دفینہ ہائے زمیں
یہ [illegible] تیرے سکے سے قدر تا بہ فلوس
ہے احتساب ترا [illegible] لباس حریر
[illegible] دیوے [illegible] چرخ اطلس ملبوس
[illegible] خوف [illegible] جائے تا دو [illegible]
نہ [illegible] معبد [illegible] میں نالۂ ناقوس
یہ [illegible] کو [illegible] سوز نے جلایا ہے
کہ مغ نہ کر سکے [illegible] صراحی و فانوس

---

۱۔ نسخۂ اول و دوم مطبوعہ [illegible] اور مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی میں ''بلال'' ہے، [illegible] اول کشور پریس (صفحہ ۱) میں ''ہلال'' ہے جو غلط ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

زبس شراب کو بھی آفتاب کہتے ہیں
نہ آسمان کے واژوں رہے مدام کیوس

فریب وعدہ پہ چھوڑی بتوں نے جھوٹ قسم
سنا زبس کہ زباں سے تری وعید عموس

دم مصاف ترے دشمنوں سے لشکر میں
صدائے نوحہ و شیون ہے شور و غلغل کوس

دو نیم ہوں تری شمشیر کے تصور سے
بہسان ساغر خورشید کسہ ہائے رؤس

ملا دے گو زمیں گو چرخ سے نیزہ
بٹھا دے خاک پہ شیر سپہر کو دبّوس

قطعہ

اگر کہے مددے یا محمد عربی!
صفیر مرگ ہو رستم کو نعرۂ الکوس[۱]

مخالفوں کو ترے دو جہاں جہنم ہے
کہ تاب مہر سے جلتے رہے ہیں یاں بھی مجوس

براق اسپ ترا ابروے فرشتہ رکاب
کہاں ہو چشم بشر ایسے پاؤں سے ممسوس

نہ جس کے دھیان میں مضمون قاب قوسین آئے
وہ دیکھ لے ترے زہن و کماں کا قربوس

---

۱- ''الکوس'' نسخہ مجموعہ قصائد مومن مرتبہ ضیاء احمد بدایونی مطبوعہ الناظر پریس (صفحہ ۱۸) - ''لاکوس'' نسخہ طبع اول و دوم و ششم مطبوعہ نول کشور (صفحہ ۱۴، ۱۰، ۱۴) میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ترے عدو کی خرابی کا کچھ علاج نہیں
نہ ہو قبول دعا سے بھی رفعت بسّوس[1]

ترے خیال سے اصحاب کہف کو ہے یہ چین
وگرنہ خواب گراں اور زمان دقیانوس

ظہور میں ہوئی تقدیم انبیاء کہ نہ تھا
ترے وسادۂ دولت پہ احتمال جلوس

شہا ستم ہے کہ تیرے مدیح خواں پہ کرے
ہزار گونہ ستم روزگار نامانوس

کچھ انتہا بھی کواکب کے دور بے جا کی
ہمیشہ ہے مرے طالع میں اجتماع نحوس

جو اپنی حسرت و ارمان میں بیان کروں
نہ تاب لائے دل سخت زاہد سالوس

جفا کو آئے مری دل شکستگی پر رحم
بلا کرے مرے احوال زار پر افسوس

ملے ہیں خاک میں کیا کیا مرے فنون و علوم[2]
خدا کسی کو نہ دے ایسے طالع منحوس

حکیم وہ ہوں کہ جاتے رہیں حواس اگر
ترے معارضہ سر دفتر [illegible] و [illegible]

طبیب وہ ہوں نہ ہو سوز سینہ بلبل
نظارۂ رخ گل [illegible] سے [illegible] محسوس

---

۱- "بسّوس" [illegible]
[illegible]

۲- نسخۂ اول [illegible] ۱۰ [illegible]
"فنون علوم" ہے [illegible]
"فنون و علوم" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

جو ہوں معالج مبطوں تو قابض ارواح
کرے دعائے رواج طریق جالینوس

ورم ہو چارہ گر قبض تا بہ دست لئیم
کیا ہو میں نے جو تجویز وزن مغز فلوس

کروں جو گردش انجم کی میں رصد بندی
فدا ہو وجد میں آ کر روان بطلیموس

گواہ عصمت مریم ہو کثرت اولاد
عقیمہ مجھ سے سنے گر بیان شکل عروس

طلسم ماہ لکھوں گر پے زبان بستن
بنائے سپہر دھن چرخ نکتۂ جاسوس

یقیں کہ زہرہ و خورشید میں مقابلہ ہو
پڑھوں جو میں پے دوری دعائے بدریطوس

جو میری نثر کے دیکھے لآلیٔ منثور
آٹھا لے مسند حشمت حجاب سے کاؤس

بہ فرض گر کرۂ خاک کو کہوں دائر
شکستہ[1] اسپ گلی ہووے پیش تاز[2] فروس

فنون نظم میں میں نے نکالی ایسی راہ
طریقۂ شعرائے سلف ہوا مطموس

مرے کلام ثریا نظام کا منکر
وہ تیرہ روز جو برجیس کو کہے منحوس

---

۱- نول کشور کے چاروں نسخوں (طبع ۱۸۶۸ع طبع ۱۸۷۶ع - (صفحہ ۱۱) طبع ۱۸۸۰ - طبع ۱۹۳۰ع (صفحہ ۱۵) میں ''شکست'' ہے البتہ طبع ۱۹۳۰ع (حاشیہ میں نوٹ شکستہ) اور ''قصائد مومن'' میں ''شکستہ'' بھی ہے - (مرتب)

۲- ''پیش تاز'' نسخہ مطبوعہ مطبع نول کشور ۱۲۸۳ھ ۱۹۳۰ع (صفحہ ۱۵) میں - بقیہ نسخوں میں ''پیشتاز'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

جو دیکھیں میری طبیعت کی گوہر افشانی
شریک درد ہوں محمود و نکتہ پرور طوس

دیے ہیں میرے حسد نے زبس ہزاروں داغ
ردا ہے بادلے کی منقلب کہ طاؤس

تلاش دیکھ کے رنگینیٔ سخن کا مرے
حریر لالہ و گل شرم سے ہوا مدروس

خدا کے واسطے گرم دعا ہو بس ''مومن''
کہ منتظر ہے ازل سے اجابت قدوس

ہے جب تلک گل و بر قسمت نہال و شجر
ہے جب تلک دل لالہ میں داغ حسرت و ہوس[1]

مدام پھولے پھلے دوستوں کا نخل مراد
رہین داغ عدو کا رہے دل مایوس

---

۱۔ ''قصائد مومن'' مطبوعہ الناظر [illegible] میں (صفحہ [illegible]) ''حسرت و ہوس''
ہے ۔ نول کشوری نسخوں میں ''حسرت ہوس'' ہے ۔ ([illegible])

Marfat.com
Marfat.com

(۳)

## بیعت معانی بردست عبارت سراپا اعجاز
## به فیض مدیح اولیں دستور صداقت طراز

کوئی اس دور میں جیے کیوں کر
سلک الموت ہے ہر ایک بشر

داد خواہوں کے شور سے دیکھو
چونک پڑتا ہے فتنۂ محشر

آئنے نے بھی اس زمانے میں
تیغ کے سے نکالے ہیں جوہر

آتش ء لعل شعلۂ[1] جاں سوز
آب نیساں ہے ایک بد گوہر

جس کو دیکھو سو سایۂ بے داد
کیا ہوا گر نہیں ہے سیمیں بر

ذکر انساں سے دیو مجنوں ہو
آدمی سے پری کو آئے حذر

ہے پئے اشتیاق ویرانی
شاہ فرہاد و بے ستوں کشور

---

۱۔ ''سینۂ جاں سوز'' نول کشوری نسخوں میں۔ مجموعۂ قصائد مومن (مطبوعہ الناظر پریس لکھنؤ صفحہ۲۳) میں ''شعلۂ جاں سوز'' ہے ۔ (مرتب)



13024S

Marfat.com
Marfat.com

نہ امیروں کو پائے بندی عدل
نہ رعایا مطیع و فرماں بر

اُس کو ہو[1] رستم زماں کا خطاب
جو کرے قتل خورد سالہ پسر

کم تریں خانہ زاد طعنہ زن
طرز حرف سلامت مادر

ہیں گدا پُر غرور شیرویہ
بے گنہ جو کیا ہے خون پدر

چمن آرا کو رسم پیرائش
اک بہانہ ہے بہر قطع شجر

دشمن جان عاشقاں دیدار[2]
کہ[3] نگہ تیغ، ہے مژہ خنجر

خصم ہے وہ مایۂ دل آشوبی
جس کو پھر غم نہ ہو جاں پر

وہ جو سر کاٹ کر پشیماں ہو
رحم کر آئے نیم بسمل پر

وہ نہ تھی جس نے حال کی میرے
عمداً کیا کہ بھول کر بھی خبر

---

۱- "ہو" مجموعہ قصائد مومن (صفحہ ۲) میں - "ہوا" دونوں [illegible] نسخوں میں - (مرتب)
۲- دل دار -
۳- "کہ [illegible]" نسخۂ کلیات مومن [illegible] صفحہ ۱۶ [illegible] [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible] دہلی ۱۳۰۵ھ (حاشیہ صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے - اور مجموعہ قصائد مومن مطبوعہ [illegible] پریس ۱۹۲۵ء (صفحہ ۲) میں "[illegible]" ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

وہ کہ مومن کی ضد سے مومن ہو
یہ کر اس کے لیے بنے کافر
ہائے مجھ سا عزیز ہو یوں خوار
حیف خورشید زیر خاکستر

واہ اے چرخ تیری نافہمی
مہ اوج کمال فول اختر
اسے دینا تھا رحم ''نوشابہ''
مجھے دی تھی جو عقل ''اسکندر''

اسے ''بلقیس'' کر بنایا تھا
میں بھی زیبندہ تھا ''سلیماں'' فر
زہرہ پیرایہ گر کیا تھا اسے
مجھے لازم تھی شاہی خاور

یاں بڑی شوق کلاہ زریں کو
تھی جو واں سر پہ گوہریں معجر
ملک ''پرویز'' چاہیے تھا مجھے
اسے ''شیریں'' حشم کیا تھا اگر

روتے ہیں تیری جان کو ظالم
ایک میں کیا کہ سارے اہل ہنر
سینہ صافوں کو سلک مروارید
نہ ملے جز سرشک دیدۂ تر

لب رنگیں بیاں ہے اور خوناب
تیرہ باطن ہے اور سے احمر
قاضی ''مشتری'' کہاں سے ہیں
ہندوان ''زحل'' شیم برتر

Marfat.com
Marfat.com

منشیان "عطارد" آسا کو
نور خورشید سوز حسرت زر
صدر انجم شناس سے تاباں
مہ کامل کی طرح داغ جگر
ہوس خوشہ سے بسان مغاں
عید خورشید روز شہریور
"من و سلوا" کباب سے آلود
زاہد اتنے ہیں جوع سے مضطر
پا کے الزام دست خالی سے
فلسفی پیٹتا ہے اپنا سر
آب و ناں کے لیے گرو رکھیں
رستمان زمانہ تیغ و سپر
شعرا کو بہ آرزوے شعیر
خوان عیسیٰ ہے نیم خوردۂ خر
کام آئے نہ نغمۂ شیریں
طوطیوں کو ہے حسرت شکر
سروراں سپہر مرتبہ ہیں
بس کہ جاہل نواز و دوں پرور
کھائے وہ سرمۂ صفاہانی
جسے آنکھیں کہیں نور بصر
دیکھیے نرگس حسد سے جانب گل
خوردہ بیں ہو گئے ہیں اہل نظر
واعظوں کی زباں پہ آتا ہے
برملا شکوۂ قضا و قدر

Marfat.com
Marfat.com

بن دنداں سے کھائے نال قلم
خوش نویسوں میں جو ہے سر دفتر
کہے مفتی سوال کو واجب
کسب منقود جو ہوئے یک سر
خاک اڑاتا ہے پشت آئینہ
دیکھ کر زرنگار آئینہ گر
پھلے پھولے ہیں بے خرد کیا دور
بیدمجنوں بھی گر لے آئے ثمر
سختی و کاہلی کی دولت سے
دامن کوہ میں ہیں لعل و گہر
باندھتے ہیں سخن سرا موزوں
کس طرح ہو نصیب سرو کو بر
جام نمرود کا فسانہ کہیں
چارہ فرما پئے علاج سہر¹
سن کے ''لا یحتسب'' کا مژدہ ہوا
کافروں کو بھی گونہ گونہ خطر
جب نہ تب ''والضحیٰ'' پڑھے ہے امام
مقتدی تا سنیں ''فلا تنہر''
قدردانی کا نام ہی نہ رہا
چند ناداں ہوئے ہیں نام آور
اک امیر سخن شناس نہیں
لاکھ ہیں شاعر ثنا گستر

---

۱- ''سہر'' نسخۂ نول کشور طبع ۱۹۳۰ء (صفحہ ۱۸) - ''سحر'' نسخۂ نول کشور طبع اول و دوم و سوم (صفحہ ۱۳)

Marfat.com
Marfat.com

کہیے گر بادشہ کو عرش سریر
کہیے میری بلا کو ہو چکر

صد ''ارسطو'' کہیے سے مانے برا
حکما کو سنا جو ہے کافر

اے لب یاوہ گوے ہرزہ درائے
بس کہاں تک یہ نا ستودہ سمر

کب تلک شکوۂ جفاے فلک
تا کجا طعنۂ قمر چاکر

ہجو گوئی نہیں ہمارا کام
ایسی باتوں سے خامشی بہتر

پڑھ کوئی وہ غزل کہ اعدا بھی
حبذا حبذا کہیں سن کر

مطلع ثانی

لاؤں اس مفلسی میں سوزن زر
ہونٹ سینے دے کر نصیحت گر

جو مری سن لے میں بھی اس کی سنوں
کہ زباں تنگ ہے نہ گوش ہے کر

کیا کہوں جی یہ کیا قدرتی ہے
یہ ستم کس کو آئے گا باور

اپنی حسرت کا کچھ علاج نہیں
یار ہو بخت یا فلک یاور

ہے یقیں یہ کہ خاک ہی میں ملے
آرزوے وصال سیمیں بر

Marfat.com
Marfat.com

نکلے ارمان کیا کہ نکلے ہیچ
نالہہائے شب و فغان سحر

دیکھو انصاف سے کہ ظلم ہے ظلم
گر نہ ہو روے التفات ادھر

تاب رخسار و تیرہ روزی سے
وہ اگر مہر ہے تو میں ہوں قمر

نہ کوئی مایہ دار حسن اتنا
نہ کوئی مجھ سا عاشق بے زر

وہ بھی ایسا نہیں کہ یوں محروم
رکھے مستوجب کرم کو مگر

مانعین زکات ہیں اغیار
یاد ایام نصفت سرور

مسندٔ آرائے محفل تقدیس
اولیں جانشین پیغمبر

خاکساری پسند، عرش مقام
آدمی صورت[1] و فرشتہ سیر

ملک دل، سریر جاں خرگہ
شاہ دیں تاج معدلت کشور

سینہ سرشار مہر یزدانی
چشم لبریز جلوۂ محشر

---

۱- نسخہ طبع اول نول کشور پریس (صفحہ ۱۹) اور طبع دوم اور ششم میں ''صورت فرشتہ'' لیکن نسخہ مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۹) میں ''صورت و فرشتہ'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

لب وہ آب حیات جس کے لیے
تشنہ کام صد آرزو کوثر

آز پابوس میں پڑے خورشید
ذروۂ اوج ، پایۂ منبر

چرخ و آشوب دور میں اس کے
جوش یاجوج و سد اسکندر

کیا گنے خوبیاں کوئی اس کی
اک سخاوت شمار سے باہر

لکھیے اس ہاتھ کو جو پنجۂ مہر
ذرہ پائے رواج خوردۂ زر

ذکر میں اس کے جود پیہم کے
مبتدا ایک ہے ہزار خبر

خاک بیز اس کی کہ ڈالے ہے
خاک مذکور گنج قاروں پر

ہم بہا اس کی درفشانی سے
تار اشک یتیم و سلک گہر

اس کے دروازے کے گدا کی زدت
ملک ''خاقان'' و حشمت ''قیصر''

کچھ نظر میں سمائے تو دیکھے
پنجۂ خور کو اس کا دست نگر

خلق ایسا کہ ذکر میں جس کے
بھولے عاشق حدیث دل بر

دم بھرے اس کے لوٹ دل بس کر
باغ جنت میں بھی نسیم سحر

Marfat.com
Marfat.com

بس کہ ہے کین و دشمنی اس کی
قدر کاہ و بہا شکن یک سر

ربط سے زخم ہائے اعدا کے
قطرۂ خوں ہو مشک بار دگر

رافت اس کی ہو جب ضعیف نواز
آب ہو جائے شرم سے عنبر

جب ''اولی الفضل منکم'' اے حاسد
اس کے حق میں کہے جہاں داور

افضلیت میں کیا سخن، یہی بات[1]
سب سے بہتر کہ سب سے ہے بہتر

حکم سے اس کے بے سر و ساماں
سر جم سے اتار لے افسر

اور پڑھتا ہوں ایک وہ مطلع
جان دے جس پہ ہر سخن گستر

## مطلع ثالث

اے مسیح دم رواں پرور
زندگی بخش دین پیغمبر

گرمیٔ التفات سے تیری
خشک ہو عاصیوں کا دامن تر

ہے سراپا تو مہرۂ تریاک
تجھ کو کیا نیش مار سے ہو ضرر

---

۱- ''مجموعۂ قصائد مومن'' (صفحہ ۳۳) میں ''ہے یہ بات'' اور بقیہ نول کشوری نسخوں میں ''یہی بات'' ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ہے ترے خار جیب کا قصّہ
شریان حسود کو نشتر

تو وہ سلطاں کہ بارگہ کا تری
پست کا شانۂ[1] ہے فلک منظر

قصر جاہ و جلال میں تیرے
فخر کیواں ہے پاسبانیٔ در

ذرۂ خاک در کی تابش سے
جل گیا مہر آتشیں پیکر

گر تری بے رضا کرے گردش
ٹوٹے دولاب چرخ کا محور

ماجرا سن کے تیغ کا تیری
الاماں الاماں کہیں کافر

ذکر کرتے زباں کٹتی ہے
کیا بیاں کیجیے، تیزیٔ خنجر

دیکھ کر گرز خاردار ترا
ہو زرہ فرق خصم پر مغفر

تیری پیچیں کمند دل کش کا
دم بھرے جذبۂ دمِ اژدر

کچھ تعجب نہیں جو چڑھ جاوے
قلعۂ چرخ پر ترا لشکر

کہ ہے قدسی نہاد ملک فطرت
جیش منصور میں ہر ایک بشر

---

۱۔ ''پست کا شانہ'' مجموعۂ ''قصائد ذوق'' (صفحہ ۳۳) میں اور نول کشوری نسخوں میں ''پست کاشانہ'' ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

تیری تلوار کی وہ آنچ کہ گبر
چھوڑ دیویں پرستش آذر
دیکھ کر تیری تیغ کوہ شگاف
ٹوٹ جاتی ہے سرکشوں کی کمر
خط نصف النہار ہو محسوس
گر فلک کو عدو بنائے سپر
دور نصفت میں تیرے ، فتنے کا
پاس "اصحاب کہف" کے بستر
تو وہ عادل کہ ذکر "کسریٰ" میں
عدل کی تجھ سے داد چاہے "عمر"
نرد بازوں کو عہد میں تیرے
شش جہت جیسے مہرۂ ششدر
"دزد" چوری سے جی چراتے ہیں
گو نہ ہووے ذرا مقام خطر
فتنہ سازوں کو وہم فتنہ نہیں
دل ترا ہے جو کاشف مضمر
بادہ کش ایسے تلخ کام ، کہ ہے
کاف ساز سیہ ، مئے احمر
خم واژوں فلک ، سبوئے تہی
دور بگزشتہ ، گردش ساغر
عیب جو ، خوردہ بیں کہ یہ احوال
دوپہر کو فلک نہ آئے نظر
ذکر میں انتقام حق کے ترے
مترادف ترحّم و کیفر

Marfat.com
Marfat.com

خوف عصمت سے تیرے آئے جو پاس
شمع پروانے کے جلا دے پر
لکھیے، گر ہے ترا مثل بالفرض
صفحے سے محو ہو خط مسطر
زر و سیم نثار کردہ ترا
ہے عروس زمانہ کا زیور
"مومن" اب کر دعا کہ سنتا ہے
تیری تقریر گوش دل سے اثر
جب تلک گردش سپہر سے ہے
انتساب حدوث نیکی و شر
تیرے احباب نیک بخت مدام
تیرے اعدا ہمیشہ فال اختر
جب تک اس تیرہ خاک داں میں ہے
کوئی گم کردہ رہ، کوئی رہبر
تیرے حاسد ہوں غول صحرائی
تیرے پیرو ہوں رہنمائے خضر
نیک خواہ اور خوبیٔ دارین
بدسگال اب سے خوار تا محشر

---

Marfat.com
Marfat.com

(۴)

## خطبہ خوانی دل و زبان بہ امید ثواب بہ اثبات خلافت امیرالمومنین عمرابن الخطاب

جو اُس کی زلف کو دوں اپنے عقدۂ مشکل
تو بوالہوس کا بھی ہرگز کبھی نہ چھوٹے دل
تم اور حسرت ناز، آہ کیا علاج کروں
میں نیم جاں نہ رہا امتحان کے قابل
امید حور بہشتی پہ لاؤں کیا ایماں
کہ برہمن ہوں تو رد کردۂ بتان چگل
وہ شوخ برق عناں، خاک میں ملا دیوے
اگر ہو حسرتؔ دنبالہ گردیٔ محمل
چلا ہی جاتا ہوں میں، گو چلا نہیں جاتا
غضب ہے شوق رسائی و دوریٔ منزل
میں کیوں کہ مطربۂ مہروش کو رام کروں
چلے نہ "زہرہ" پہ زنہار "جادوے بابل"
مثال دیتے ہیں روز فراق سے کیا دور
بلائیں ہوں شب یلدا میں چرخ سے نازل
سزا ہے وصل کا ہجراں سے پیش تر یعنی
گل خزاں زدہ کو کیا بہار سے حاصل
ہوں بے گناہ ولے خوں بہا معاف کیا
کہ وارثوں سے کہیں ملتفت نہ ہو قاتل



Marfat.com
Marfat.com

خدا سے ڈر بت بے درد ، ہے یہ کیا انصاف
کہ تو جفا سے نہ ہو ، اور وفا سے ہوں میں خجل

جو سیکھے فتنہ گری "رخ عشق سے "یاجوج"
نہ ہو سکے کبھی "سدّ سکندری" حائل

یہ کیا غضب ہے کہ تم کو تو ربط غیر سے اور
مجھے یہ حکم کہ زنہار تو کسی سے نہ مل

جلا پزیر ہو میرے غبار دل سے تو زنگ
فنائے آئنہ کے بعد بھی نہ ہو زائل

میں اپنی کشتی طوفاں رسیدہ سے خوش ہوں
کہ بحر عشق میں کام نہنگ ہے ساحل

وصال غیر کے طعنوں سے جی جلا اس کا
کہاں وہ گرمی صحبت کہ خود ہوا میں خجل

نئی طرح سے میں کرتا ہوں اب غزل خوانی
عدو بھی چاہیے اس زمزمے کے ہوں قائل

## مطلع ثانی

دل اب کی بار ہوا ایسی بے جگہ مائل
کہ جان کو بھی لپٹنے لگا رہے نہ دل

فغاں کہ دہر خود کام سے ترا مجھے کام
حصول کار ہے بے زر و سعی بے حاصل

وہ تندخو کہ اگر جور سے پشیماں ہو
تو پھر عذر کرے ناز خانے تاب بسمل

وہ پُر فریب کہ ہو دل نشیں تغافل
ہمیشہ حالت عاشق سے ہو رہے غافل

وہ سخت گیر کہ رکھوے نہ طاقت جنبش
تو نیم جان غم عشق کو لگے گھل

Marfat.com
Marfat.com

وہ بے وفا کہ مکر جائے جاں شکستن تک
کرے جو وعدۂ روز جزا دم بسمل
وہ شمع انجمن ناز ہائے حوصلہ سوز
جو سمجھے خواریٔ مشتاق ، رونق محفل

وہ جنگ جو کہ اگر سہیے رشک دشمن بھی
تو بے حیائی کے طعنے ہوں جان کے قاتل
وہ بے نیاز کہ لیلیٰ بھی گر رکاب میں ہو
نہ پھر کے دیکھے کہ کون آئے ہے پس محمل

وہ بدشعار و طرح دار ، دل ربا جس سے
امید وصل خطا ، ترک آرزو مشکل
وہ شوخ بے سبب آزار و بے گنہ ، خوں ریز
کہ جرم قاتل ''عشاق'' کا نہ ہو قائل

وہ نکتہ داں کہ ''تقیے'' کو اصل دیں کہیے[1] تا
دم شکایت عاشق نہ ہو جفا سے خجل
وہ دوربیں کہ خدا پر کرے ''بدا'' ثابت
نہیں ہے غیر زبس اعتقاد کے قابل

وہ کج ادا ، صنم خود پسند ، کافر کیش
کہ جس کے زعم میں باطل حق اور حق باطل
وہ فتنہ گر ، بت حق ناشناس ، ناانصاف
جو فرض عین گنے ، کین داور عادل

---

۱- طبع ۱۸۷۶ع نول کشور پریس میں اور نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی میں ''کہیے'' اور طبع اول و ششم میں ''کہے تا'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

امام اہل یقیں ، شہر یار کشور عدل
امیر لشکر دین و مبارز مقبل[۱]

بلند پایہ عمر ، جس کے قصر رفعت کا
گدائے خاک نشیں ، شاہ آسماں منزل

جو شمس ، شمسۂ قصر اس کا ہو تو ہندسہ داں
کریں نہ مدخل ظل سے تمیز مخرج ظل

شہ سریر خلافت ، مہ سپہر کمال
محیط ابر نوال و سحاب دریا دل

وفور بذل و کرم یوں پکارے کہتا ہے
کہاں ہے ''معن'' کریم اور ''حاتم'' باذل

یہ احتساب کی اس نے نئی نکالی راہ
ہوا وفور سخاوت سے مانع سائل

حساب دفتر احساں کا اس کے مشکل و سہل
کہ بے شمار ہے گو ہے فقط مد فاضل

جو دیوے تلخی خصم شقی سے تشبیہ
کوئی بلید تو ''سقمونیا'' نہ ہو مسہل

رہے نہ بیم خسوف اور احتمال ہبوط
جو اس کی رائے سے ہو مستضی مہ کامل

معاندو جو کہا ''ختم رسالت'' نے
کہ میرے بعد نبوت کے تھا ''عمر'' قابل

یہی خلافت راشد کی اس کو بس ہے دلیل
یہی امامت برحق کی اس کو بس ہے سجل

---

۱- ''مقتل'' نسخہ ''قصائد سودا'' (صفحہ ۹۰) میں ہے ۔ اول نسخوں میں ''مقبل'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

بڑھا یہ پایۂ الہام رائے صائب سے
کہ مشورے پہ ہوئی اُس کے وحی بھی نازل

یقیں کہ راہ نمائی ہے پیروی اُس کی
نہیں تو سایے سے کیوں بھاگتا ہے دیو مضل

مثال عدل میں نوشیرواں کو تجھ سے غلط
کہ بت پرست کہاں فارق حق و باطل

رواج حسن عمل تیرے دور میں یہ ہوا
کہ گفتگو میں بھی مرفوع ہوگیا فاعل

یہ جوش خانۂ کفار کی خرابی کا
کہ خود گرائے کلیسا کو راہب خاذل[1]

دم خرابی و تسخیر تیرا گوشۂ چشم
نگاہ لطف و غضب سے مثلث عامل

وداد و خشم ترا صوفیوں نے دیکھا ہے
جبھی تجدد امثال کے ہوئے قائل

ترے زمانے میں صدسالہ پیر فانی سے
زیادہ تر ہیں جوانان فتنہ گر کاہل

نہیں ہے جان میں جان "رستم" و "نریماں" کی
ترے قتیل شجاعت کے جو ہوے ناقل

یہ خوف ہے کہ اگر کیجے ذکر خوں ریزی
عدوے منقبض الطبع کو ترے ہو سل

مثال دوں جو زرہ پوشیٔ مخاصم سے
ہزار پارہ ہو بے صدمہ دانۂ فلفل

---

۱- نسخۂ اول و دوم و ششم مطبع نول کشور ([illegible]) میں "خامل" اور نسخہ مطبوعہ جوہر ہند دہلی (صفحہ ۱۲) میں "جاعز" ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

وہ آنچ تیغ میں تیری کہ کہتے ہیں دشمن
ابھی سے ہم تو جہنم میں ہو گئے داخل

گرا دے جب تری تکبیر، قلعۂ اصطخر
تو کیا عجب ہے کہ کلمہ پڑھیں بتان چگل

شہا کسی نے نہ دی یاں مرے ہنر کی داد
کہ نکتہ فہم نہ تھا ایک سرور باذل

وہاں صلے میں نعیم جناں کی ہے امید
اگر ہو لطف ترا، میرے حال کے شامل

وحید عصر ہوں میں، عقل اولیں ہے گواہ
فرید دھر[1] میں ہوں، صفحۂ زماں ہے سجل

یہی صلہ، یہی ممدوح، مجھ کو زیبا تھا
یہی سخن، یہی مداح تھا ترے قابل

یہ وجہ ہے کہ مناجات کبریا جو کروں
تو ''انصتوا'' کہیں ذاکر سے عابد شاغل

سنے جو ذوق شب وصل مجھ سے ماہ لقا
کبھی نہ گردش ایام ہو سکے فاصل

---

۱- نسخہ طبع اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۱۲۵ - ۱۲۶):
''فرید دھر میں ہوں صفحۂ زماں ہے سجل''

نسخہ طبع ششم مطبوعہ مطبع نول کشور (صفحہ ۲۴):
''فرید دھر میں ہوں صفحۂ زماں ہے سجل''

نسخہ مطبوعہ مطبع جید برقی دہلی ۱۳۰۶ھ (صفحہ ۱۲):
''فرید دھر میں ہوں صفحۂ زماں ہے سجل''

''قصائد مومن'' (صفحہ ۴۳)
فرید دھر ہوں میں صفحۂ زماں ہے سجل۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

مری بیاض پہ وہ انتخاب کے نقطے
سپند جس پہ ہوئے گردن بتاں کے تل

جہاں ہو ذکر مری دانش آفرینی کا
سفیہ ہے وہ جو "بہلول" کو کہے عاقل

اگر پڑے مرے پیک خیال کا سایہ
گرا دے شاہ سواروں کو رہرو راجل

مرے کلام سے ہیں گونہ گونہ فائدہ مند
ادیب و نبض شناس و منجم و فاضل

یہ فیض دیکھ کے اپنی خطا سے ہو آگہ
گر اعتراض کرے کوئی حاسد جاہل

یہ معجزہ مرے سحر حلال کا کہ ہے کفر
ہر ایک مذہب و ملت میں جادوئے بابل

زحل پرست جو میری عزیمت منظوم
پڑھے تو لخلخۂ مشک ہو دخان مثل

اگر میں کریۂ مستانہ کا کروں مذکور
زمیں سے کدہ بے ابر آذری ہو گل

ہے فرق لفظ جدید اور معنیٔ نو میں
نہ کیوں کہ چپ مرے آگے ہو افصح وائل

کلام حد سے زیادہ مزا نہیں مومن
مباد طعنۂ طول مقال دے مبطل

خموش تا بہ کجا لاتھائے بے معنی
خموش تا بہ کجا ، ترہات لاطائل

دعا پہ ختم سخن کر کہ شور آمیں سے
اٹھا بٹھائیں گے مردوں کو عرش کے حامل

Marfat.com
Marfat.com

نصیب روز جزا جب کرے ، نزول جلال
زمیں پہ چرخ سے تخت شہنشہ عادل
موافقوں کو بہشت و ترقی درجات
مخالفوں کو جہنم کا طبقۂ سافل[1]

---

۱۔ ''اسفل'' نسخۂ ''عشاق'' [illegible]
نسخوں میں ''سافل'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

(۵)

## نامه راجبه چوں مہر و ماہ نورانیست همانا
## به فیض مدیح ذوالنورین درافشانی است

ہے یہی حسرت دیدار تو مرنا دشوار
دم شماری کی مری عمر ہے تا روز شمار

بدگمانی نے دعا سے بھی رکھا محروم آہ
راز دل غیر سے کس طرح میں کرتا اظہار

دور اتنے رہے محرومیٔ قسمت سے کہ ہم
سمجھے ہندی صنموں کو بھی بتان فرخار

دیکھ اتنا میں ترے عشق میں رویا کہ ہوئی
جلوہ‌گر مہر گیا دشت سے لے تا کہسار

بے سبب قتل سے آیا نظر انجام اپنا
سرمۂ دیدۂ دشمن ہے مری خاک مزار

دھوم ہے تابش خورشید قیامت کی مگر
مجھ سے اللہ نہ پوچھے کہ عذاب شب تار

درد سر میری شکایت سے نہیں یہ تم کو
بزم دشمن میں جو مے پی تھی سو اس کا ہے خمار

تاب بھی دیکھ کر اس بت کی تجلی نہ رہی
میری قسمت میں نہ تنہا ہائے خدا کا دیدار

پہنے تو غیر کے بھیجے ہوئے کنٹھے افسوس
دست گل خوردہ مرا ہو نہ گلے کا ترے ہار



Marfat.com
Marfat.com

خاک ڈالی ہے جو سر میں تو اسی کوچے کی
یوں میں دیوانہ ہوں پر کام میں اپنے ہشیار

حیف صد حیف اگر غیر کے دم میں آئے
میں اسی بات پہ مرتا تھا کہ تم ہو عیار

سیر کو باغ میں وہ شاخ گل آجائے اگر
سرو و شمشاد سے قمری نہ کرے فرق چنار

ہم سے دشمن نے ترے راز کہے مستی میں
ایسے کم ظرف کو دیتے نہیں جام سرشار

پرسش گور کا اب ڈر ہے غلط فہمی سے
ہائے جو دشمن جاں تھا اسے جانا دلدار

بے وفا، بوالہوس اور آپ ستمگر سچ ہے
نہ تمہارا کوئی عاشق نہ ہمارا کوئی یار

کیا ترا تیر مرا تشنۂ خوں ہے ظالم
واں سے آتا ہے کہے ہزار[1] دہان سوفار

حور کا ذکر ہوس ناک سے کرائے واعظ
مجھ کو اس بت کے سوا اور سے کیا ہے سروکار

میرے سینے پہ قدم زور سے مت رکھ ظالم
ہاں نہ چبھ جائیں کف پا میں کہیں دل کے خار

کس کی دل گرمی نے جانے جلایا جی کو
کہ ہے خاکستر "مومن" مری خاطر کا غبار

پہلوئے خم میں نہ جائے یہ غبار اے ساقی
ہوں میں خمیازہ کش حسرت آغوش و کنار

---

۱- "کہے ہزار" "قصائد مومن" (صفحہ ۳۶) میں - "کئی ہزار" نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

بات میری جو کسی طرح سمجھتا ھی نہیں
وھم آتا ھے کہ ناصح بھی نہ ھو عاشق زار

غیر کو بام پہ آ ، جلوہ دکھایا تم نے
یہ نہ سوجھا کہ پڑا ھے کوئی زیر دیوار

نور خورشید سے ھے جرم قمر کی تابش
مے سے ھو کیوں نہ فزوں ، حسن رخ ماہ عذار

بیم رسوائی و اندیشۂ بدنامی سے
کیا کروں کر نہ سکا وحشت دل کا اظہار

تجھ کو دکھلاؤں تماشا میں جنوں کا اپنے
آ رھے کوئی پری وش جو ترے قرب و جوار

دیکھتا ھے تری ابرو کی طرف یوں مہ عید
جس طرح سوے ھلال رمضاں بادہ گسار

ننگ ھم صحبتی آخر مرے کام آئے کہ
واں نکالیں گے جہنم سے مجھے اہل دیار

شاد شاد آئے عیادت کو دم آخر تم
ایسے بے درد پہ کرتا ھے کوئی جان نثار

اور اک کھینچتے ھیں شعلہ فشاں نالۂ گرم
کیا کریں یوں ھی نکالیں گے ذرا دل کے بخار[1]

## مطلع ثانی

نیک نامی نہ سہی ، مجھ کو ھے تم سے سروکار
چھوڑ دوں آج وفا ، گر ھو وفا سے بیزار

---

۱- ''کا غبار'' ''قصائد مومن'' (صفحہ ۴۸) میں - نول کشوری نسخوں میں ''کے بخار'' ھے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

آگیا لب پہ دم اور بات نہ پوچھی تم نے
بوسے دینے کا اسی منھ سے[1] کیا تھا اقرار

کس ادا سے مجھے کہتے ہیں کہ حیوان ہو تم
چھیڑنے کو جو کہا میں نے کہ اے گل رخسار

گر تمھیں صحبت اغیار سے پرہیز نہیں
ہم بھی کچھ چارۂ آزار کریں گے ناچار

سچ ہے مفلس کو نہیں عشق کی لذت کہ مجھے
زخم دل کے لیے پیدا نہ ہوا مشک تتار

وہ جلے محفل دشمن میں جو ہو شمع نما
مجھ کو چھیڑا نہ کرو، تم سے کہا ہے سو بار

پائے خم ہی تھی سزاوار یہ[2] زیبا نہ ہوئی
محتسب کے سر ناپاک پہ اپنی دستار

رنج کے بعد ملوں کیا کہ رہائی معہود
ہاتھ آجائے جو صیاد کے رہ کردہ شکار

فائدہ وصل ہوس ناک سے؟ وہ بات کرو
جس سے ہر دم مجھے رنجش ہو نہ تم کو آزار

کیا کہوں قصۂ طغیانیٔ دریائے سرشک
دیکھیے تو آئینۂ چرخ ہے زیر زنگار

---

۱- نسخہ مطبع نول کشور لکھنؤ ۱۹۳۱ء [illegible] "قصائد مومن" (صفحہ [illegible]) میں "سے" [illegible] ۱۱۱۰ء (صفحہ ۱۹) میں "[illegible]" ہے (مرتب)

۲- نسخہ مطبع نول کشور لکھنؤ (صفحہ ۲۶) ۱۹۳۱ء [illegible] "قصائد مومن" (صفحہ ۱۸) میں "[illegible]" [illegible] (صفحہ ۱۹) میں "[illegible]" ہے (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

رشک وہ شے ہے کہ ہر اک ملک الموت مجھے
نظر آتا ہے فرشتہ ہی اگر ہوں اغیارا
نقد جاں اپنی تجلی کی نہ کہنا قیمت
صبح محشر کہیں بن جائے نہ روز بازار
کیا ہو گر اس کے ستم روز جزا بھی نہ کھلیں
میں نے واعظ سے سنا ہے کہ خدا ہے ستار
دائم اس جان کے دشمن سے جدا ہی رکھتا
تھا سپہر ستم ایجاد ، کہاں کا مرا یار
بے مروت مری نظروں میں ہیں انداز ترے
آج کل کچھ نگہ لطف ہے سوئے اغیار
آپ دیکھا نہ سنا اور سے پر جھوٹ نہیں
تیری آنکھیں کہے دیتی ہیں نہ کرنا انکار
اے صنم چاہیے مومن کی فراست سے حذر
کیا نہیں تو نے سنا قصۂ شاہ ابرار
سو تمیں زیب دہ صدر خلافت عثمان
جس کی مسند کے حسد سے فلک اطلس خوار
لطف سے اس کے زمیں غیرت باغ فردوس
خلق سے اس کے زماں رشک دکان عطار
اس کے احسان فراواں کا جو مذکور چلے
کم ہو مستعمل تقریر بجائے بسیار
قلزم جود کا وہ جوش کہ پانی پانی
آگے خط ہائے کف دست کے موج انہار

---

۱- ''اغیار'' ''قصائد مومن'' (صفحہ ۹۴) میں - نول کشوری نسخوں میں ''استار'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

آتش مہر و حمل کو نہ بجھا دیوے کہیں
شعلۂ رشک سے جلتا ہے سحاب آزار

''بیر رومہ'' کی حکایت میں کہا رضواں نے
سلسبیل اُس کے ہے دریائے سخاوت کا کنار

کرۂ آب ہو گر قطرۂ عمان ہمم
صدف چرخ کرے شکوۂ طغیان بحار

دست یاقوت فشاں دھووے لب جو وہ اگر
کوہ سیلاں پہ ہنسے خاک فضائے گل زار

کرم اُس کا ہو اگر پایہ فزائے اعداد
ذروۂ عرش کو بھی صفر گنے ، حد شمار

ذکر بخشش میں بڑے جھڑتے ہیں منہ سے موتی
مدح خواں کے لیے ہے یاں صلہ پیش از ایثار

اُس کے تمکیں سے اگر کوہ کو دیجے تشبیہ
ہے یقیں شعلۂ جوالہ کو آجائے قرار

نظر لطف سے گر چارہ گر عاشق ہو
کرے حیرت سے بدل مردم کو چشم ہزار

اُس کے دروازے کے سدن کا آرام تو دیکھ
ہو گیا دشمن اسلام کو ٹوٹنا دشوار

شرط ایمان ہے بیان خلافت اُس کا
وہ مسلمان ہے کیا ، جس کو ہو اس میں انکار

قصۂ ''بیعت رضواں'' میں اشارہ ہے یہی
ورنہ کوئی نہیں ہم دست رسول مختار

---

— ''بیر رومہ'' ''قصائد مومن'' (صفحہ ۱۵۰) میں - ''بیر روم'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

احتساب اُس کے سے گو محفل کفار بنی ہو
ذکر تحریم مزامیر کرے موسیقار
آپ ہی سایۂ مژگاں سے لگائے دُرے
چشم خوباں کو جو بادہ ہے کوئی شاعر سے خوار
گل ہوا ہم سے پھر غنچہ کہ تنہا صورت جام
دیکھ کر باغ میں مستانہ صبا کی رفتار
جب تلک فتویٰ برجیس نہ ہو کیا مقدور
کہ کوئی کام کرے ، یہ فلک ناہموار
توڑ دیں سبحۂ زاہد کے لیے یوں ہندو
ہیں اسی واسطے گویا کہ پہنتے زنار
کاٹ لے ہاتھ ہی پہلے وہ اگر روز وغا
اپنے مرنے سے ذرا جان چرائیں کفار
اُس کی تلوار کے آہن کا گر آئینہ بنے
زرد تر چہرۂ عاشق سے ہو رنگ رخ یار
معنیٔ روشن و مضمون بلند اور سنیں
سامعیں کو ہے اگر مطلع نو پر اصرار

## مطلع ثالث

اے شہ عرش سریر و مہ خورشید عذار
در دولت پہ ترے انجم و افلاک نثار
توسن چرخ سے تشبیہ فرس کا ترے ننگ
کلب جبار سے نسبت سگ در کو ترے عار
سائلوں کا ترے کوچے میں دم فیض ہجوم
جیسے گلزار میں ہنگام سحر جوش ہزار

Marfat.com
Marfat.com

جل رہے ہیں پس مردن بھی نہیں کیوں گریاں
تیرے حسّاد کے احوال پہ ہے شمع مزار

صرصر عاد سے غالب ہے کہ جنبش نہ کرے
وہ ورق جس میں رقم ہوں ترے اوصاف وقار

جا کے جنت میں بھی رہتی ہے ترے در کی ہوس
ورنہ مرغان اولی اجنحہ کیوں ہوں طیار

بحر ارشاد و ہدایت سے تری ہو جاوے
فیض یاب نم تاثیر اگر ابر بہار

موسم گل میں سیہ مست جواں تائب ہوا
روز باراں میں کرے، پیر مغاں استغفار

دل روشن نے ترے بس کہ کیا تھا حیراں
صرف آئینہ ہوا، خاطر حاسد کا غبار

شکوۂ غمزۂ سفاک نہیں عاشق کو
اتنی کی تیرے زمانے میں یہ رسم آزار

آز بے صرفہ میں افلاک ہیں کیوں سرگرداں
کب ہوا ایسے سروں کو تری بزم میں بار

مقتبس ہیں مہ و خور رائے درخشاں سے تری
ہے منجم کو اسی واسطے، کشف اسرار

راکب حزم ترا ناقۂ صالح نہ رواں
رائض عزم ترا، دوش ملائک پہ سوار

تنگ کیا چرخ ترے حکم کے چوگاں کے لیے
لامکاں کیوں نہ ہو بر تنگ بہت ہے مضمار

---

۱- طبع ششم مطبع نول [illegible] طبع اول و دوم میں ''ہو'' ہے - (مرتب)

سن کر افسانۂ یوسف ترے ایام میں گرگ
غم تہمت میں ہوے جنس سے اپنی بے زار
سیل خود دوڑے ہے گل کے لیے لے کر پانی
کرے تعمیر مکاں کا جو ارادہ معمار
پایۂ عرش پہ ہو کیوں نہ غلاف اطلس چرخ
پوشش ساق نبی ، تیری حیا سے ہے ازار
صوفیوں نے ترے چہرے کا جو دیکھا عالم
ہوے قائل کہ تجلی کو نہیں ہے تکرار
خوف سے تیری عدالت کے لگا کر مِسّی
سرخیٔ لب کو چھپاتے ہیں بتان خوں خوار
اوج لاھوت کا ہے طائر اندیشہ کو شوق
واں سے آتا ہے نظر جو تری رفعت کا حصار
اے شہ پایہ فزا ، مدح سرا گر تیرا
پستیٔ بخت نگوں سار سے ہو شکوہ گزار
ہووے فریاد رسا ، سمع خراش قاروں
پر ترحم کہ ہے بے صرفہ نہ آئے زنہار
طالع پست کی نسبت سے مرے ، واژوں چرخ
بخت تیرہ سے مرے ، روز مہ انور تار
روز "باحور دن" اور رات "شب یلدا" ہے
دونوں نقطوں پہ ہے یوں ہم سری لیل و نہار
میرے اقبال کا آجائے اگر دور قریب
تو ثوابت سے گراں رو ہوں نجوم سیار
ذروۂ اوج سے برجیس کو رجعت ہو جائے
ثور میں زہرہ کرے ، مہ کے قراں سے انکار

Marfat.com
Marfat.com

تا کہ ہو جائے ہر آزار کا مصدر اک ایک
سخت تحسین[1] کو ہے دفع طبیعت پہ قرار
بندھے امید گر اک خوشۂ گندم کی مجھے
''تیر''[2] تحویل سے ہو برج شرف کی بزار
گر حصول زر مسکوک کی سمجھوں میں دلیل
ناخن شیر سے ہو سینۂ خورشید فگار
خون کے میرے ارادے سے ہوا ذابح سعد
قتل پر میرے کمر باندھے ہے شکل جبار[3]
زیست اپنی ہے تو تربیع و تقابل کے سوا
بھول جاویں گے منجم جو ہیں باقی انظار
حور و جنت کی بھی امید خدا سے نہ رہی
شور محشر سے نہ ہوں گے مرے طالع بیدار
نہ ہنر کی مرے پرسش نہ سخن کی مرے قدر
نہ گہر کی مرے ارزش ، نہ طلا کی معیار
کس قدر ''حکمت اشراق'' سے جی جلتا ہے
ہو گئے شعلۂ دوزخ مرے دل کے انوار
غم بے قدری ''ہیئت'' سے جگر چاک ہوا
خرق افلاک سمجھتا تھا میں کتنا دشوار

---

۱- ''تحسین'' مطبوعہ [illegible] نسخہ [illegible] ''تحسین'' ہے (مرتب)

۲- ''عطارد''

۳- نسخہ طبع اول [illegible] (صفحہ ۲۱) ''جبار'' [illegible] (صفحہ ۱۵۶) میں ''شکل جبار'' [illegible] ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

کیاحساب اس لیے سیکھا تھا کہ گھر میں بیٹھے
کیجیے درہم و دینار کو داغوں کے شمار
نہ ہوا بس کہ مریضوں سے حصول الا رنج
کر دیا مجھ کو مری چارہ گری نے بیمار
در منشور مرے زینت صد صدر ہوے
لیک بزم امرا میں نہ ملا مجھ کو بار
موشگافی کی بہت شعر میں پر فائدہ کیا
ہے وہی دست تہی ، شانۂ دست ادبار
نہ صلہ مدح کا پایا ، نہ غزل کا انعام
ہائے ناکامی یاقوت[۱] و لب لعل نگار
کف رنگیں نے کیا خون خیال رنگیں
دست دربار کی شاکی ہے زبان دربار
اب تلک ہاتھ بھی خالی ہے بغل بھی خالی
کیا امید بر سیمیں و زر دست افشار
واہ قسمت کہ نہ دے خردۂ گل بھی گل چیں
زمزمے مرغ گلستاں کے سے کھینچوں میں ہزار
کیا قیامت ہے کہ اک دم نہ ٹھہرنے پاؤں
دوں اگر خلد سے تشبیہ دکان خمار
در نایاب تو کیا خاک سے بھی منہ نہ بھرے
جس کے در پر میں کروں لولوے شاداب نثار
مدح خوانی کا مری جائزہ شاہی بھی نہیں
واے حرماں کہ ہیں بے جائزہ ایسے اشعار

---

۱۔ ''یاقوت و لب لعل نگار'' ''قصائد مومن'' (صفحہ فہرست اغلاط میں ۔ متن میں ''یاقوت لب و لعل نگار'' ہے ۔ نول کشوری نسخوں میں بھی یہی ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ہیں ہنر سب سبب رنج جہاں میں کہ گیاہ
خاصیت سے ہو سزاوار شکنج عصّار

مومن اے ہرزہ درا ، نالہ و افغاں سے حصول
ذکر کیا ، راہ پر آئے فلک ناہنجار

بس بس آہنگ دعا سنجیٔ ممدوح کہ ہے
متصل عرش معلیٰ سے نزول آثار

جب تلک گردش افلاک سے اس عالم میں
ایک کے دل کو قلق ، ایک کے دل کو ہے قرار

تیرے احباب رہیں تکیہ زن مسند عیش
تیرے حساد ہوں آوارۂ دشت ادبار

———

Marfat.com
Marfat.com

## (٦) تیزی زبان کلک گوهر نثار ، برهان ساطع حقیقت امامت خداوند ذوالفقار

کٹتی هے میری تیغ زباں سے زبان تیغ
کیوں کر سخن فروش هوں سوداگران تیغ

میرے نفس کی دیکھ کے معجز نمائیاں
کیا دور هے که دم نه رهے درمیان تیغ

''فردوسی'' ایک خار جنان بیان تھا
گل ریز میرے دم سے هوئی داستان تیغ

حساد سر سے پاؤں تلک خوں میں ڈوب جائیں
جوهر اگر دکھاؤں میں اپنے بسان تیغ

میدان کشت و خوں میں مرا دست نے سوار[1]
جاوے عناں کشیده تو هو هم عنان تیغ

یه دل خراشیاں مرے اشعار شوخ کی
سینے په منکروں کے هیں لاکھوں نشان تیغ

هر گز نه کر سکے مرے خامے سے سرکشی
پیدا سر نگوں سے هے عجز عیان[2] تیغ

---

١ - ''بے سوار'' نسخه طبع ششم صفحه ۳۰ - (مرتب)
٢ - ''عیان'' نسخه طبع اول اور دوم (صفحه ۲۲ ، ۲۲) میں - ''بیان'' نسخه طبع ششم (صفحه ۳۱) - (مرتب)



Marfat.com
Marfat.com

جس جائے خطبہ خواں ہو مری تیزیٔ زباں
واں جانے فرض سجدۂ منبر فسان تیغ

پابوس گر کرے مرے خامے کا بند ہوں
شیرینیٔ سخن سے لب خوش بیان تیغ

خجلت سے آب و تاب سخن کی ہے آب آب
کیوں کر چھپے چھپائے سے شرم نہان تیغ

مت پوچھ مجھ سے خون عنادل کا ماجرا
ہر گل زمین شعر پہ ہے آسمان تیغ

ہووے نہ میری حجت قاطع کے سامنے
سر گرم لاف و دعویٔ برش ، زبان تیغ

کیسی شکست رونق بازار ہو گئی
ہے تختہ بند ، دست قلم سے دکان تیغ

میری بدیہہ سنجی کی جو ہل گشتی کو دیکھ
نظروں سے گر پڑا ستم ناگہان تیغ

اک بات میں تمام ہے یاں کار مدعی
اس کی بلا ہو بارکش امتنان تیغ

آہن گداز نالہ مرا دیکھ کر نہ ہو
پیکاں ضمان خنجر و خنجر ضمان تیغ

کیا تاب میرے حرف پہ انگشت رکھ سکے
ہر خط پہ نکتہ چیں کو ہے وہم و گمان تیغ

۱ - نسخہ طبع اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ [illegible]) [illegible] اور نسخہ مطبع جوہر ہند (صفحہ ۱۰) میں "[illegible]" ہے اور نسخہ طبع [illegible] مطبع نول کشور (صفحہ ۳۱) میں "گذار" (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

گر شوق زخم عشق کی لذت بیاں کروں
ہرگز ہما نہ کھائے بہ جز استخوان تیغ

دل ہی میں حسرت نفس خوں چکاں رہی
میرے معاندوں پہ ستم ہے امان تیغ

پڑھتا ہوں اور مطلع رنگیں کہ من جسے
سر گرم آفریں ہو لب خوں چکان تیغ

## مطلع ثانی

نہلا دیا عدو کو لہو میں بسان تیغ
میری زباں کے آگے چلے کیا زبان تیغ

پھر جوش آ گیا دم خوں نابہ ریز کو
پھر تیزیٔ زباں پہ ہے قربان زبان[1] تیغ

صد مژدۂ جراحت منکر حسود کو
کرتا ہوں رزم گہ میں ، میں امتحان تیغ

"مومن" کو آرزوے ثواب جہاد ہے
کفار کاش آ کے سنیں داستان تیغ

آئی ہے لب پہ مدح خداوند ذوالفقار
لے جاؤ منکروں کے لیے ارمغان تیغ

شیر خدا علی کہ شجاعت سے جس کی ہے
سر پنجۂ اسد پہ زنخ زن بنان تیغ

غالب کہ سرچڑھائے سے آس کےہو فرض عین
تعظیم تیغ و مکرمت تیغ و شان تیغ

---

۱ - "قربان جان تیغ" قصائد مومن (صفحہ ۱۶) میں - نول کشوری نسخوں میں "زبان تیغ" ہے (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

کیا دور اس کے دست کرم کے اثر سے گر
یاقوت ریز ہو مژۂ خوں فشاں تیغ

اے ابر تند بار ظفر، خرمن عدو
ہے محو گرم پائی برق تپاں تیغ

وہ آنچ تیری تیغ میں جل جائے مثل طور
گر تو صنم کدے پہ کرے امتحان تیغ

کہتے ہیں دیکھ کر ترے دشمن ہلال عید
دکھاوے سوائے زخم کے کیا میہماں تیغ

جوہر ترے مخالف مجروح میں نہیں
کوئی، مگر یہی کہ وہ ہے قدرداں تیغ

حسرت ہے تیرے بوسۂ دست بلند کی
کس طرح چرخ پر نہ چڑھے کہکشاں تیغ

دشمن کا ایک نیم اشارے میں کام ہو
ابرو کا تیرے عکس پڑے گر میان تیغ

کوشش نے تیری حرف تعصب مٹا دیا
کیوں بید خوان دہر نہ ہوں یاد خوان تیغ

تمکیں کو[۱] تیری دیکھیے گر کوہ سے مثال
روئیں تنوں سے اٹھے نہ بار گران تیغ

آب حیات چارہ کرے گر دم مسیح
ممکن نہیں جییں ترے خوں کردگان تیغ

منکر تری امامت حق کے ہیں گرم جنگ
درکار ہے وضو کو جو آب روان تیغ

---

۱ - "تمکیں سے تیری دیکھیے گر کوہ کو مثال" قصائد مومن (صفحہ ۶۲) - نول کشوری نسخوں میں مطابق متن ہے (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

کیا سرکشی کی تاب کسی سخت کوش کو
جھکتا ہے تیرے آگے سر قہرمان تیغ

تیرے عدو گر اپنا گلا آپ کاٹ لیں
کام آئے کوشش و کشش رائگان تیغ

نسبت سے تیرے[1] ہاتھ کی چشمک زنی کرے
ابروے دلربا پہ خم جاں ستان تیغ

کیا بات تیرے پنجۂ آہن فشار کی
ورد زبان ہے غلغلۂ الامان تیغ

سرخی ترے عدو کے لہو سے ہے جا بہ جا
رنگین کس طرح سے نہ ہو داستان تیغ

عالم ہیں تیرے دور میں نالاں کہ وقت جنگ
بانگ شکست تیغ ہے شور و فغان تیغ

کوئی کرے نہ گرمی روز نشور میں
بسمل پہ تیرے سہر مگر سائبان تیغ

وہ دست زور[2]، مظہر سر پنجۂ خدا
وہ تیغ باعث شرف دودمان تیغ

---

۱- نسخۂ کلیات مومن مطبوعہ ۱۹۳۱ء (صفحہ ۳۰) میں "تیری ہاتھ سے" اور نسخۂ طبع اول و دوم و سوم میں "تیرے ہاتھ کی" ہے (مرتب)

۲ - "زور" طبع دوم و ششم مطبع نول کشور (صفحہ ۲۳، ۳۲) اور دیوان مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ ۱۸) میں ہے لیکن طبع اول مطبع نول کشور (صفحہ ۳۵) میں "روز" ہے جو غلط ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

لرزاں تھے مثل بید ترے رعب سے جو ہاتھ
پھل باغیوں کو کچھ نہ ملا جز زیان[1] تیغ

پتھر کو بھی نہیں ترے حملے کی تاب ہے
یاقوت زرد ، شاہد بیم نہان تیغ

جرّاح کیا کہے ترے زخمی کا ماجرا
سوزن کی بھی زبان[2] ہوئی ترجمان تیغ

یہ کہکشاں نہیں کہ رہا خوف سے جو دھیان
سو پڑ گیا ہے دل پہ فلک کے نشان تیغ

پایہ ترے مدیح شجاعت سے بڑھ گیا
کیوں کر رہے نہ تارک سر پر زبان تیغ

ہر بار کیوں نہ ہو تری تلوار تیز تر
دشمن کی ہے قساوت قلبی فسان تیغ

سیف و قلم ہیں دونوں ستون کاخ دین کے
حیراں ہوں باب علم کہوں یا جہان تیغ

رنگیں بیاں ہو کر ترے غزوے کے ذکر میں
پڑھنے لگے درود لب خوں چکان تیغ

غازی بھی تو شہید بھی تو تیرے دم سے ہے
سر سبز جلوہ فصل بہار و خزان تیغ

زہراب دیں اگر تری دولت کے دور میں
عمر خضر ہو زندگی جاودان تیغ

---

۱ ـ ''زبان'' مطبوعہ لاہور (صفحہ ۲۳) میں ۔ قلمی نسخوں میں ''زیاں'' ہے ۔ (ق،م)

۲ ـ ''زبان نہ ہوئی'' طبع ... لاہور (صفحہ ۲۳) میں اور بقیہ نسخوں میں ''زباں ہوئی'' ہے ۔ (ق،س)

Marfat.com
Marfat.com

گرم دعاے شاہ ہو ''مومن'' کہ کب سے ہے
آمیں سرا زبان اجابت فشان تیغ

روز نبرد حادثہ ریز شکست و فتح
جب تک کہ ہے نشیب و فراز جہان تیغ

تاج ظفر ہو زیب دہ فرق دوستاں
اعدا کا سر رہے تہہِ بارِ گرانِ تیغ

---

ء

Marfat.com
Marfat.com

## (۷) قصیدہ در مدح حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

چاہنا خلق کو صہبا و صنم سے محروم
ایسی نیت پہ بہشت آپ کو واعظ معلوم

محتسب نے خم سے چھین لیا یا قسمت
ایسے کم بخت[1] کے ہاتھ آئے ہمارا مقسوم

پاک دامن ہو تو بدگو کے نہ دم میں آنا
سنتے ہیں لوط کے یہاں کوئی افتادے لزوم[2]

ہم ہیں اور عشق حقیقی کہ بجز ذات خدا
نہیں پایا کہیں دنیا میں وفا کا مفہوم

ہائے لینے نہ دیا ناد عدو غیرت نے
ورنہ کیا کیا مرے ویرانے میں تھی کثرت بوم

کہیں ایسا نہ ہو وہ غیرت حور آ جائے
ہے بہت میرے جنازے پہ[3] فرشتوں کا ہجوم

---

۱ - نسخۂ اول و دوم مطبوعہ [illegible] (صفحہ [illegible])
میں "کے" اور طبع [illegible] (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے - (مرتب)
۲ - "[illegible]" [illegible] (صفحہ ۱٦٥) "[illegible]" [illegible]
نسخوں میں - (مرتب)
۳ - "پہ" نسخہ مطبوعہ [illegible]
طبع اول و طبع دوم [illegible] میں "[illegible]" ہے - (مرتب)



Marfat.com
Marfat.com

گاہ کہتا ہے جنوں عشق کو، گہ کفر و حرام
جہل کرنے کو پڑھے تھے مرے ناصح نے علوم
گرمیٔ شوق شہادت ہوئی فولاد گداز
رہ گیا تشنۂ آب دم خنجر حلقوم

گر نہ ہو مے کشی و وصل صنم کی تعزیر
تو یقیں آئے مجھے یہ کہ جہاں ہے موہوم
مصرع زلف کبھی ہاتھ نہ آیا اپنے
نہ ہوا پر نہ ہوا ، حال پریشاں منظوم

جوش وحشت ہے پہ ناصح نہ پنہا زنجیر
دیکھ دیوانہ نہ ہو ، میں نہیں پابند رسوم
نوجواں جب کوئی جاتا ہے جہاں سے ناشاد
تازہ ہوتا ہے مجھے داغ امید مرحوم

کر دیا خواہش بے داد نے احوال تباہ
تو تو ظالم نہیں زنہار ، پہ میں ہوں مظلوم
زلزلے آتے ہیں جب سے میں تہہ خاک آیا
چین دیتے نہیں اب تک بھی مجھے طالع شوم

چاہیے صبر مقدر پہ دریغ اے واعظ
تو خدا کا نہیں ، جیسا ہوں میں دل کا محکوم
طعنۂ وصل ہوس ناک پہ ہنس دیتے ہیں
سکر الزام و ندامت نہیں لازم ملزوم

تیری رفتار قیامت ، مری زاری طوفان
حسن وہ عشق یہ کیوں کر نہ پڑے خلق میں دھوم

Marfat.com
Marfat.com

پاک بازی کی طمع ہم سے گنہ گاروں سے
کیا ہوئے عشق میں اے زہرہ جبیں وہ معصوم[1]

ذلۂ کرم نے دلبر کو بنایا دل دار
معجز عشق سے جاں بخش ہوئی باد سموم

یاں کی لاکھوں خلشیں واں کی ہزاروں فکریں
ایک جان آہ پہ یہ ہنگامۂ آلام و غموم

کیا کہیں آج ترے کوچے سے گزری تھی نسیم
ویسے ہی تازہ ہیں گل ہائے مکرر مشموم

محتسب آپ کے آنے سے ہوئے دیر خراب
قصد کعبے کا نہ کیجے کہ یہ ایں یمن قدوم

آچک اے صبح طرب کٹ نہیں سکتی شب غم
جل جائیں مع اغیار جہنم میں نجوم

مجھ کو پامال کیا کیوں نہ فزوں ہو عزت
دود افغاں سے ملی پیر فلک کو خرطوم

دھیان دے کے زمانے کو کروں نہ تسخیر
ہیں پسند فلک سفلہ، صفات مذموم

جب ستایا[2] مجھے اس نے وہی الفت، وہی دل
یہ غلط ہے کہ اعادہ نہیں، ہر معدوم

سبب شادیٔ دشمن تو بتا دو پہلے
پوچھنا پھر یہ تجاہل سے کہ تو کیوں ہے مغموم

---

۱ - نسخہ طبع اول (صفحہ ۶۳) میں "معصوم" [illegible] (صفحہ ۲۳ ، ۳۲) میں "معصوم" ہے - (مرتب)

۲ - "ستایا" قصائد دیوان (صفحہ [illegible]) میں [illegible] نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

سبزہ رنگی نے تری قتل کیا ہے ظالم
یاد آتا ہے مجھے حال امام مسموم

افضل الناس حسن ابن علی ، سبط نبی
سید و سرور و مولا و مطاع و مخدوم

ابر بارندۂ دانش ، گہر فیض کمال
قلزم حسن عمل ، منبع دریاے علوم

مظہر شان الٰہی ہے یہاں تک کہ حکیم
متزلزل ہے دم بحث وجوب اور لزوم

علم اعجاز آسے ، معجزۂ علم آسے
جس میں اندیشہ ہو عاجز وہ سب اس کو معلوم

فکر الزام حکیم و متکلم ہو اسے
تو مجسم نظر آ جائیں نکات[1] موہوم

اثر ذکر سے ہو صاف دلی کے اس کے
نقش مرأت ہُوا ، عکس ضمیر مکتوم

سائلوں کو جو وہ دیتا ہے طلب سے پہلے
فرط بخشش سے نہ مجمع رہے کوچے میں نہ دھوم

جود هر بار[2] فزوں سے ، کف بے فاصلہ بخش
دشمن مایۂ معمول و کفاف مرسوم

ہیں مشابہ بہت اس دست کرم کے تل سے
کیوں کر اصفار نہ ہوں مرتبہ افزاے رقوم

---

۱ ۔ ''نقاط'' قصائد مومن (صفحہ ۶۹) ''نکات'' نول کشوری نسخوں میں ۔ (مرتب)

۲ ۔ ''جود هر بار'' طبع اول اور دوم مطبوعہ نول کشور (صفحہ ۳۷ حاشیہ صفحہ ۴۲) میں اور طبع ششم (صفحہ ۴۳) میں ''جود و بار'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

شبہ کیا عصمت لخت جگر احمد میں
جب مسلم ہو کہ معصوم ہے جزو معصوم

عہد میں اُس کے جو گل، زاری بلبل پہ ہنسے
ہو نسیم سحری، ہم اثر باد سموم

کہیں منکر کو نہ انکار قیامت ہو زیاد
عدل سے اُس کے ہے آبادی ہر کشور و بوم

نہ وہ خالق ہے مگر ہے اثر باعث خلق
نہ وہ رازق ہے ولے قاسم رزق مقسوم

السلام اے روش آموز طریق اسلاف
السلام اے خضر جادۂ جنت ملزوم

وہ ترا پایہ ہے اے شاہ جوانان بہشت
کہ [illegible] حسرت [illegible] کی تمنا [illegible]

گر کہے کوئی کہ [illegible] ہے ترا
ذکر کیا پھر کوئی [illegible] سمجھے [illegible]

کیا [illegible] کی [illegible]
لیک کاغذ [illegible]

یہ سبک رو کہ بیان [illegible] میں اُس کے
منہ سے مفتوح نکلتے ہیں حروف مضموم

ہے بجا [illegible]
[illegible] مسخر ہے بری اور ہوا ہے [illegible]

تیری افواج کے میدان میں [illegible] جنگ [illegible]
بلبلوں کو "[illegible] آزار" [illegible] میں [illegible]

مدعی کو تری تلوار سے [illegible]
کر دیا تیغ [illegible] نے دوبارہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

تیرے اعدا کو سمجھو تو کریں جان پہ رحم
آدمی تو نہیں یہ ، پر ہیں جہول اور ظلوم

بوسہ دے تیرے دم تیغ کو تو آ جاوے
جس کو آتی نہ ہو تقطیع کلام منظوم

تیر باراں سے ترے کیوں کہ نہ بھاگیں اعدا
جانتے ہیں کہ شہب بہر شیاطیں[1] ہے رجوم

آج کہہ دے ترے قاتل کی سزا داور حشر
تو عجب کیا ہے کہ جاتی رہے تاثیر سموم

مدد غیب پہ کی ، لشکر مغلوب سے صلح
کہ مسلمان نہ ہوں معتقد طالع شوم

نہ مقابل ہو ترے قصد کے عزم افلاک
نہ برابر ہوں ترے حکم کے احکام نجوم

ہو دل آزردہ کوئی گر ترے دشمن کے سوا
طبع[2] نحسین سے جاتی رہے تاثیر غموم

جہد شاہانہ یہی ہے تری کوشش سے ہوئی
خانقاہ فقرا بارگہ قیصر روم

امنیت ایسی ہوئی دور حراست میں ترے
ڈھونڈھتی پھرتی ہے تاثیر فغان مظلوم

---

۱ - طبع اول اور دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۳۸ ، ۲۵) میں ''ہے'' اور طبع ششم (صفحہ ۳۵) میں ''ہیں''۔ غالباً تصحیح قیاسی سے طبع ششم میں کام لیا گیا ہے، نیز قصائد مومن (صفحہ ۷۱) میں بھی یہی ہے - مرتب

۲ - ''نحسین'' قصائد مومن (صفحہ ۷۲) میں - ''تحسین'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ہیں مخاصم ترے بد بخت پہ کم بخت نہیں
یعنی کثرت سے ہے قسمت میں حمیم اور زقوم

''مرحبا یا[1] بن علی'' کی چلی آتی ہے صدا
اب تلک روضۂ رضواں سے، زہے فیض قدوم

دعوت عام تری سب کو بنا دیوے خاص
گر قضا کو نہ ہو پاس صفت فیض عموم

''ختم اللہ'' کا مورد ہے زبس قلب سیاہ
تیرے دشمن کو ہے خوں نابہ رحیق مختوم

دوستوں کو نہیں ڈر وسوسۂ شیطاں کا
ہیں جو دشمن متصدیٔ شعار مذموم

جاہ سے گر کوئی پی جائے تری نہی کے بعد
زہر کھاوے پئے درماں خراش بلعوم

تیرے ایام میں باقی نہ رہا بس کہ فساد
چشمۂ خضر ہیں انہار عروق مجذوم

بدی خلق سے افزوں تھی نکوئی تیری
کر دی انصاف الٰہی نے یہ امت مرحوم

گر کہے ''یرحمک اللہ'' ترا خصم لئیم
عطسہ زن پھر نہ ہو زنہار دماغ مزکوم

تا سحر شاہ عبادت تری شب بیداری
شارح ''آیت کرسی'' بس ''حی القیوم''

---

۱ - ''ابن علی'' قصائد مومن (صفحہ ۳۷) میں - ''یا بن علی'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

[1] مومن آهنگ دعا ختم سخن کا هے یه وقت
آپ تو آپ هیں دانائے قوانین و رسوم

جب تلک ذلت و عزت طرب و غم [2] هوں خلق
گوشه گیر انجمن افروز سمین و معدوم

تیرے احباب مطاع اور توابع رهیں شاد
تیرے حساد خراب اور ترے اعدا مغموم

---

۱ - نسخهٔ طبع اول مطبع نول کشور (صفحه ۹۳) میں یه شعر اسی مقام پر هے اور طبع دوم اور ششم (حاشیه صفحه ۲۵ ، ۳۶) میں شعر "جب تلک الخ" پہلے هے اور بعد میں شعر "مومن الخ" هے - اس لیے ترتیب طبع بحال رکھی - (مرتب)

۲ - "کہ هو" نسخهٔ مطبوعه نول کشور ۱۸۰ع (صفحه ۲۵) و ۱۹۳۱ع (صفحه ۳۶) - لیکن نسخهٔ مطبوعه ۱۲۸۳ھ و ۱۸۷۶ع میں "هوں" هے اور قصائد مومن (صفحه ۴۷) میں "جب تلک ذلت و عزت ، طرب و غم سے هو خلق" (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

## (۸) قصیدہ[1] (در مدح نواب وزیر الدولہ امیر الملک نواب محمد وزیر خاں نصرت جنگ والی ریاست ٹونک)

یاد ایام عشرت فانی
نہ وہ ہم ہیں نہ وہ تن آسانی

جائیں وحشت میں سوئے صحرا کیوں
کم نہیں اپنے گھر کی ویرانی

خاک میں رشک آسماں سے ملی
ہائے کیسی بلند ایوانی

کر دیا گردش سپہر نے حیف
برج خاکی ، مسیر کیوانی

ایسی وحشت سرا میں آئے کیوں
بے دری کر رہی ہے دربانی

نکتہ سنجوں سے جی میں ہے پوچھوں
کہ میں شہری ہوں یا بیابانی

---

۱۔ غالباً یہ قصیدہ مدح حضرت [illegible]
''[illegible] مومن'' مطبوعہ [illegible]
مطبع کی جانب سے غلط لکھا گیا ہے۔ اس [illegible]
ممدوح وزیر کے لقب سے [illegible]
ہیں۔ (فائق)



Marfat.com
Marfat.com

کیا ہوئی وہ بلندیٔ دیوار
کیا ہوئے وہ عماد طولانی

جائے گل ہیں چمن میں ریزۂ سنگ
کاہ کرتی ہے ناز ریحانی

اٹ گئے حوض و نہر غیر از چشم
ایک قطرہ کہیں نہیں پانی

نہ ملا کچھ نشان آب رواں
خاک سارے جہان میں چھانی

سقف رنگین و زر نگار کہاں
جز سپہر و نجوم نورانی

شور زاغ و زغن ہے سمع خراش
اب کہاں بلبل و غزل خوانی

نظر آتی نہیں وہ تصویریں
نقش دیوار کیوں نہ ہو مانی[1]

صرف دلق گدا ہوئے پردے
زینت افزائے کاخ سلطانی

آپ کاشانہ فرش خاک ہوا
کیسے قالیچہائے[2] کاشانی

یا ظروف و بساط سے مجھے تھا
دعویٔ قیصری و خاقانی

---

۱- نسخۂ اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۳۹ ، ۲۰۶) میں ''بانی'' اور طبع ششم (صفحہ ۳۷) اور قصائد مومن (صفحہ ۷۶) میں ''مانی'' ہے - نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی (حاشیہ صفحہ ۱۸) میں بھی یہی ہے - (مرتب)

غالیچہ ہائے - قصائد مومن ، صفحہ۷۶ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

یا نہیں ہے مرقع و کشکول
تاکروں تازہ رسم ساسانی

مسند گوہریں کا دھیان آیا
پوچھتے کیا ہو وجہ گریانی

بالش سنگ و خواب واویلا
بار خاطر ہوئی گراں جانی

ہم ہیں اور حسرت مے گلگوں
خوں پلاتا ہے قہر یزدانی

زہر ملتا نہیں کہ پی جاؤں
اب کہاں وہ شراب ریحانی

شور مستی دعائے نوح نہ تھا
کشتیٔ مے ہوئی جو طوفانی

وہ گزک کیسی ، وہ کباب کہاں
نقل مجلس ہے دل کی بریانی

ق

یا یہاں پرنیان و اطلس سے
جلوہ گر تھی سپہر سامانی

یا یہ احوال ہے کہ چاک ہوا
تنگیوں سے لباس عریانی

کیا کہوں اپنی گردش ایام
صبح نوروز ہے شبستانی

اس چمن زار کو خزاں تھی ضرور
میں نے کیا تہہ کی بات سمجھانی

کر دیا خاتم دو عالم نے
امتیاز ریاض رضوانی

Marfat.com
Marfat.com

ہائے وہ رقص خوش قداں جس کے
صدقے[1] انداز سرو بستانی
ہائے وہ زمزمہ سرا جن کی
سحر ہاروت ، زہرہ الحانی
ہائے وہ ساز و برگ عیش و نشاط
قوت افزائے روح انسانی
تیر باراں فاقہ نے مارا
بک چکی تھی کلاہ بارانی
پنبۂ داغ دل کو حیراں ہوں
نہ رہا خرقۂ زمستانی
ایک دن یوں ہجوم یاراں تھا
جیسے اب مجمع پریشانی
کس سرِ پُر غرور کو دی ہے
تنگیِ غم نے چین پیشانی
مجھے دونوں جہاں سے کھویا
کیا کہوں ظلم چرخ دورانی
یعنی اس حال پر فزوں تر ہیں
آرزو ہائے نفس شیطانی
حسرت لعل سیم تن میں ہوے
گوہر اشک چشم مرجانی
اے فلک دل کو داغ کرتی ہے
زر خورشید کی درخشانی

---

۱- ''شکل'' قصائد مومن (صفحہ ۷۷) میں - نول کشوری نسخوں میں ''صدقے'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

بے زری سے مری تجھے حاصل
کچھ نہ ہوگا بجز پشیمانی

طالع عمر بدیع[1] سنبج میں ہے
کیا ضرورت هبوط میزانی

جان مومن یہ کونہ کونہ ستم
کفر اتنی بھی نامسلمانی

تا کجا اے یزید شمر خصال
فتنہ ہائے فریب سروانی

اس سے کاوش نہ کر نہ ہو ظالم
آپ اپنا تو دشمن جانی

تجھے معلوم ہے نہ ہے وہ کون
کیوں دوں میں [illegible]

مدح خوان شہ وزیر لقب
خاص جس پر ہوئی سخن دانی

[illegible]
[illegible]

کیا کہوں اس کے نعت عمت کی
سب ترا [illegible] و ناز فسانی

هر ادا کی ہے [illegible]
رشک [illegible] [illegible]

---

[illegible]
[illegible]
میں "[illegible]" ہے (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

اس کے احساں سے غرّۂ شوال
اہل تقویٰ کو سلخ شعبانی

کہیں نیرنگیٔ زماں سے فزوں
خوان نعمت کی اس کے الوانی

سور کو وہ جواد دے ڈالے
شوکت و حشمت سلیمانی

کر دے سارے جہان کو سیراب
بحر ہمت کی اس کے طغیانی

بخشش بے شمار سے مشکل
ہے دبیر فلک کو دیوانی

اس کے خوان نوال سے به مثل[۱]
آز اشعث کی کند دندانی

اس کے عہد کرم کی نسبت سے
بڑھ گئی عمر عالم فانی

بے سخاوت اسے قرار کہاں
کہ ہے عادت طبیعت ثانی

اس کے ہے روزگار میں یکساں
ابر کو بہمنی و نیسانی

دوری اپنی نہیں ہے مانع فیض
مہر کو کیا حجاب ظلمانی

---

۱- ''ھو مثل'' نسخه مطبوعه نول کشور طبع اول و دوم (صفحه ۱۰ حاشیه صفحه ۲۷) اور نسخه مطبع جوہر ہند دہلی (صفحه ۷۰) میں - ''شل'' نسخه مطبع نول کشور ۱۹۳۰ء (صفحه ۳۸) میں - قصائد مومن (صفحه ۸۰) میں ''به مثل'' ہے - (مرتب) -

Marfat.com
Marfat.com

گرگ نے دور عدل میں اس کے
سیکھ لی راہ و رسم چوپانی
آشیان عقاب و شاہیں میں
روز گنجشک کی ہے مہمانی
حملۂ شیر گیر سے اس کے
نعرہ زن ضیغم نیستانی
اس کے آگے ایک لشکری کا نلک
دعوئ سامی و نریمانی
خنجر جاں شکاف میں اس کے
ابروے یار کی سی بڑرانی
افعی رمح دیکھ لے اس کا
تو عصا بھول جائے ثعبانی
گرز سے اس کے بار گردن ہے
مغفر مدعی کی سندانی
اس نے شمشیر جب علم کی ہے
دو گردوں ہوئی ہے قربانی
موج دریاے خوں سے روز مصاف
ہووے کشتی زمیں کی طوفانی
ہیں مخاصم بھی سخت نیکر گزار
عمر جو کٹ گئی بہ آسانی
تیر خارا شگاف سے اس کے
لعل جو ہے سو لعل پیکانی
زیر راں اس کے توسن چالاک
رشک اسپ سپہر گردانی

Marfat.com
Marfat.com

شوخیٔ یار کی سی چالاکی
نگہ شوق کی سی جولانی
دم گل گشت وہ سبک رفتن
اهتزاز نسیم بستانی
روز جنگ اس کے نیہ جولاں میں
صرصر عاد کی سی طغیانی
کثرت باد عنصری اس کی
مشبت انقلاب ارکانی
اس سے دیتے سپہر کو تشبیہ
گر نہ ہوتا ستارہ پیشانی
مانع سعی دل پسند اس کو
سلک عالم کی تنگ میدانی
تیرے [1]اوصاف کے صحیفے میں
صنعت کارنامۂ مانی
گل جبینی پہ تیری قرباں ہوا
نو بہار ریاض رضوانی
برومندیٔ آرزوے حصول
کشت مطلب کی تیرے دہقانی
آستانے پہ تیرے چرخ نہم
ہو نہ جائے بلند بنیانی
سمجھے ہے درجۂ شرف کیواں
قصر رفعت کی تیرے دربانی

---

۱۔ "ہوں" نسخہ نول کشور طبع ۱۲۸۷ھ اور ۱۸۷۶ع اور ۱۸۸۰ع (صفحہ ۲۸۴) میں نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی ۱۳۰۵ ہجری (حاشیہ صفحہ ۲۰) نسخہ نول کشور ۱۹۳۱ع (صفحہ ۳۸) میں "ہو" ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

شعلۂ شمع بزم کو تیرے
دعوے حسن ماہ کنعانی

داغ سے تیرے جام عشرت سے
کی داماں کی پاک دامانی

تیرے دشمن کے واسطے عاشق
زلف جاناں سے لے پریشانی

اے سخن سنج نکتہ داں تیری
کس زباں سے کروں ثنا خوانی

مجھ سے ناکس کی ہم نشینی کو
تجھ سے داور کو شوق پنہانی

نہ یہ سمجھا ہوں سیر اختر سے
عدم نفی نہ ہووے ایقانی

حامل دفتر مدیح سے یوں
مجھے پہنچا تیرا عدم الاذعانی

کہ نہیں کیوں خیال خوف حرج
مومن اور اتنی نا مسلمانی

تجھے معلوم کیا نہیں ناداں
فرض ہے حج بہ نص قرآنی

کیوں نہ ہو عذر بے زری مقبول
ہے خلاف قیاس بے غنی

---

۱۔ "کی داماں کی پاک دامانی" [illegible]
"کی داماں [illegible]" [illegible]
[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اول اس در پہ سجدہ ریزی کر
تا ملے منصب جاہ کیوانی

پھر طواف حرم میں ہو مشغول
تیرے صدقے شروط ایمانی

کب تلک اعتکاف بت خانہ
کب تلک کنج دیر و رہبانی

یوسف مصر نکتہ سنجی حیف
یوں گرفتار چاہ کنعانی

کیا پیام اور کیا پیام گزار
جس کی ہر بات وعظ عرفانی

آب و تاب کلام سے اس کے
آب ہو لولوی و مرجانی

عالم مجمل[1] حدیث رسول
واقف نکتہ ہائے فرقانی

اس کے آگے علوم پیر فلک
سبق کودک دبستانی

دیکھ اشراق اس کا افلاطون
کہے ہٰذا حکیم ربّانی

---

۱- ''مجمل'' نسخہ کلیات مومن طبع اول اور دوم (صفحہ ۴۳ حاشیہ صفحہ ۲۸) میں اور طبع ششم (صفحہ ۳۰) اور نسخہ دیوان مومن مطبوعہ مطبع جوہر ہند دہلی ۱۳۰۵ھ میں ''مجمل'' ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

جبہۂ خورشید سے فروزاں ترا
جبہہ سے دل زیادہ نورانی

شام پیری میں اس کا وہ عالم
زرد رو جس سے صبح ریعانی

"کرم اللہ" نام و ذات اس کی
مظہر لطف ہائے یزدانی

ہے مجھے بھی خیال طوف حرم
خضر رہ کر ہو فضل رحمانی

تاکہ صحن "منا" میں کر ڈالوں
نفس امارہ کو بھی قربانی

اس سے افزوں ہے شوق اس در کا
جس سے حاصل ہو نہ بہ آسانی

کہ محرک ہے التفات نہاں
تاب فرسا ہے جذب روحانی

[illegible]
[illegible] میں اور [illegible]

دشت گردی کے شوق نے مارا
ہوں تو دیوانہ لیلیٰ ثانی

سوچ سوچ اپنے دل میں ڈرتا ہوں
کہ ہوں وسواس ہائے شیطانی

[illegible]
نسخہ مطبع جوہر ہند دہلی (صفحہ [illegible]) [illegible]
نول کشور (صفحہ ۴۰) میں "افزوں تر ہے" ہے (م-ب)

Marfat.com
Marfat.com

ہے ابھی آرزوے وصل صنم
ہے ابھی حسرت ہوس رانی

فکر انجام سد راہ ہوئی
سن چکا ہوں ''حدیث صنعانی''

بعد یک چند گر خدا چاہے
میں ہوں اور تیرے در کی دربانی

آ کے اس بزم میں دکھاؤں گا
شعلہ ہائے خرد کی نیرانی

میرے سینے کے صفحے میں ہے رقم
علم دانا دلان یونانی

مجھ تلک پہنچے ہیں اب وجد سے
ورثۂ نکتہ ہائے لقمانی

سپہر افلاک عقل و دانش ہوں
فطرتی ہے مری درخشانی

''نسر طائر'' کو سمجھے تھے بے پر
مرغ فکرت کی بال جنبانی

وہ خرد مند ہوں کہ جسے تھے کہتے
''عقل اول'' حکیم یونانی

میں روش دان حکم برجیسی
میں ادا فہم سیر کیوانی

ہوں وہ نباض جس کے ناخن میں
حرکات عروق شریانی

آئنہ ہے صفا سے دل میرا
گرد ہوا پر نہیں ہے حیرانی

Marfat.com
Marfat.com

میرے خامے کے جوش گریہ سے
روئے دیتا ہے ابر نیسانی

سامنے میری تر زبانی کے
نطق الکن "حدیث سحبانی"

میرے ربط کلام کو پہنچے
نثر "سعدی" نہ نظم "سلمانی"

جاں فزائی مرے سخن کی دیکھ
سم گئے خضر ، آب حیوانی

میرے زاغ قلم کی نیم صریر
صد صفیر ہزار دستانی

میرے گوہر تمام ناسفتہ
میرے یاقوت سب بدخشانی

میری نیرنگیٔ تخیل سے
سمجھا گر ہے روح نفسانی

میں وہ سرمایۂ بلاغت ہوں
جس کے در [illegible]

"انوری" کے بیان میں ہے نہاں
میری تقریر کی سی [illegible]

ملک معنی کا [illegible]
دیکھ "خسرو" مری [illegible]

میری نسبت سے خاک ہند کو ہے
رونق سرمۂ صفاہانی

آج ہوتا "[illegible]" [illegible]
اب تخص [illegible] ہے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

"مومن" اب ختم کر دعا پہ سخن
تا کجا لاف ہائے طولانی
جب تلک باعث نشاط و ملال
ہے وصال و فراق جانانی
تیرے حساد و رنج گونا گوں
تیرے احباب اور تن آسانی
تیرا اقبال روز افزوں ہو
جیسے مومن پہ لطف رحمانی

---

ء

Marfat.com
Marfat.com

## (۹) قصیدہ در مدح راجا اجیت سنگھ

صبح ہوئی تو کیا ہوا ، ہے وہی تیرہ اختری
کثرت[1] دود سے سیاہ ، شعلۂ شمع خاوری

چشم ستارۂ سحر ، لون[2] زحل سے سرمہ سا
دشنۂ ترک چرخ سے ، تیز[3] نگاہ مشتری

خط بیاض صبح وہ ، شعلہ دم اژدر سپید
عکس سے جس کے آب ہو ، آئنۂ سکندری

یاد ہوا ہے کوئی یار ، خانہ خراب و جاں گداز
خفیہ شمال میں سموم ، باد صبا میں صرصری

سامعہ سوز و دل خراش ، گریہ فزا و زخم ریز
نغمۂ نوک عندلیب ، قہقہۂ گل طری[4]

مجھ کو فغاں سے کام اور ذکر میں اہل خانقاہ
دیر میں شور بید خواں ، میکدے میں نوا گری

---

۱ - دود گناہ - نسخہ مطبع نول کشور ۱۹۳۱ء ، صفحہ ۸۲ -

۲ - ''لون زحل'' قصائد مومن (صفحہ ۱۱) - ''لون کے زحل سے'' نول کشوری نسخوں میں (مرتب)

۳ - ''تیز'' قصائد مومن (صفحہ ۱۱) میں - ''تیر'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

۴ - ''طری'' قصائد مومن (صفحہ ۱۱) میں - ''تری'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)



Marfat.com
Marfat.com

چار طرف ہے غلغلہ ''حیّ علی الفلاح'' کا
بدظنیوں سے عذر لنگ ، شدت ضعف و لاغری

شعلۂ شمع سے فزوں چہرہ مرا زریر گوں
رنگ شفق سے بیش تر ، گریہ مرا معصفری

رشک فزا نظارۂ صحبت ساکنان قرب
پستیٔ بخت کو دکھائے گھر کی بلند منظری

صبح مری شب مریض ، شب ، شب اولین گور
زور[1] گزار ہم شام ، سختیٔ روز محشری

غم نہ سما سکا مرا ، بس کہ جہاں تنگ میں
چرخ میں یہ محدبی آ گئی اور مقعری

صبح کی جب بہار ہے ساقیٔ غنچہ لب ہو پاس
مے سے عذار لالہ رنگ ، لب سے مذاق شکری

ہر حرکت محرّک شوق و مہیّج ہوس
قل قل[2] شیشہ قاہ قاہ ، مطرب طرفہ زیوری

بسترگل پہ خواب خوش ، سرخوشی نشاط خواب
عطر لباس سے گلاب جرم دماغ کی تری

رطل گراں دم صبوح ، مست مے شبینہ روح
سر بسر امتیاز[3] طبع ، رنج خمار سرسری

---

۱ - ''زور'' نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۸۹) میں - ''روز'' نول کشوری نسخوں میں - (مرتب)

۲ - ''قل قل'' نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۹۰) - نول کشوری نسخوں میں ''قم قم'' ہے - (مرتب)

۳ - ''اهتزاز'' قصائد مومن (صفحہ ۹۰) - نول کشوری نسخوں میں ''امتیاز'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

عطر مشام حور عیں نُہ فلک نوا آفریں
ادخنہ و بخور سے عنبر و بان مجمری

ایک سے ایک کامیاب ، سینۂ حاسداں کباب
ایک طرف شراب ناب ، ایک طرف گزک دمری

جب نہ رہی طمع تو کیا خلد میں گر ملے بہ فرض
قصر زبرجد و مے لعل و جام گوہری

میرے یہ بخت ہائے بخت ، ایسے نصیب ہا نصیب
چارۂ یاس ، امید حشر ، مرگ علاج مضطری

طول امل کی حد نہیں ، ساز طرب کہاں سے آئے
بادشہی جہاں ہو کم ، حیف وہاں قلندری

یاں کے ہوئے نہ واں کے ہم جیسے فقیر بت پرست
بندگیٔ خدا تو ہو ور نہ ہو صاحب افسری

چرخ نے جیسے جیتے جی ، لیں بدری غنا نہیں
خاک کرنے کی بعد مرگ ، ویسی ہی سہرمادری

عشق عیاں کا کیا بیاں ، حسن عیاں رہا نہاں
قمریٔ نالہ کش زباں میری ہے دل صنوبری

وہم برون ملک خیال ، قید سے چھوٹنا محال
یاں سے گریز کیا مجال ، بند گراں ہے بے دری

چھوٹ بھی لئے تو راہ بند ، جے ہو جانے لامکاں
کوئی عجب طلسم ہے گنبد چرخ چنبری

---

۱ — [illegible]

رغبت وصل پر حذر یار کو ہائے ہے
نا کسی[1] آفت قرار ، نے ہوس ستم گری
کل سے زیادہ آج ہے غم کی فراہمی مباد
آج سے کل زیادہ ہو ، حال کی اپنے ابتری
چرخ سے جنگ اور ایک جزو ضعیف چرخ یہ
طالع دوں خراب ہو ، آپ کرے جو یاوری
نالے سے میرے گرم و خشک ، زہرہ و ماہ کا مزاج
گریے سے میرے سرد و تر طبع بروج آذری
جان جہاں کو دل دیا ، دشمن جاں ہوا جہاں
سر میں ہوا ، نظر میں یاس ، سینے میں آرزو بھری
یک دل و لونہ کونہ زخم ، یک تن و فوج فوج خصم
یک جگر و ہزار نیش ، یک سر و صدگراں سری
جور سہوں ، وفا کروں ، حق وفا ادا کروں
یہ نہ کروں تو کیا کروں قہر ہے عشق و بے زری
بدر ہنر کو چاہیے عقل و تمیز و درک و فہم
دست کشادہ ، دل فراخ ، منعمی و تونگری
سو امرائے عصر تو بے خرد اور جہل دوست
بخل کے ساتھ ہر جگہ ، جمع بہیمی و خری
ایک جہاں میں قدرداں سو وہ بہ رغم آسماں
آج یہاں ہے کل وہاں ، واہ کہاں داوری
"راجا اجیت سنگھ" نام ، کام روائے خاص و عام
جود سے جس کے بے نظام ، کار جہاں کی ابتری

---

۱ ۔ "نہ آفت طاقت قرار" قصائد مومن (صفحہ ۹۱) میں "نا کسی آفت قرار" ہول کسوری نسخوں میں ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

فیل نشیں بنا دیا ، خاک نشیں کو اُس نے اب
خاک نہیں فلک کو زیب ، لاف و گزاف برتری

چین سے زر عدن سے در کان سے لعل و گوہر آئے
بس کہ جہاں میں شہرہ ہے ، اُس کی غریب پروری

دست گہر فشاں سے وہ ، نامہ اگر کرے رقم
دام ہما ہو حسرت مرتبۂ کبوتری

لیتے ہوئے گرائے[1] جو بار عطا سے لعل و در
کلبۂ خاک روب کو جیسے دکان جوہری

"حاتم و معن" پائمال ، اُس کے صف نعال میں
صدر نشین بزم کام بخشی و فیض گستری

لعل لب اُس کے درفشاں جیسے گہرنثار دست
جائزہ کم نہ آفریں ، دونوں میں ہے برابری

یکشنبہ خرج[2] بزم کا ، نیمہ خراج "نیمروز"
بخشش ہفتہ حاصل و فائدۂ ہفت کشوری

ایک جہاں گدائے در اور وہ سب جو معتقد
بے طمعی سے شیخ وقت ، جس کا سوال قیصری

دور کرم میں اُس کے نعل خشکی لب کا ہے بہا
در یتیم کو بکے ، چشم یتیم کی تری

اس سے زیادہ اور کیا ، ہووے گی بخشش و عطا
کم رہے اگلوں سے ملک ، بیش نہ ہو سکندری

---

۱ - "گرائے" قصائد مومن (صفحہ ۳۰) [illegible]
نسخوں میں "در آئے" ہے ۔ (مرتب)

۲ - طبع اول ، دوم ، ششم (صفحہ ۴ ، ۲۱ ، ۱۰۰) میں "یک نیمہ چرخ" اور قصائد مومن (صفحہ ۹۴) میں "یک نیمہ خرج" (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

رونق لولیان بزم ، دیکھ کر اُس کی جود سے
خیرہ نگاہ بس کہ ہے لولیٔ چرخ چنبری
گرم دعاے[1] بازگشت ، شکل بشر میں سوے خاک
بہر حصول زیور و چارۂ رشک زیوری
اُس کے ادیم حشمت و مائدۂ جلال پر
خستہ ذباب کی طنیں ، طنطنۂ سکندری
جوش طراوت مشام ، وجہ عطاس عز و جاہ
لطف نسیم مشک بیز ، خلق شمیم عنبری
بوسہ روا بہ ہر طریق ، سجدہ و فرق ہر فریق
سنگ در اُس کا اک صنم ، رشک بتان آذری
تو وہ بہار حسن باغ جس پہ کرے نثار جاں
لالہ رخی ، سہی قدی ، گل بدنی ، سمن بری
لب کو مثال کس سے دوں ، لعل و عقیق بے مزا
گل میں کہاں یہ نازکی ، مل میں کہاں یہ احمری
چشم کا تیری امتزاج ، روح فزا ، نظر فزا
کریۂ مستی و نگہ ، روح و گلاب عبہری[2]
فصل بہار بعد یاس ، کس لیے غنچہ پھر ہوا
بزم میں تیری گر نہ تھی ، گل کو امید ساغری
جمع جو تجھ میں عدل و حسن جن سے خرابیاں خراب
مست شراب لب شراب ، محو پری رخی پری

---

۱ - "دعاے" نسخہ مطبوعہ نول کشور پریس ۱۲۸۴ھ ، ۱۸۶۷ء (صفحہ ۴۰ ، حاشیہ صفحہ ۱۳۰) میں ، طبع ششم (صفحہ ۴۴) دی ہے - (مرتب)

۲ - "روح گلاب و عبہری" قصائد مومن (ص ۹۵) - نول کشوری نسخوں میں "روح و گلاب عبہری" - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

اطلس چرخ[1] زیر گرد جوش ہوائے رشک سے
آتش سینۂ نجوم ، خجلت آب پیکری

تو وہ سوار یکہ تاز ، عرصۂ رزم گاہ میں
جامہ دریدہ جس کے ساتھ قطرہ زنی سے صفدری

توسن باد پا ترا ، روز وغا بگاڑ دے
صرصر عاد کی ہوا ، دم میں دکھا کے صرصری

سیر ریاض میں نسیم ، سطح ہوا پہ بوئے گل
عرصۂ بحر طے کرے ، آن میں بے شناوری

روز نبرد گرچہ ہو خصم جہاں[2] کے زیر راں
توسن برترین فلک ، تو بھی خال[3] جاں بری

اس تگ و دو کو کیا کبھی چرخ رسا ایک جست میں
نیم قدم نہ رہ گئی ، خاوری و تکاوری

ہائے سبک عنانیاں ، واہ گراں رکابیاں
وہ غزال چین ہے وہ ، وہ پلنگ بربری

تجھ سے ملنگ سنج کو ، ہیک خیال گر نہ ہو
شاہ سوار کیا کرے ، بس سے ہوا[4] اس کی [illegible]

---

۱ - ''زیر'' طبع اول اور دوم مطبوع نول کشور [illegible] صفحہ [illegible] طبع نسخہ (صفحہ ۵۴) اور [illegible] (صفحہ [illegible]) میں [illegible] ہے - (مرتب)

۲ - ''جہاں'' [illegible] بمعنی [illegible] نسخہ [illegible] اور [illegible] نسخوں میں ''جہان'' ہے - (مرتب)

۳ - ''خال'' نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible] ۹) [illegible] نسخوں میں ہے (مرتب)

۴ - ''ہو'' طبع اول اور دوم (صفحہ [illegible] ، ۳۲) میں - طبع [illegible] (صفحہ ۵۴) میں ''ہے'' - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

کر دے دشمن اس لیے تو نے زبون و سرنگوں
سجدہ گہہ صفات بد تاکہ ہو نیک محضری
تختہ حریف کا تباہ حال و تغیر کعبتین
نیل مرام و شش جہت مہرہ و قید شش دری
جس نے مقابلہ کیا ، بے جگری سے چل دیا
کیا کھلے ایک حملے میں گرچہ کھلے دلاوری
چرخ سے کم تو کیا ہو وہ خود جو ضرب گرز اٹھائے
حربے سے پہلے سر شکن ، بہر عدو یہ مغفری
ساکن بحر و بر تمام رام نہ ہوں تو کیا کریں
تیغ میں یہ نہنگی اور طبع میں[1] ہے غضنفری
افعی رمح سینے کو چیر کے دل نکال لے
مار سیاہ زلف سے ہو نہ سکے یہ دلبری
بال و پر فرشتۂ موت ہیں یا پر خدنگ
دشنہ[2] دشنۂ قضا ، یا ترے تیر کی سری
خندۂ برق تیغ میں ، گرمی مہر ''تیر[3]'' ماہ
گریۂ زخم تیر میں جوش سحاب آذری
شہرت ظلم و جور سے دور میں تیرے کیا عجب
ھفت پدر اگر بہم ترک کریں برادری

---

۱ - ''ہے'' نسخہ اول و دوم (صفحہ ۹۴ ، ۳۲) - طبع ششم (صفحہ ۴۵) میں ''یہ'' ہے - (مرتب)

۲ - ''دشنۂ دشنۂ'' نسخہ کلیات مومن طبع ۱۲۸۳ ھ (صفحہ ۳۲) ۱۸۷۶ ع و ۱۸۸۰ ع (مطبع نول کشور) - اور ''دشنہ ہے دشنہ'' طبع ۱۹۳۱ ع (صفحہ ۴۵) (دستہ دشنۂ ؟) (فائق)

۳ - ''ماہ تیر'' نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۹۸) - نول کشوری نسخوں میں ''تیر ماہ'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

رونق بزم و عزم رزم ، فرّ جلال و قدر جاہ
تو نے بہ غایت کمال جمع کیے ، نہ سرسری

سینے پہ روے دلبراں ، بر میں قباے رستمی
پاؤں پہ فرق سروراں ، سر پہ کلاہ سروری

اس قدر اعتبار پر ، اس قدر انقلاب حال
یعنی ترے خدم کے ہیں طالع و بخت سنجری

ہے ترے در پہ منحصر اب جو شرف تو جاے ننگ[1]
ماہ کو بیت زہرہ اور زہرہ کو برج مشتری

بس کہ خلف محال تھا ہو نئی نسل منقطع
ذات پہ تیری اس قدر ختم ہے یک گوہری

ہے خرد مجسم و نکتہ نواز قدرداں
دیکھ نگاہ غور سے تو مری نکتہ پروری

شاعر بے نظیر ہوں ، سحر بیاں دبیر ہوں
دم ہے مرا نمونۂ معجزۂ پیمبری

سحر حلال سے مرے جادوے سامری خجل
طور کلیم اوج فکر ، نور خدا فسوں گری

لاف زنی بس اے دماغ ، رسم نہیں کیا دروغ
اس غم نوزدہ سے نہیں مجھ کو امید جاں بری

لکھی حکایت غرور ، اس کے بغیر نہ حال
تا "متنبی" و "جریر" عار کرے مجھ کو ہم سری

میری زباں میں وہ بات جس سے ملک سخن ہرست
میرے بیاں میں وہ سحر جس سے جنوں زدہ پری

۱ ۔ "ننگ" [illegible] (صفحہ ۶۹) میں [illegible] اول دسویں
نسخوں میں "ننگ" ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

حیرتیٔ عقوبت تازہ سوکلان قہر
بس کہ میرے حسد سے ہے تیرہ روان انوری

مجھ کو یہ گل زمیں پسند آگئی اتفاق سے
مزرع غیر میں کسے ورنہ سر کدیوری

نان گدا پہ رغبت شاہ جہاں غلط، غلط
با ہمہ برتری دروغ، آرزوے فروتری

اب نہیں کی ہے اختیار نظم کو میں نے یہ زباں
آپ ہیں لب پہ بوسہ زن ہندی و تازی و دری

باغ میں اپنے ہر شجر تابہ چنار و سرو، بید
اول و آخر بہار باد فروش نو بری

لذت مدح جاں فزا، تلخی ہجو تاب کاہ[1]
شہد ہے یاں تو شہد ناب، صبر ہے تو سقوطری

میری طلاقت لسان، میری فصاحت کلام
چارۂ صدرہ آزما[2] از پئے گنگی و کری

میرے معاند و حسود، ہرزہ ستائے رفتگاں
ہاجی خویش و بے خبر مست بہ لب کف آوری

ہیں یہ سگان جیفہ خوار، مغز سخن سے بے نصیب
کافر استخواں پرست، طرفہ سگی و کافری

---

۱ - ''کاہ'' نسخۂ اول و دوم (طبع ۱۲۸۳ھ ۱۸۶۷ء (صفحہ ۵۰ و حاشیہ صفحہ ۳۲) میں ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۶) ''کاہ'' - (مرتب)

۲ - ''صدر آزما'' نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۳ھ و ۱۸۶۷ء و ۱۸۸۰ء (صفحہ ۵۰، ۳۳) مطبع نول کشور ''صد مریض'' ہے نسخہ ۱۹۳۱ء (صفحہ ۳۶) صدرہ آزما'' نسخہ قصائد مومن (صفحہ ۱۰۱) میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

میں وہ شہ سریر فضل ، جس کے خطیب کے لیے
اوج و حضیض آسماں پست و بلند منبری

فرط جہل سے نہیں گرچہ لباس کا خیال
تو بھی تو بکر فکر کو ، ننگ ہے زہرہ معجری

قیمت حسن یوسفی ، میرے سخن کا رونما
ہے یہ وہ حسن جس کی بیع ، مایہ فزائے مشتری

حضرت مومن اس قدر لاف اگرچہ ہے درست
طول مقال عیب و شعر جملہ عیوب سے بری

ختم سخن دعا پہ ہو ، تا نہ اثر میں ہو کلام
آپ[1] پہ قصہ مختصر ختم ہوئی سخنوری

تا کہ ہے بیت ہشتمیں ، قوت لولی[1] فلک
تا کہ نہم میں ہے فرح ، بہر عروس خاوری

تجھ کو نصیب دولت صحبت نوجواں نگار
تجھ کو ہمیشہ عشرت تازہ عروس دلبری

تا رہے الفت آزما ، ناز و غرور دل ربا
تا رہے آرزو فزا ، طرز ادائے دلبری

جور پہ تیرے جاں نثار ، غارتیان دین و دل
وصل سے تیرے کامیاب لب شکران عسکری

تا کہ ہو نوبہار میں قسمت رند مشربان
مستی و بے حجابی و نغمہ زنی و مے خوری

بہر حسود جام زہر ، ساغر مے ترے لیے
تا نہ ہو ناگوار طبع تلخی[1] بادہ شکری

---

۱ - "آپ بہ" طبع اول (صفحہ [illegible]) "آب [illegible]" طبع [illegible]
(صفحہ ۳۳) "آپ بہ" طبع نسیم (صفحہ [illegible]) - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

رقص و سرود سے تری انجمن نشاط گرم
شعلۂ دود و عارض روشن و زلف عنبری

سوئے ہزار گوش جاں ، روئے زمیں پہ زرفشاں
باغ میں جب تک اس طرح ، جلوہ کرے[۱] گل طری

تجھ کو نصیب بزم میں داد دہی ، صلہ دہی
مجھ کو مبارک ایک سو مدح گری ، گداگری

---

۱ - ''جلوہ کری گل طری'' نسخہ اول اور دوم (صفحہ ۵۰ ، ۴۳) - ''جلوہ کرے گل تری'' طبع ششم (صفحہ ۷۴) - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

## معما بہ اسم مومن

کیفیت وصال بس اب کچھ نہیں رہی
کیوں کہ نہ ہوں ''ملول میں'' شب کچھ نہیں رہی

## ایضاً

ازل سے جی ہی لگا سینہ بھر حاصل ہے
یہ سرشک سے شاداب دشت دل ہے

## معما بہ اسم غلام علی خاں

قید بے حد ہے خانہ بے در ہے
تو بھی صاحب غلام سے ماے

## معما بہ اسم میر محبوب علی

مر جا رقیب رشک سے تو ہے وصال یار
ہے اس کی چشم شوخ ادا میرے واسطے

---

۱۔ [illegible] نسخہ ''دست مومن'' مطبوعہ [illegible] ۱۲۷۶ھ و ۱۱۰ھ (صفحہ ۹۰ و ۲۲۲) [illegible] نسخہ مرتبہ ضیا طبع ۱۹۷۰ء (صفحہ ۲۶۶) [illegible]



Marfat.com
Marfat.com

## معما بہ اسم مہتاب رائے

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے ، بات الٹی ، یار الٹا

## معما بہ اسم نواب مصطفی خاں بہادر

نوا بلبل کی بے بس کر رہی ہے
بہار اک جام بے جا بھر رہی ہے
صدا بے درد قمری کی بلا ہے
سر طاقت بھی جس کا نقش پا ہے
فلک کو کل نہیں بے جور و بے داد
سر مے کیا ہو ، گو ہے فصل خرداد
کہ وہ سرو خراماں یاں نہیں ہے
سرور اپنا تو اب امکاں نہیں ہے
بہار سبز پا کے پاؤں ٹوٹیں
کہ درد بے حد حسرت سے چھوٹیں

---

Marfat.com
Marfat.com

# مقطعات

جب کہا میں نے کہ تم بے داد گر نا آشنا
بے مروت ، بے وفا ، بیگانۂ احباب ہو
ہنس کے فرمایا کہ میں تو خیر جو کچھ ہوں سو ہوں
تم بھی تو بے چین ہو بے صبر ہو بے تاب ہو

ایضاً

صاحبو میرا حال مت پوچھو
[illegible] سخت بے نوا ہوں میں

چھوڑ [illegible]
عمر [illegible]

عذر ہے جو شئے سرکشی کے لئے
[illegible] سب خفا ہوں میں

اے خداوند [illegible]
[illegible]

مجھ سے [illegible] دو میرے [illegible]
[illegible]



Marfat.com
Marfat.com

## ایضاً

وہ نوجوان عابد و ازہد کہ سب جسے
کہتے تھے "مومن" اور بہت دین دار تھا
کل ایسے حال سے نظر آیا کہ کیا کہوں
جو تھا سو اس کو دیکھ کے زار و نزار تھا
عبرت کی جا ہے ان صنموں نے کیا خراب
ملنے سے جن کے معتقد ننگ و عار تھا
بیمار کر دیا شب ہجر بتاں نے آہ
کیا ہوگئے وہ روز کہ پرہیز کر تھا
یا تو ہمیں ڈراتے تھے خورشید حشر سے
یا اپنے سر پہ داغ جنوں شعلہ بار تھا
اختر شماریٔ شب غم نے بھلا دیا
جتنا خیال پرسش روز شمار تھا
در ایک کی طرف نگہ بےکسانہ تھی
کس کی نگاہ لطف کا امیدوار تھا
ہمت سے اور ناز اٹھانے کی آرزو
باقی تھی گو کہ ضعف سے جینا بھی بار تھا
ہر دم ہوائے آہ سے اڑتی تھی منھ پہ خاک
جتنی کہ سر میں گرد تھی، دل میں غبار تھا
زخموں میں بس کہ مشک بھرا تھا میں کیا کہوں
عالم بدن کا اس کے عجب لالہ‌زار تھا
آنکھوں سے چند جدول خوں نابہ تھیں رواں
چہرہ جو ناخنوں سے سراپا فگار تھا
نے راحت و فراغ نہ آسائش و شکیب
نے طاقت و تواں نہ سکون و قرار تھا

Marfat.com
Marfat.com

بے ہوش و بے حواس و بے آرام و[1] بے قرار
بے صبر و بے تحمل و بے اختیار تھا

کیا کش مکش نے دونوں کو بے حال کر دیا
نے زور ہاتھ میں، نہ رگوں میں تار تھا

جنبش بھی تھی تو دل، تڑپنا تو آگ[2] طرف
کاہیدہ جسم ضعف سے کوہ وقار تھا

ہو خود ہی بے حواس تو احوال درد دل
کس سے کہے خبر ہی نہیں کون یار تھا

کو ہاتھ سے اشارہ نہ تھا، نے زباں سے بات
تو بھی تو حال دست و زباں آشکار تھا

اس واسطے کہ خائب بر انگشت دست [illegible]
پوچھے یہ حال بندہ خدایا ندر تھا

اور اب یہ شعر شعلہ فشان و زبانہ زن
تب خانہ ریز دہ و زبان[3] بار بار تھا

آغاز کار عشق میں انجام کار تھا
میں کیوں فنائے ہستی[4] بے اعتبار تھا

---

۱- "و" نسخہ [illegible] (صفحہ ۹_۱) میں نہیں ہے۔ ([illegible])
۲- "آگ" [illegible] (صفحہ [illegible]) میں [illegible] نسخہ [illegible]
ہے۔ [illegible]
۳- "[illegible]" [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible]
[illegible]
ہے۔ ([illegible])

Marfat.com
Marfat.com

## ایضا

عمِّ بزرگ وار کہ ہیں عیسیٔ زماں
نسخے کا جن کے معجزے سے مشکل امتیاز
سقراط زہر خوردہ کا گر چارہ وہ کریں
عمر خضر سے ہو نفس واپسیں دراز
وہ سب ہی جس کی فطرت عالی کے ہیں مقر
وہ جس کی رائے خیل طبیباں میں سرفراز
ہو آب آب قول قدیم و جدید سے
تمریخ قابضات کا ان سے سنے جو راز
ہو ناف پیچ رشک سے بے تاب "بو علی"
قولنج مادی کے اگر ہوں وہ چارہ ساز
حضرت کے خوان فضل سے وہ فضلہ چیں نہیں
قے میں نہ کیوں محقق طوسی کے ہو براز
خاکستر ان کے نسخۂ اکسیر اثر کی ہے
کحل الجواہر رمد چشم حرص و آز
بالفرض گر شراب میں ترکیب ان کی ہو
ہرگز رشے نہ گردن مینا میں پھر گداز
از بس کہ زندگی کی توقع نہیں رہی
وہ بھی مرے علاج سے کرتے ہیں احتراز
کیا نار عنصری کے اڑا ڈالے گی[1] دھوئیں
دل گرمیٔ حرارت عشق جگر گداز

---

۱۔ "ڈالے گی" طبع اول (صفحہ ۱۹۳) ۔ "ڈالیں گے" طبع دوم و سوم (صفحہ ۱۲۳ ، ۱۸۰) ۔ مرتب

Marfat.com
Marfat.com

سوے دماغ ابخرۂ دل کا یوں صعود
سجدے سے جیسے رکعت اول، صف نماز

یہ حال ہے کہ ضعف سے کھلتی نہیں ہے آنکھ
ہے یاد کس کی، نرگس بیمار نیم باز

میں کیا کہ دم میں چلنے کی طاقت نہیں رہی
بیٹھا ہے پاؤں توڑ کے جب ایسا هرزه تاز

دوران سر کو دیکھ کے چکر میں آ گئی
وہ عقل جو کہ ہرزہ دوی سے ہے بے نیاز

گر نفس ناطقہ کو نہیں لگ گئی ہے چپ
ورد زباں ہے کیوں ہذیاں سے حدیث راز

کس کے خیال میں یہ پراگندگی ہوئی
احساس کو ذرا نہیں وسواس احتیاز

اعصاب ہو زلف شکن در شکن ہوئے
گردن میں ہے تشنج [illegible] سے گداز

میں لیے پھول حقیقت رنگ عذار زرد
سمجھو تو صفرت یرقان اس سے ہے مجاز

گو یہ بھی زور ضعف قویٰ ہے عجب نہیں
دشوار ہو گئے عمر رواں کو بھی اجتیاز

منہ کا مزا یہ تلخ کہ شیریں ہے اس سے [illegible]
بے وجہ مسکرانہ رونی [illegible]

---

۱- ''احتیاز'' طبع سشم (صفحہ ۱۰۶) [illegible] ۱۱۲ - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

صندل سے درد سر کو ہو کیا جب تلک جبیں
میں اس کے آستاں پہ نہ رگڑوں بہ صد نیاز

یاں شوق سرکہ روئی ہندی صنم ہے خاک
صفرا شکن ہو سرکہ انگوری حجاز

دل بوسے چاہیں گرہ زلف یار کے
ممکن نہیں کہ دانہ آلو ہو چارہ ساز

لازم ہے میرے سینے پہ رخسار ماہ وش
کافور کی ہو قرص سے کیا چارۂ خراز

جنوں شراب یار کی دردسر سے کہاں
تسکیں پذیر ہو عرق بید سے جواز

اس جا نہ بوسہ شکریں لب کا کام ہے
گل قند سے ہو کیوں کہ طبیعت کو اہتزاز

باقی رہی نہ جینے کی تدبیر کون سی
اے ناصح شفیق، جگر سوز، چارہ ساز

لازم یہی کہ پہنچوں وہاں جس کی خاک در
کرتی ہے آج خاک شفا پر ہزار ناز

وہ مایۂ حیات، وہ سرچشمۂ بقا
جس کا کہ ہے لعاب دہن، آب جاں نواز

صد سالہ مردہ زندہ ہو گر اپنی بات پر
آ جائے اس صنم کا لب معجزہ طراز

رحم آئے تو عجب نہیں، آخر غلام ہوں
اور وہ غلام خاص کہ یوسف تھا یا ایاز

پہنچاوے کاش کوچے میں اس سبزہ رنگ کے
مرتا ہوں اپنی جان سے عمر خضر دراز

Marfat.com
Marfat.com

## ایضاً

موا جاتا ہوں ، اب جی میں ہے اس بے درد کو لکھوں
کہ مجھ کو تختۂ مشق اطبا کیوں بنایا ہے

نہ یہ سمجھیں سبب نے کچھ علامت سے مرض پایا
سڑی ہیں آپ "مالیخولیا" مجھ کو بتایا ہے

کوئی کہتا ہے "آلو" دو کہ صفرائے کرانی ہے
"سیہ رو" نے ہرا جو رنگ کو چہرے کے پایا ہے

کوئی کہتا ہے "نیسر غس" ہوا جب بےخودی چھائی
مجھے وسواس "سرسام دروغیں" سچ ہی آیا ہے

کوئی کہتا ہے میں سمجھا یہ سر جو اٹھ نہیں سکتا
"ہزال روح نفسانی" نے بارہ سر اٹھایا ہے

کوئی کہتا ہے حاشا ہے یہ گرمی "غب خالص" کی
اسی جاں سوز شعلے نے دھواں دل کا اڑایا ہے

کوئی کہتا ہے ترکیب اور غالب "خلط بلغم" ہے
رطوبت گر نہیں تو کیوں پسینے میں نہایا ہے

کسی کو "قشعریرہ" سے عفونت کا جو دھیان آیا
تو آخر سونگھنے کو "بول" کا [illegible] منگایا ہے

کوئی کہتا ہے یہ "سکتہ" ہے نظروں میں ٹھہری تھی
کئی بار احمقوں نے لا کے آئینہ دکھایا ہے

کوئی سمجھا جو [illegible] کی [illegible] رہا ہے
تو کہتا ہے [illegible]

---

۱۔ "[illegible] غس" طبع اول اور دوم [illegible] (صفحہ ۱۰۲) [illegible]
طبع دہلی (صفحہ ۱۰۲) "[illegible] غس" [illegible] (صفحہ ۱۱۰) [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کوئی اطراف کی سردی سے گرم شور و غوغا یوں
کہ سینکو چارۂ بالضد مکرر آزمایا ہے

کوئی کہتا ہے دیکھو متلی ہے نبض ؛ مسہل دو
ولیکن پیش تر سے کر کوئی منضج پلایا ہے

کسی کو کم غذائی سے ، کہاں ہے ناتوانی کا
تو کہتا ہے کہ جلدی لاؤ کر کچھ بھی پکایا ہے

کسی نے شربت ورد مکرر کی جو ٹھہرائی
تو کوئی سن کے مثل غنچۂ گل مسکرایا ہے

کوئی کہتا ہے اب تو ہو گیا ''کیلوس'' بھی ناقص
کہ سالم ویسے ہی ہیں گرچہ ہونٹوں کو چبایا ہے

کوئی کہتا ہے پاؤں جو ''تشنج'' سے سکڑتے ہیں
کہ ''قطرب'' شد یہی ''قانون'' میں میں نے پڑھایا ہے

کوئی کہتا ہے یہ ''سوزش غریزی'' ہے کہ نسخے میں
سبھی اجزا ہیں بارد بندہ ''عفصہ'' ساتھ لایا ہے

کوئی کہتا ہے اس آتش کا اطفا سخت مشکل ہے
مگر دے دو کوئی گر برف کا کوزہ جمایا ہے

کوئی کہتا ہے ، ہے بالخاصیت ہی برف میں گرمی
تمہیں ہندی مداوا نس ستم گر نے سکھایا ہے

کوئی کہتا ہے روغن دیجیے بادام مقشر کا
یہ نکتہ مرتے دم ، استاد نے مجھ کو بتایا ہے

مگر عم فلاطوں منزلت میرے یہ کہتے ہیں
مرض وہ ہی ہے لیکن شرم کے مارے چھپایا ہے

یہ سودا عشق ہے تیرا ، یہ تپ سوز غریبی وہ
کہ بے جا گرمیٔ صحبت نے تیری جی جلایا ہے

Marfat.com
Marfat.com

یہ تلخی ذوق کی وہ تلخ کامی ہے کہ حسرت نے
لب شیریں کے بوسے کا مزا مجھ کو چکھایا ہے
یہ خضرت لبوں کی پرتو ہے تیری سبزہ رنگی کا
زہے نیرنگ شوق محویت کیا رنگ لایا ہے
عرق وہ اشک ہے جو پاس رسوائی سے روکا تھا
اسی کے جوش نے دریا کا یوں چڑھایا ہے
صداع و صدر کا باعث بھی تیری بددماغی ہے
اگرچہ بحث ناصح نے بھی سر کو پھرایا ہے
سبب ظاہر ہے اضمحلال و ضعف و ناتوانی کا
قلق نے دوستی کی ہیں الم نے جی کھپایا ہے
نہ کیوں کر [illegible] کیوں زمانے کی ہوا بگڑی
فلک نے سرد مہری سے کسی [illegible] ڈرایا ہے
مندی جاتی ہیں آنکھیں بس کہ [illegible]
سحر [illegible]
الٰہی عشق سے [illegible] تیری [illegible]
[illegible]
نہ کیوں [illegible]
غم فرقت تری دوری میں [illegible]
غرض آچکے [illegible]
سمجھ درد حسرت سے [illegible]

---

Marfat.com
Marfat.com

## تاریخ وفات جدۂ مومن سراپاغم دخلہا[1] اللہ فی جنت النعیم

جب کہ اس غم سرا سے کی رحلت
جدۂ مومن پریشاں نے
سال تاریخ حسب حال کہا
دخلت بالنعیم رضواں نے

۱۲۳۷ ھ

## تاریخ رحلت وحید زماں ، یکتائے دوراں ، ازیں ایرمان[2] سرائے ویرانی بنیان

انتخاب نسخۂ دہلی ، مولوی عبدالعزیز
بے عدیل و بے نظیر و بے مثال و بے مثل
جانب ملک عدم ، تشریف فرما کیوں ہوئے
آ گیا تھا کیا کہیں ، مردوں کے ایماں میں خلل
ہے ستم اے چرخ ، تو کس کو یہاں سے لے گیا
کیا کیا یہ ظلم تو نے بے کسوں پر اے اجل

---

۱ - دخلہا - نسخہ نول کشور طبع ۱۹۳۱ع (صفحہ ۱۸۳) میں ، نسخہ ۱۲۸۳ ھ و ۱۸۷۶ع و ۱۸۸۰ع (صفحہ ۱۹۵ ، ۱۲۵) طبع دہلی (صفحہ ۱۰۸) میں ''دخلت'' - (مرتب)

۲ - حرمان - نسخہ نول کشور طبع ۱۹۳۱ع (صفحہ ۱۸۳) میں - نسخہ طبع ۱۲۸۳ ھ و ۱۸۷۶ع و ۱۸۸۰ع (صفحہ ۱۹۵ ، ۱۲۵) و طبع دہلی (صفحہ ۱۰۸) میں ''ایرمان'' - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

جب اٹھائی نعش[1] اک عالم تہ و بالا ہوا
لوٹتا تھا خاک پر، ہر قدسیِ گردوں محل
کیا کس و ناکس پہ تھا صدمہ کیا جس وقت دفن
ڈالتا تھا خاک سر پر ہر عزیز و مبتذل
مجلس درد آفرین تعزیت میں میں بھی تھا
جب پڑھی تاریخ "مومن" نے یہ آ کر بے بدل
دست بے داد اجل سے بے سروپا ہوگئے
فقر و دیں، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل

۱۲۳۹ھ

---

## ایمان تازہ کردن شہور و سنین بہ دست امیر المومنین ابن امیر المومنین

جو[2] سید احمد امام زمان و اہل زماں
کرے ملاحدہ بے دین سے ارادۂ جنگ
تو کیوں نہ صفحۂ عالم پہ لکھیے سال و غا
خروج مہدی کفار سوز، دلک تفنگ

۱۲۴۲ھ

---

۱ - "نعش" [illegible] (صفحہ ۳۰۱) - [illegible]
دہلی (صفحہ ۱۰) - "مومن" [illegible] اول [illegible]
۲ - "جو" [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible]
دوم (صفحہ ۱۶۶، ۱۲۶) - [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

## ایضاً

گلاب ناب سے دھوتا ہوں مغز اندیشہ
کہ فکر مدحت ممدوح قسیم کوثر ہے

وہ کون اسم جہان و جہانیاں احمد
کہ محض مقتدی سنت پیمبر ہے

زمیں کو مہر فلک سے نہ کیوں ہو دعوی نور
کہ اس کا رایت اقبال سایہ گستر ہے

عروج سنگ در قصر جاہ یہ کہ جسے
ہزار طعن حضیض، اوج لامکاں پر ہے

زبس کہ کام نہیں ہے اسے سوائے جہاد
جو کوئی اس سے مقابل ہے سو وہ کافر ہے

شرف ہے مہر کو اس کے زمانے سے دائم
زبس کہ روز و شب انصاف سے برابر ہے

وہ بادشاہ ملائک سپاہ، کوکب دیں
کہ نور شمس و قمر جس کی گرد لشکر ہے

وہ شعلہ خصلت، الحاد سوز و[1] کفر گداز
کہ جس کا نقش قدم، مہر روز محشر ہے

وہ برق خرمن ارباب شرک و اہل ضلال
کہ شعلہ خوشۂ حاصل، تو دانہ اخگر ہے

وہ قہرمان فلک توسن و نجوم حشم
کہ ترک چرخ غلام اس کا مہر چاکر ہے

---

۱ - ''و'' نسخہ طبع ششم میں نہیں ہے، طبع اول اور دوم میں ہے - مرتب

Marfat.com
Marfat.com

وہ شاہ مملکت ایماں کہ جس کا سال خروج
امام برحق مہدی نشان علی فر ہے

١٢٣٢ھ

---

## تاریخ وفات مولوی محمد عمر خلف الصدق مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم

محمد عمر کا ہوا انتقال
بزرگ ایسے ہوتے ہیں پیدا کہاں
مجھے سال تاریخ کا تھا خیال
کہ سب نے کہا "مرد شیخ زماں"

١٢٦١ھ

---

## تاریخ کدخدائی میرن

مرے یار میرن کو اس سال میں
ہوا کدخدائی سے بارے فراغ
اگر غنچہ نورسیدہ ہے شمس
تو دولہا نہایت ہے نازک دماغ
"شگفتہ گل تازہ" سال زفاف
ہم کہہ رہے ہیں خوش الحان باغ

Marfat.com
Marfat.com

## تاریخ کد خدائی

ھوا کد خدا آج یعقوب بیگ
عروس اور داماد دونوں پری
بغل میں ھے ھم خوابۂ ماہ وش
زھے اختر بخت کی یاوری
کہا میں نے ''مومن'' سے تاریخ کو
کہ ھے ختم اس پر سخن گستری
کہا میں نے دیکھا مگر تو بھی دیکھ
سہا[1] پر ''ہم زھرہ و مشتری''

١٢٦٨ ھ

---

## شور انگیزیٔ قلم سینۂ چاک ، اشک فشاں در ماتم حکیم غلام نبی خاں

جہاں نکوئی نکوے جہاں
وحید زماں ، والد مہرباں
یہاں تک انھیں شوق خدمت گزیں
کہ ھر دم کو گنتے دم واپسیں

---

١ - نسخہ ادبیات مومن ، طبع ١٩٣١ ع ، مطبع نول کشور لکھنؤ (صفحہ ١٨٣) میں ١٢٢٠ اعداد تاریخ لکھے ھیں جو غلط ھیں - مومن کی تاریخ ولادت ١٢١٥ ھ ھے اس لیے ١٢٢٠ ھ تاریخ کدخدائی نہیں ھو سکتی - ''زھرہ'' (٢١٧) مشتری (٩٥٠) کے اعداد مل کر ''١١٦٧'' ھوتے ھیں ''سہا'' (١٠١) کے اعداد جمع کرنے سے ''١٢٦٨'' برآمد ھوتے ھیں - فائق

Marfat.com
Marfat.com

نہ دل میں نہ اُن کی زباں پر کبھو
رضائے الٰہی سوا آرزو

غرض آ گیا وقت موعود جب
گئی تن سے وہ جان عشرت طلب

تاسف نے کیا کیا ستایا مجھے
قلق نے زمیں پر لٹایا مجھے

غضب جان کو بے قراری ہوئی
بری حالت ایسی ہماری ہوئی

کہ دکّھا دل عشرت آلود مرگ
ہوئی زندگی اپنی محسود مرگ

جہاں سے جب ایسا شفیق اُٹھ گیا
تو جینے کا سچ ہے مزا کیا رہا

کہوں کیا کسی سے کہ کیا غم ہوا
سزا وار اشفاق ماتم ہوا

ولے شعر کی جو ہوس ہے دل
اسی غم میں تاریخ کا تھا خیال

جنازہ اُٹھایا فرشتوں نے آ[1]
تو ''قد فاز فوزاً عظیماً'' کہا

۱۲۳۱ھ

---

۱ - نسخہ طبع ششم (صفحہ ۱۸۵) میں ''تو'' ہے ، بقیہ نسخوں میں ''آ'' - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

## عقد عبارت و معانی به اظهارِ سالِ نکاحِ یارِ جانی

کہاں تک تغافل بس اب لے خبر
خبر بھی ہے کچھ ساقی بے خبر
شراب تمنا پلا آج تو
ہوس ہائے مردہ جلا آج تو
مئے رشک آواز قم دے مجھے
سبو کے سبو خم کے خم دے مجھے
علاج دل سر بہ سر جوش کر
مئے وصل سے مجھ کو مدھوش کر
کہاں تک سیہ مستی اشک خوں
کبھی تو پیوں بادۂ لالہ گوں
کہاں تک رہوں تلخ کام و خراب
مئے عیش سے میں بھی ہوں کامیاب
جہاں ہے سراپا سرور و نشاط
زمانے کو ہے دورۂ انبساط
عجب وقت آسائش و کام ہے
کہ گردوں کو جنبش سے آرام ہے
لگانے لگے خواہش و مدعا
یہ جوف اب ہوا سے ہے سچ مچ بھرا
جہاں میں کسی کو ذرا غم نہیں
کہیں مرگ حسرت کا ماتم نہیں

---

۱۔ ''و'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ۱۸۵) میں نہیں ہے ، بقیہ نسخوں میں ہے ۔ مرتب

Marfat.com
Marfat.com

نہیں ہے زمانے میں رونے کا نام
صراحی بھی ہنسنے لگی مثل جام
جو شبنم کے تھے اشک دنداں ہوئے
بہ رنگ لب غنچہ خنداں ہوئے
عجب کیا کوئی یار سے ہو جدا
وہ اقبال مند اب ہوا کدخدا
ہے اقبال جس کا جہاں پر محیط
سعادت زمین و زماں پر محیط
وہ خان فلک رتبہ ''عباس'' نام
خجل جس کے جلوے سے ماہ تمام
نہ کیوں کر ہو مہ اس کے جلوے سے داغ
ہے نسل سپہر تقی کا چشم و چراغ
وہ ''عبدالعلی خان'' گردوں مکاں
جھکے جس کے آگے سر آسماں
خلیق و شفیق و سراپا وقار
زمانے کو ہے جس سے سو افتخار
طبیعت میں اس کی کرم سا کرم
سراپا مروت ۔ سراپا کرم
محبت فزائے دل ریش ریش
کرم گستر ''مومن'' سینہ ریش
عجب بزم عشرت کا سامان کیا
سلیقے سے عالم کو حیراں کیا
کیا کیا سرانجام اسباب سور
کہ صرف چراغاں ہوئی چشم حور

Marfat.com
Marfat.com

سر انجام وہ ہو سکے کیا بیاں
زبان سخن گو کو طاقت کہاں
ہوا جشن کیا کیا نہ سامان سے
گئے لے کے کس شوکت و شان سے
بندھا عقد کیا محکم و استوار
کھلا عقدۂ خاطر روزگار
کیا میں نے تاریخ کا جو خیال
یہ شعر آسماں نے پڑھا حسب حال
وصال دو مہ طالع و مہر اثر
۱۲۴۴ ھجری
قران دو نجم سعادت ہنر
۱۲۴۴ ھجری

## ترانہ ریزیٔ ہزار در شمار سنہ اتمام
## ''گلشن بے خار''

کیا تذکرہ شیفتہ نے لکھا
ہے شیفتہ جس کے جان معنی
یوں نکتہ شناس ہیں پر ایسا
کوئی نہیں قدردان معنی
افکار بلند سے بنایا
اک چرخ پر آسمان معنی
ہر فقرۂ نثر جان مضمون
ہر شعر رواں ، روان معنی

Marfat.com
Marfat.com

کیا بات ہے منتخب کی تیرے
اے منتخب جہان معنی

ہر نقطۂ انتخاب تیرا
خال رخ دل بران معنی

تیرے جو سخن سے ہے سرافراز
الفاظ کا پایہ شان معنی

معنی ہیں ثنا طراز الفاظ
الفاظ ہیں مدح خوان معنی

ہے تذکرہ یا ریاض فردوس
فردوس ہے یا جنان معنی

اے تازہ بہار باغ مضمون
اے دشمن بے خزان معنی

مومن نے جب اس میں دیر تک کی
سیر گل و ضیمران[1] معنی

آیا ہے خیال سال اتمام
تھے وہ بھی تو باغ بان معنی

---

۱ـ "ضیمران" بالفتح و ضم میم نوعی است از ریحان دشتی [illegible]
فارسی ـ از منتخب اللغات نسخہ قلمی [illegible] ہجری ـ
"ضیمران" ع (بہ فتح ضاد و میم) ریحان ـ ضومران ہم [illegible]
فرہنگ عمید (صفحہ [illegible]) ـ
"ضیمران" بالفتح و [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ـ
[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

غنچے کی طرح سے سرفرو تھا
یک چند وہ ہم زبان معنی
جب نغمہ سرا نہ ہو سکا وہ
دستاں زن داستان معنی
ہاتف نے کہا، ہے اس کی تاریخ
گل دستۂ گلستان معنی
۱۲۵۰ ہجری

---

## تاریخ جلوس محمد سعید خاں بر مسند ریاست رام پور

رام پور اک زمان مُمتد سے
تیرے مقدم کا تھا تمنائی
جب پذیرا ہوئی دعاے دیار
اے سراپا قبول والائی
یعنی اس ملک کے نصیب کھلے
تیرے قدموں پہ کی جبیں سائی
تیرے خدام کے نصیب ہوئی
حکم رانی و کارفرمائی
تجھ کو شائستہ کرسیٔ عزت
تجھ کو زیبا سریر آرائی
میں ہوا گرم فکر سال جلوس
ناگہاں غیب سے صدا آئی

Marfat.com
Marfat.com

کہ محمد سعید خاں کو ملی
ورثۃً صدر کام آبائی
اس ''وسادہ'' پہ تجھ کو بٹھلا کر
میں نے تاریخ کی روش پائی

---

## تاریخ

جہاں میں ہے چارۂ تشنگی
نہیں کوئی بھی اس سے بہتر سبیل
یہی سال ہیں اے تفضل حسین
جو کہتے ہیں سب تشنہ پرور سبیل
۱۲۶۵ ہجری

---

## تاریخ

خلیفہ نور محمد وہ شمع بزم حضور
کہ جس سے زیر زمیں تا بہ آسماں روشن
مکاشفات کے احوال کیا کہوں ان کے
تمام حال جہان و جہانیاں روشن
خیال سال وفات ان کا جب کیا میں نے
ہوا دورنہ مثال ستاروں روشن

Marfat.com
Marfat.com

نکالے ''سال'' ہیں اس مصرع دل آرا سے
۹۱
روان نور محمد سے ہے جناں[۱] روشن
۱۳۵۰ - ۹۱ = ۱۲۵۹ ہجری

---

تاریخ (عطائے خلعت بہ نواب حامد علی خان
وزیر بہادر شاہ ظفر)

اے وزیر بلند پایہ تجھے
التفات شہی مبارک ہو
قدر عالی و خصمت محدود
خان حامد علی مبارک ہو
رفعت پایہ روز افزوں ہے
آسماں پایگی مبارک[۲] ہو
امرائے زمانہ سے ہی تجھے
ہر طرح برتری مبارک ہو
کار گہ سپہر سے ہر روز
تجھ کو خلعت نئی مبارک ہو
ذات کرسی ترا مقام بلند
کیا کہوں پالکی مبارک ہو
فیل گردوں مطیع ہے تیرا
فیل تشریف بھی مبارک ہو

---

۱( ''جناں'' طبع اول (صفحہ ۱۰۲) صحیح ہے۔ نسخہ طبع دوم اور ششم صفحہ ۱۲۹ و ۱۸۹) میں ''جہاں'' غلط ہے۔
۲۔ ''[illegible]'' طبع اول و دوم (صفحہ ۱۰۲، حاشیہ ۱۲۹) میں ''[illegible]'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ۱۸۹) میں (مرتب)۔

Marfat.com
Marfat.com

تیری دولت سے سب کو بے شش وپنج
صدا زر دہ دھی مبارک ہو

میری تیغ زباں کی تیزی سے
تجھ کو اعدا کشی مبارک ہو

"مومن" آیا ہے بزم میں تیری
صحبت آدمی مبارک ہو

تہنیت خواں کامیابی ہے
عمدۂ دوستی مبارک ہو

بہر تاریخ یوں کہا بے فکر
۳۰۰
"خلعت آصفی مبارک ہو"
(۱۵۵۵ - ۱۲۵۵ ہجری

---

## ایضاً[1]

نواب [illegible] نو بادشاہ نے بخشا
خلعت میں جو فیل مرغ تمثال
میں نے بھی زیادہ مہر تاریخ
"تشریف و [illegible]" [illegible] "[illegible]"

۱۲۱۳ + ۴۲ = ۱۲۵۵

---

[1] ۱- [illegible]
[illegible] (مرتب) -

Marfat.com
Marfat.com

## ایضاً

کیا رنج نوّاب اصغر علی خاں
مبارک سلامت، سلامت مبارک
ہوئی محو اب سستی و ناتوانی
رجوع قوا، عود طاقت مبارک
معالج ہوا فکر درماں سے فارغ
مجھے فکر تاریخ صحت مبارک
حساب اس سخن کا تو کر لیں جو اب نے
کہا "اعتدال طبیعت مبارک"

۱۲۶۰ ھجری

---

## ایضاً

دخت روشن رواں ہوئی پیدا
کیا ہی چمکا ہے اختر مومن
نال کٹنے کے ساتھ ہاتف نے
کہی تاریخ دختر مومن

۱۲۵۹ ھجری

---

## ایضاً

شحنۂ دہلی خلق آزار
بچۂ افغاں رشوت خوار
خوار ہوا بارے اس سال
لوگوں کا تنہا یار اقبال

Marfat.com
Marfat.com

نام بتاؤں کیا اے یار
ناموزوں ہوں گے اشعار
ہاں تو پوچھے کر تاریخ
اس سے کیا بہتر تاریخ
سب نے کہا جب چھوٹا کام
۶۱
"اکترا شحنہ مردک نام"

۱۳۲۰ ـ ۱۲۵۹ ہجری

---

## تاریخ

اس تذکرے کا جو ترجمہ ہے[۱] بھایا
مومن کو خوش سال تاریخ آیا
مضمون کو موجود دیکھ کر قدسی
کہا "دشمن کے غم" سے "دل" جدا
۱۲۵۳ ـ ۳ ۱۲۵۰ ہجری

---

۱ـ "دشمن کے غم" میں اول نظم [illegible] (صفحہ [illegible]
"جو ترجمہ ہے" (بیت ۲) [illegible]
(صفحہ [illegible] "جو ہے ترجمہ" [illegible] (۱۳۰) [illegible]
"جو ہی ہے" اور بیت سوم (صفحہ ۱۷۹) میں "جدھر" ہے ـ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

## تاریخ

وہ تفضل حسین یار قدیم
نیک خو، نیک ذات، نیک سیر
گرم سامان بزم سور ہوا
بہر چشم چراغ اہل نظر
میر نواب بے نظیر جہاں
کیا خجستہ پدر، سعید پسر
کد خدائی کا کیا کہوں سامان
زیب کے دل میں کر لیا ہے گھر
مہر داماد و ماہ پارہ عروس
ایک سے ایک عالم آرا تر
فکر تاریخ میں سنا میں نے
کہہ رہا تھا سروش نیک اختر
لکھ دے اے مومن ستارہ شناس
سال عقد "اجتماع شمس و قمر"
۱۲۶۱ ھجری

---

## تاریخ وفات میاں کالے صاحب

ھوئی جس دم وفات حضرت کی
مجھ کو تاریخ کا خیال آیا
ھاتف غیب نے کہا کہ
"کالے صاحب کو سرخ رو پایا"
۱۲۶۸ ھجری

Marfat.com
Marfat.com

مثنویات

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

## مثنوی شکایت ستم (1)

(۱۲۳۱ ھ)

این نالہ "شکایت ستم" نام
(۱۲۳۱ ھ)
با من خود گفت سال اتمام

ساقیا دے چک آب آتش رنگ
گرم و سرد زمانہ سے ہوں تنگ

نالۂ آتشیں ہے تف پرورد
کرۂ زمہریر ہے دم سرد

جوش صیف و شتا سے حال نہیں
اس ہوا میں کہ اعتدال نہیں

مے طبیب روان محزوں ہے
خم بادہ، خم فلاطوں ہے

یہ اگر التفات فرما ہو
باد صرصر دم مسیحا ہو

گرم تدبیر در ذری ہو جائے
تپ غم ناز عنصری ہو جائے

چارہ سازی کرے جو بعد ہلاک
بنے خاک شفا، مزار کی خاک



Marfat.com
Marfat.com

گر عرق ریز فکر درماں ہو
گریۂ ماتم آب حیواں ہو
اس سے ممکن علاج عاشق ہے
گرم و تر ہم مزاج عاشق ہے
کھودے یہ رشک شربت اعجاز
نزلۂ اشک چشم اہل نیاز
دیا کہوں اس کی چارہ فرمائی
ہے یہ تریاک زہر تنہائی
میں بھی محتاج چارہ سازی ہوں
خستۂ ناز بے نیازی ہوں
ہے حواسوں میں انتشار بہت
خم کے خم لا کہ ہے خمار بہت
جوش الفت ہو اس قدر سے دے
نہ صراحی ، سبو ، پیالے دے
پاس ناموس و ننگ اڑ جائے
ہوش مانند رنگ اڑ جائے
مثل قلقل ، خروش میں آؤں
صورت بادہ جوش میں آؤں
دامن تر طلسم باراں ہو
رعد شور سیاہ کاراں ہو
خم کے خم متصل کروں خالی
جی بھرے یہ کہ دل کروں خالی
مطلب آسا ہو شور مستانہ
کہہ دوں بے ہوشیوں میں افسانہ

Marfat.com
Marfat.com

جوش دل کو جو یک بہ یک آوے
راز پنہاں ، زباں تلک آوے

گلۂ یار و شکوۂ گردوں
چپ لگے جس سے وہ بیاں کر دوں

یعنی طفلی سے ہوں میں پیر مغاں
بلد راہ گم رہان جہاں

تھے برس ہم شمارۂ افلاک
کہ ہوا پاے سال صورت خاک

کبھو دیا چین ایک سہ رو نے
شب سیہ کی ہلال ابرو نے

خنجر غمزہ نے ہلاک کیا
نرگس سرمہ سا نے خاک کیا

اور اُس کا بھی مجھ بہ دل آیا
کنھو کے دل میں نے جان کو پایا

دشنہ تھے زخم کار دونوں کے
ہوئے سینے فگار دونوں کے

صبر و آرامش و ثبات چلے
اپ سے دونوں[1] سات سات چلے

ہوئے آرام و صبر ہر دو رواں
بے اجازت لیے ، ملاؤں و تواں

اپنا ہوش اُس کے رنگ کا بیرو
اُس کا صبر اپنے رنگ کا بیرو

---

۱ - نسخہ میر اول مطبع [illegible] ( [illegible] ) میں "دو" ، طبع دوم و سوم میں "دونوں" (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

دونوں اک تازہ کار افتادہ
دونوں دل دار، دونوں دل دادہ
ہوئی نظروں میں گفتگو باہم
عرض کی دل کی؟ گفتگو باہم
ہم کو چشم لحاظ و[1] پاس وفا
ان کو منظور التماس وفا
ترس جور فراق، زیب بیان
سخن اشتیاق ورد زبان
نکلے ارماں، خیال کے کیا کیا
ہوئے وعدے وصال کے کیا کیا
ہائے بچپن میں دل کا آ جانا
کچھ سمجھتے نہ تھے یہ کیا جانا
شوق آیا تو دل نیازی کا
کھیل کھیلے تو عشق بازی کا
شغل طفلانہ دل کے بس گئے
ہوش کے آتے ہی حواس گئے
عمر تکلیف کی نہ آئی تھی
میں نے تکلیف جب اٹھائی تھی
پہنچے سن وقوف کو بھی نہ ہم
کہ ہوئے واقف رموز الم
آہ ورد زبان ولولہ تھی
نیم بسمل ہوئے یہ بسملہ تھی

---

۱۔ ''و'' طبع اول میں ہے، دوم اور ششم میں نہیں۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

کچھ نہ سیکھو سکھا دیا دل نے
سبق الٹا پڑھا دیا دل نے

لذت آئی جو لفظ الفت سے
پڑھتے دائم الف کے آگے سے

بس کہ تھا دل میں شکوۂ بے داد
سبق ''الحمد'' کا نہ رہتا یاد

زلف و لب سر خط دل غمگیں
نام لکھتے تو لیلیٰ و شیریں

جور استاد کی خوشی ہوتی
عذر فریاد کی خوشی ہوتی

رونے کو اک بہانہ ہو جاتا
حیلۂ آہ و نالہ ہاتھ آتا

بس کہ یاد نگار میں روتے
تختۂ مشق اشک سے دھوتے

واو پڑھتے تو ہونٹ کاٹتے ہم
لام آتا تو لب کو چاٹتے ہم

بے کہے سے جو ہونٹ مل جاتے
بوسۂ لب کے لطف یاد آتے

حفظ قرآں و یاد مصحف رو
فرصت اک دم نہ روز و شب میں کبھو

دن کو ورد زباں سبق ناچار
رات بھر درس شوق کی تکرار

---

۱ - نسخہ اول اور دوم میں ''[illegible]'' اور طبع ششم میں ''ھل'' ہے - مرتب

Marfat.com
Marfat.com

ہوس راحت آہ کیا کیا تھی
لے گئی بخت خواب میرا بھی
گھر سے عیش و طرب کے جوش گئے
میری نیند ، اقربا کے ہوش گئے
ہوئے سرگرم چارہ و تدبیر
کیے کیا کیا علاج بے تاثیر
دستہ ہائے گل و ہجوم سمن
بستر خواب ، رشک صحن چمن
چشم بد کے لیے فسوں سازی
تازہ ہر شب فسانہ پردازی
اڑ گیا اور بھی مرا آرام
حال تغییر مقتضائے مقام
ذکر ہجراں سے رقتیں آئیں
وصل کی جائے حسرتیں آئیں
شہرۂ عاشقانہ ہونے لگا
حال میرا فسانہ ہونے لگا
گہ گہے جو وصال ہوتا تھا
وہ بھی جی کا وبال ہوتا تھا
دیکھ وہ غمزۂ ہراس آلود
نگہ آرزو تھی یاس آلود
شبنم و نرگس اس کی تر آنکھیں
جی بھرا آئے دیکھ کر آنکھیں
کان رکھو جو آہ پیہم پر
صدمۂ نو بہ نو رہے دم پر

Marfat.com
Marfat.com

آفت جان و دل ، فراق و وصال
الغرض یوں ہی کٹ گئے دو سال

جب پڑی دونوں کے قلق کی دھوم
ان کے ملنے سے ہوئی [illegible] محروم

اس نے ناچار پھر چھپایا منہ
اس وفا پر نہ پھر دکھایا منہ

لاکھ عاشق کی چشم بھر آئی
زندگی تھی وہ کیا نظر آئی

جوش خمیازہ ، ریزش انظار
چشم آغوش حسرت دیدار

بحر اشک آب یار [illegible] ابر
نکہ یاس برق خرمن صبر

شوق پامال حسرت و حرمان
کف افسوس پنجۂ مژگان

سرمہ سا چشم آب ناک ہوئی
آرزوئے نظارہ خاک ہوئی

خاک میں جی ملا دیا غم نے
خاک اڑائی کدورت دم نے

دل پہ جب یہ غبار [illegible]
چرخ سے فتنہ [illegible]

راہ پر آسماں کو لایا [illegible]
طالع خفتہ کو جگایا [illegible]

---

۱ - [illegible]
[illegible] - ([illegible])

Marfat.com
Marfat.com

ہوئی شادی ہمارے ہاں[1] یک بار
آئی مہماں وہ دولت بیدار

غیرتِ محفل سراپا زیب
اس کے آنے کی ہو گئی تقریب

ایک خالی مکان میں آ کر
مل گئی چپکے چپکے ڈھب پا کر

گیا ملاقات رشکِ تنہائی
دم بہ دم تازہ حسرت افزائی

دونوں جانب سے نالہ و فریاد
شکوۂ جور و طعنۂ بے داد

گرد دل سے اڑیں زمیں کے ہوش
نالۂ آسماں فگن کا جوش

صور کا، نفخ اولیں، افغاں
فتنۂ محشر آخریں، افغاں

اشک آنکھوں سے متصل جاری
خون دل تا بہ لختِ دل جاری

آرزو پائمال یاس وصال
لحظہ لحظہ خراب تر احوال

اس پر آیا زمانۂ رخصت
دورِ ایام نے نہ دی فرصت

آ گیا دو ہی دن میں روزِ نشور
منتشر ہو گئی وہ بزمِ سرور

---

[1] ''یہاں'' نسخہ کلیات مومن مطبوعہ ۱۱۳۱ (ص ۳۶۳ مطبع نول کشور) - نسخہ سنہ ۱۲۸۰ھ ۱۸۶۳ء (صفحہ ۲۸۲ ، ۱۸۳ مطبع نول کشور) میں ''ہاں'' - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

آئے رنج و غم و تعب مہماں
گھر گئے اپنے اپنے سب مہماں

شعلہ زن آہ سینہ سوز وداع
سحر حشر آفتاب روز وداع

لاشۂ صور دوش افغاں پر
اک قیامت بنی دل و جاں پر

وہ ملاقات آخری ہے ہے
کیسی دل داریاں مری ہے ہے

وہ نگاہ ہراس آلودہ
حرف امید یاس آلودہ

آرزوئے وصال کی باتیں
تمکن و احتمال کی باتیں

سخن اتفاق سے تسکیں
اثر اشتیاق سے تسکیں

ہائے اس کے دم فسوں پرداز
چلتے چلتے سنا گئی آواز

لیک تسکین دل کہاں مجھ کو
بے قراری زماں زماں مجھ کو

کہیے منہ سے کروں کوئی بات آہ
آہ نومیدی ملاقات آہ

مل کے بیٹھے تھے دونوں ہم وہ جہاں
روتے روتے بٹھا دیا وہ مکاں

ہائے نے کعبہ، نے نشست پرست
بن گئے ایک سنگ و خشت پرست

Marfat.com
Marfat.com

سجدہ ہائے نشان پا ہوں وہاں
در و دیوار پر فدا ہوں وہاں
جائے جائے کی واں کی لیویں بلائیں
کبھے سر پٹکیں کبھہ گلے سے لگائیں
خواہشیں حسرتیں ۔ سدا خوں دوں
کاہشیں لحظہ لحظہ افزوں دوں
اُن کا احوال کچھ پریشاں تر
چشم خوں ناب حسرت افشاں تر
طبع نازک کو اُن کی تاب نہاں
طاقت ضبط اضطراب نہاں
دل تپاں شوق ہم کناری سے
خفقاں ضبط بے قراری سے
اک قیامت دل حزیں پہ رہے
تہلکہ جان نازنیں پہ رہے
ایک دن جی زیادہ گھبرایا
جان بے تاب کو نہ صبر آیا
ایک جان اور غم کا وہ انبوہ
ایسے نازک پہ شدت اندوہ
جوش یاس آسماں تلک ہے ہے
تاب لائے کہاں تلک ہے ہے
تنگیٔ دہر وحشت افزا تھی
تپش دل قیامت آرا تھی
بہر تسکین شدت خفقاں
ٹھہری گل گشت روضۂ رضواں

Marfat.com
Marfat.com

گئی جنت میں بس کہ ایسی حور
ہوئی بے تاب کیسی کیسی حور

رشک سے خضر پائمال ہوا
ملک الموت سے وصال ہوا

کیوں نہ ہو کرم منت یزداں
دہن گور کو ملی یہ زباں

اثر حسن سے بنے یک بار
رشک خورشید ذرہ ہائے غبار

مجھ کو جس وقت یہ خبر آئی
بیہوشی مرگ کی خبر لائی

پاس بدنامی اک ذرا نہ رہا
ہوش ناموس و ننگ کا نہ رہا

خار خار غم آشکارا ہوا
مثل دل جامہ پارہ پارہ ہوا

ہو گئی [illegible] نہ سوئے خاک میں ہم
جلد ہم رنگ کسوت ماتم

کیا نظر زخم اندروں آیا
چشم سے روتے روتے خوں آیا

نہ [illegible] پھر قرار نے آرام
کبھو [illegible] اضطراب نے آرام

سینہ کوبی سے دل فگار ہوا
تیر حسرت جگر کے پار ہوا

دم اٹکتے [illegible] [illegible] آیا
سر پٹکتے [illegible] مدت آیا

Marfat.com
Marfat.com

آہ نے دل سے کیا اٹھائے دھوئیں
چاہ بابل کے بس اڑائے دھوئیں
سر اٹھایا خروش پنہاں نے
اک قیامت کی آہ و افغاں نے
شور محشر خروش واویلا
نفخۂ صور جوش واویلا
جی کو رشک زمیں نے خاک کیا
خواہش مرگ نے ہلاک کیا
موت پر نکلے آرزو کا دم
یہ بنی دم پہ پر نہ بگڑا دم
نالہ آخر فسوں ہوا دل کو
رکتے رکتے جنوں ہوا دل کو
چارہ سازوں سے نفرتیں کیا کیا
حرف تسکیں سے وحشتیں کیا کیا
پاس ربط وفا سے بھاگیں ہم
دور دور اقربا سے بھاگیں ہم
ذکر درماں سے اور درد بڑھے
نام تبرید سے بخار چڑھے
خصمی و کینہ غم گساروں سے
دشمنی سخت دوست داروں سے
جاں اسیر عداوت احباب
بند غم ، دام الفت احباب
سختیٔ چشم بد نگہ بانی
خانہ زنداں کدے میں زندانی

Marfat.com
Marfat.com

خفقان الفتوں سے ہمدم کی
طوق گردن کنار اب و عم کی

شعلہ داغ جنون و فرق تنور
دست[1] شفقت کہ آفتاب نشور

ابر رحمت تپ عذاب الیم
سایۂ مادر احتراق جحیم

قطرہ قطرہ سرشک خال غمیں
دانہ ہائے سلاسل سجیں[2]

ان بلاؤں سے چھوٹنا معلوم
اس سلاسل کا ٹوٹنا معلوم

غم کو وحشت فزائیاں مشکل
رہ کو دور آزمائیاں مشکل

بے قراری کو جوش کا افسوس
خودنمائی سے وحشتیں مانوس

ایک مدت تلک یہ حال رہا
ملک الموت کا خیال رہا

حسرت مرگ داد رس کیا کیا
خاک میں ملنے کی ہوس [illegible]

خشش خار خار [illegible]
آرزوئے ہلاک [illegible]

---

۱- نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" ہے [illegible]

۲- نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]) میں "[illegible]" اور [illegible] (صفحہ [illegible]) میں "سجیں" ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

درد مندی و بے دوائی حیف
زہر و خنجر کی نارسائی حیف
دور بھی ستم قریبوں کی
چارہ سازی سم ان طبیبوں کی
جب یہ دیکھا نہیں بن آتی کچھ
نہیں پیش ان کے آگے جاتی کچھ
دل سے کی مشورت کہ کیا کیجے
کیوں کر اس درد کی دوا کیجے
اس بلا سے نجات ہو کیوں کر
رفع قید حیات ہو کیوں کر
کس طرح سے یہ سلسلے ٹوٹیں
حلقۂ اقربا سے ہم چھوٹیں
یوں کہا دل نے اے زبوں تقریر[1]
نہیں اس کے سوائے کچھ تدبیر
کہ ذرا جان کو سنبھالو تم
بات جب ہے کہ بات ٹالو تم
چارہ سازوں کو ہو نہ حیرانی
نہ کریں اس قدر نگہبانی
جان کا ہو علاج فرصت میں
کیا سکو زہر کنج خلوت میں

---

۱- نسخہ کلیات مومن مطبع نول کشور ۱۲۸۳ھ (صفحہ ۲۹۱) ۱۸۷۶ء و ۱۸۸۰ء و ۱۹۳۱ء (صفحہ ۱۸۵ و ۲۶۷) میں "تقریر" ہے لیکن مصرع ثانی میں "تدبیر" قافیہ ہے اس لیے مصرع اول میں "تقدیر" قافیہ ہونا چاہیے (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

بات دل کی مجھے پسند آئی
ضبط بے طاقتی کی ٹھہرائی
نفس تیز تیز کو روکا
نالۂ شعلہ ریز کو روکا
ظاہر آزار کچھ غرض نہ رہا
لاغری کے سوا مرض نہ رہا
فرق جوش و خروش میں آیا
میں بہ صد زور ہوش میں آیا
صبر یاں بہر حیلہ و تزویر
اور اطبا کو دعوے تدبیر
کیا کہوں اس فسوں کا افسانہ
عاقلوں کو بنایا دیوانہ
عقل نہ سکنے سے شکر تاب کریں
غش بھی ہو تو خیال خواب کریں

---

## بار دوم گرفتاریٔ دام بلا و نغمہ سنجی
## بعد فریاد و واویلا

ایک دن مجھ کو جوش بے ہوشی
خواب ناز جہاں فراموشی
ضعف سے طاقت از [illegible]
ہوش روپوش و خود نما غفلت
اس میں اک بوئے جاں فزا آئی
جان پر غش کی [illegible] آئی

Marfat.com
Marfat.com

کر دیا رشک صحن باغ مشام
واہ بوے تن سمن اندام
بے خودی کو حواس یک بار آے
ہوش تو آئے لیک ناچار آے
غش سے مجھ کو افاقہ ندرت ہے
نہ چلے بس خدا کی قدرت ہے
کھل گئے کیا در فرابستہ
ہو گئی باز چشم وابستہ
دیکھتا کیا ہوں ایک زہرہ جبیں
جلوہ افروز ہے سر بالیں
سال عمر اب تھے ہم شمار بروج
کہ ہوا اختر بلا کا عروج
چرخ نے داغ نو دیا مجھ کو
والہ اس ماہ کا کیا مجھ کو
صدمۂ جاں گسل دوبارہ ہوا
جوں کتاں سینہ پارہ پارہ ہوا
دیکھ زانو پہ اس کے سر اپنا
تھا دماغ آسماں پر اپنا
جان سی آگئی کہ تھا سرشار
آب حیواں سے جام زانوے یار
کیا کہوں پرسش نگاہ کرم
چشم سے غمزہ داد خواہ ستم
ذکر امید خاطر محروم
سخن دل دہی کا جوش و ہجوم

Marfat.com
Marfat.com

حرف منھ سے جو اُس کے نکلے پڑیں
ایک غنچے سے لاکھ پھول جھڑیں

دیکھ اُس لب کی گوہر افشانی
ہو گیا آب ، ابر نیسانی

حال پوچھا جو ناتوانی کا
بڑھ گیا زور سخت جانی کا

لب جاں بخش چارہ جو کیا کیا
الفت آلودہ گفتگو کیا کیا

واہ اُس لب کی چارہ فرمائی
بات میں آ گئی توانائی

شادیاں دل کو ہم کناری کی
ہائے باتیں وہ دوست داری کی

پوچھنا اب مزاج کیسا ہے
غش یہ پھر تم کو آج کیسا ہے

دیکھو کس کس کا ہے برا احوال
یہ بنایا ہے تم نے کیا احوال

جان سے یوں گزر نہیں جاتے
''سوے'' کے پیچھے مر نہیں جاتے

حظ اٹھاؤ ذرا جوانی کے
کچھ مزے دیکھو زندگی کے

عمر رفتہ کی جستجو لب تک
اپنے مرنے کی آرزو لب تک

آخر اک روز جان جانی ہے
یہی دو دن کی زندگی ہے

Marfat.com
Marfat.com

جا کے خلد بریں میں مل لینا
داد امید ہائے دل لینا
پھر نہ ہوگا کبھی فراق تمہیں
ہے گر ایسا ہی اشتیاق تمہیں
واں کسی سے نہ بات کیجو تم
حور کا بھی نہ نام لیجو تم
یاں تو ممکن نہیں وصال اس کا
خواب آشفتہ ہے خیال اس کا
گریۂ چشم تر سے کیا حاصل
نالۂ بے اثر سے کیا حاصل
اب ذرا آپ کو سنبھالو بس
مثل غم حسرتیں نکالو بس
آ گئے جان کو قرار و ثبات
واہ اس کے کلام کی کیا بات
نفس جاں فزا تکلم تھا
کیا کلام اس میں کیا تکلم تھا
چارۂ درد غم کیا میں نے
بس گلے سے لگا لیا میں نے
ابر اشک طرب کا باعث واہ
بن گئے ہاتھ میرے ہالۂ ماہ
صبر آنے لگا مجھے کم کم
شوق جتنا بڑھا ہوا غم کم
متصل کی جو اس نے دل داری
نہ رہی زندگی سے بے زاری

Marfat.com
Marfat.com

ہوس مرگ و وصل کی خواہش
مبتلائے فزائش و کاہش

ہم دم و ہم مزاج لیل و نہار
حسرت خفتہ ، دولت بے دار

آخر آرام آ گیا جی کو
چھوڑ کر غم چلا گیا جی کو

روز گل ہائے انبساط کا جوش
ہر سحر خندۂ نشاط کا جوش

کیسی دونوں طرف سے یک روئی
دونوں جاں باز ، محو دل جوئی

چشم الطاف چارہ جو باہم
کیا نگہ ہائے آرزو باہم

دم بہ دم تازہ محفل آرائی
دل دہی ، دل بری ، دل آرائی

کس قدر تشنہ کام آب وصال
کاسۂ چرخ ، جام آب وصال

دائماً ساغر و سبو بے کار
مستیٔ اشتیاق بوس و کنار

ربط جذب دل و اثر کیا کیا
دونوں مشتاق یک دگر کیا کیا

کوئی آیا تو ہٹ گئے ناچار
ورنہ ہر لحظہ شغل بوس و کنار

آٹھ برس تک یہی رہا عالم
زندگی کے مزے اٹھائے بہم

Marfat.com
Marfat.com

بعد یک سال خصم دیرینہ
چرخ بیدادگر زمیں کینہ
آ گیا اپنی کج خراسی پر
غش ہوا واژ گونہ کاسی پر
کیسی جلدی سے آ گئی شب تار
دن پھرے تھے، سو پھر گئے یک بار
ہو گئے نجم سعد سرگشتہ
ہائے بے داد بخت برگشتہ
کیا پامال سیر اختر نے
پاؤں پھیلائے نحس اکبر نے
راہ پر اپنی آسماں نہ رہا
زہرہ، برجیس کا قراں نہ رہا
پھر وہی شوق دشت و جوش جنوں
اپنی وادی پر آ گیا گردوں
اس مصیبت کی ابتدا یہ ہے
ظلم دوراں کا ماجرا یہ ہے
ایک دن ہم موافق معمول
تھے نشاط و سرور میں مشغول
بادۂ شوق وصل سے مدہوش
محو لذّات بوسہ و آغوش
بے خود اشتیاق کیا کیا ہم
گلے لپٹے پڑے ہوئے باہم
نیند دونوں کو آ گئی ناگاہ
بخت بھی اپنے ساتھ سو گئے آہ

Marfat.com
Marfat.com

حائل اک پردۂ حجاب نہ تھا
ہوش جاتے رہے تھے خواب نہ تھا

ایک حیّالہ واں چلی آئی
اپنے سر پر بلا نئی لائی

دونوں کو حسب مدعا دیکھا
چشم بد دور اُس نے کیا دیکھا

آن کر سب میں کر دیا بد نام
اُس تبہ‌کار نے کیا کیا کام

خوش بیانوں کو بات آئی ہات
بد زبانوں کے منھ پڑی یہ بات

بذلہ سنجوں کو اک بہانہ ہوا
بڑھتے بڑھتے سخن فسانہ ہوا

بات عصمت میں بے سخن آئی
حرف‌گیروں کی بات بن آئی

بے خبر کیسے چونک اُٹھے یک بار
فتنۂ خفتہ ہو گیا بیدار

ہم بھی سوتے اُٹھے جو بعد زوال
ہو گئی خواب آرزوے وصال

دیکھتے کیا ہیں اک قیامت ہے
شور محشر ہے دم ملامت ہے

گھر میں ہے سب کو اضطراب نشور
دھن یاوہ گو ہے روزن صور

Marfat.com
Marfat.com

نفس هم[1] هے صرف طنازی
عیب جوئی و جوش غمازی
آنکھ کچھ سب کے سب چرانے لگے
بے مروت نگاہ آنے لگے
لب پہ هر اک کے حرف ناگفتہ
گل نوا[2] غنچہ هائے نشگفتہ
کیا جگر سوز حرف بے ادبی
برق گل خندہ هائے زیرلبی
یاس و محرومیٔ امان شفیع
تیر باران طعنہ و تشنیع
کوئی کہتا تھا کیا کہے کوئی
کس سے یہ ماجرا کہے کوئی
کوئی کہتا تھا آپ کی کیا بات
اتنی سی عمر اور یہ حرکات
دیکھنا عشق کی فسوں سازی
کھیل بچوں کا هوئے جاں بازی
اور هم دونوں رهن حیرانی
کہ کھلا کیوں کہ راز پنہانی

---

۱ - نسخۂ کلیات مومن مطبع نول کشور طبع ۱۳۱۲ھ (صفحہ ۲۹۵) و ۱۸۷۶ع (صفحہ ۱۸۸) اور طبع ۱۹۳۱ع (صفحہ ۲۷۰) "نفس" مگر نسخہ کلیات مومن مطبع نول کشور طبع ۱۸۸۰ع (صفحہ ۱۸۸) میں "هم دم" هے - مرتب

۲ - طبع اول (صفحہ ۲۹۵) طبع دوم (صفحہ ۱۸۸) "نوا" اور طبع سوم (صفحہ ۲۷۱) "نوا" هے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

دوگھڑی کی ہے بات کچھ بھی نہ تھا
کوئی واقف نہ تھا کہ بات ہے کیا
اتنے میں ہو گئی خبر کیوں کر
ہوئے بدنام اس قدر کیوں کر
کیوں ہوا بگڑی اپنی عالم میں
گل کھلایا یہ کس نے اک دم میں
فکر و تدبیر و چارہ تھے باہم
مشورے کر رہے تھے کیا کیا ہم
اتنے میں ایک نے کہا آ کر
گھر میں ہو آئیے ذرا جا کر
آپ کی سب کو یادگاری ہے
ہو گئی دیر بے قراری ہے
کہہ دیا ہے جو حرج کر نہ ہو
دیکھنا ہم کو ناگوار نہ ہو
تو ذرا ایک دم کو آ جاؤ
اپنی صورت ہمیں دکھا جاؤ
وہ صدا تھی سموم جاں آزار
میرے اوسان اڑ گئے یکبار
واں سے ناچار آئے ہم گھر میں
پاؤں رکھتے دالان اندر میں

---

[illegible]

ڈر سے ہر گام لغزش پا تھی
ایسی مستی خمار میں کیا تھی
آستانے پہ جو قدم رکھا
سر تہ بار سنگ غم رکھا
دیکھتا کیا ہوں سارا گھر ہے غمیں
جو نظر آئے ہے سو چیں بہ جبیں
دیدۂ مار چشم مردم ہے
مژہ ہر ایک نیش کژدم ہے
اقربا کی نگاہ[1] قہر آلود
دست دشمن میں تیغ زہر آلود
نغمہ دیپک[2] کا تھی صدائے قدم
ہوئے آگ آتے ہی صدائے قدم
دیکھتے ہی دل اور بھر آیا
چشم نم میں لہو اتر آیا
منھ میں آیا سو ناصحوں نے کہا
پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ رہا
نہ کی اس جوش جاں گدازی میں
کوتہی کچھ زباں درازی میں
گھر سے اٹھی صدا ملامت کی
ایک آگ نے جدا قیامت کی

---

۱ - ''نگاہ'' طبع اول اور دوم - طبع ششم میں ''نگاہیں'' - مرتب
۲ - طبع اول (صفحہ ۲۹۶) میں ''نغمہ دیپک کا'' اور طبع دوم اور سوم (حاشیہ صفحہ ۱۸۸ ، ۲۰۷) میں ''نغمہ دیپک'' ہے جو بے معنی اور غلط ہے - (نقی)

بد زبانوں نے آ کے منھ پہ کہا
جا کہ تو اپنے کام کا نہ رہا

دور بس یاں نہیں ہے تیرا کام
گھر سے خانہ خراب کو کیا کام

ہم کو بدنام کر دیا تو نے
اے زبوں کار کیا کیا تو نے

کہیں کس منھ سے جائیں گے اب ہم
ہائے کیا منھ دکھائیں گے اب ہم

تجھ سے بے نام و ننگ کو کیا عیب
دل لگا کر ہمیں لگایا عیب

کیوں نہ آنکھیں لڑاتے آئی حیا
تیری آنکھوں سے یہ لحاظ کیا

ہم سمجھتے تھے اب تلک معصوم
یہ سیہ کاریاں نہ تھیں معلوم

جانتے تھے کہ ہے ابھی بے ہوش
کیا خبر تھی کہ یاں ہیں ایسے ہوش

لاغری کی جو یوں حکایت تھی
جور استاد کی شکایت تھی

ہوئے واقف نہ حرف مطلب سے
بیٹھتے واں تھے آنکھ کے مکتب سے

سر مفہوم کا دماغ کہاں
جب مزا دے زباں کو میم دہاں

نام کو خاک میں ملا [illegible]
تو نے جوں ذال [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

تو سہی ہم بھی ناک میں دم لائیں
بھیجیں مکتب میں پھر بہ‌زور پڑھائیں
کب تلک در گزر بھلا ہووے
کیا کیا یہ ترا برا ہووے
ہم سمجھتے تھے گھر کی آبادی
تو نے کی ہائے خانہ بربادی
نہ ڈرا یہ کہ کھل نہ جائے کہیں
کوئی آخر مرے بھی ہے کہ نہیں
آرزو تھی کہ نکلیں گے ارمان
کدخدائی کے کرتے تھے سامان
نسبتوں کے کلام تھے کیا کیا
جا بہ جا سے پیام تھے کیا کیا
اس توقع سے اب ہوئے مایوس
آ گیا حرف بات میں افسوس
سن کے ایسے صفات نا معقول
نہ کرے گا کوئی جہاں میں قبول
نہ ہوا تجھ کو پاس اپنا کچھ
دور سمجھا تو آپ کو کیا کچھ
دل شکن حرف نا درست درست
طنز عبرت فزا درست درست
رائے سالم بلا بلا انگیز
سخن لطف بھی جفا آمیز
طعنہ حرف نصیحت آلودہ
طرز تفہیم وحشت آلودہ

Marfat.com
Marfat.com

کہہ سنا اب بھی چھوڑ دے یہ خیال
خواب ہو جائے تا پریشاں حال

عزت و شان خاندان کو دیکھ
جاہ ہم اوج آسماں کو دیکھ

جوں زمیں بس ذلیل و خوار نہ ہو
دل احباب کا غبار نہ ہو

جوں فلک کج روی سے باز آ تو
پھر نہ ہم راہ ماہ سیما تو

کیوں روش تیری بے محابا ہے
یہ چلن سب خلاف آبا ہے

کس نے یوں سعی عشق بازی کی
کس نے اس طرح ہرزہ[1] تازی کی

کون تھا محو آئنہ رو کا
تشنہ لب آب تیغ ابرو کا

کس کی آنکھیں تھیں فرش رہ ہر دم
کون تھا پائمال طرز خرام

کس کو تھا اشتیاق چشم سیہ
کون تھا خستہ مشق نک مژہ

کس کو تھا شوق مصرع گیسو
منتخب کس کے تھی بیاض گلو

غش ہوا کون عنبریں مو پر
دم دیا کس نے تیغ ابرو پر

---

[1] "ہرزہ تازی" نسخہ دیوان [illegible] مطبوعہ [illegible] ۱۹۳۱ء (صفحہ ۲۷۳) اور طبع اول (صفحہ ۱۰۹) میں "ہرزہ بازی" نسخہ طبع دوم (حاشیہ صفحہ ۱۰۹) مرتب

Marfat.com
Marfat.com

کس کو تھا ان خرابیوں سے کام
کون تیرے سوا ہوا بدنام
باعث عبرت جہاں تو ہوا
ہائے کیا ننگ خانماں تو ہوا
تیرے جینے سے جیسا دل تھا شاد
اب خوشی موت کی ہے اے ناشاد
سن کے میں نے کہا عتاب کے ساتھ
گریہ آیا مجھے جواب کے ساتھ
بات کہنے میں رو دیا میں نے
جو جواب آیا سو دیا میں نے
عرض کی وجہ افترا کیا ہے
روئے دیتے ہو ماجرا کیا ہے
خیر ہے؟ کچھ خیال مفسدہ ہے
کس شرانگیز کا یہ شعبدہ ہے
کس طرح جھوٹی باور آئی بات
کیوں بگڑتے ہو ، ہے بنائی بات
مجھ سا نادان عشق کیا جانے
شوق زلف سیہ بلا جانے
آپ کو میں ہلاک کرتا ہوں
لیجے مرتے ہو کس پہ ، مرتا ہوں
بے گنہ انتقام لیتے ہو
دل نہ دینے کے طعنے دیتے ہو
جھوٹی اک آدھ جب قسم کھائی
سمجھے سچ ہے یہ سن و شیدائی

Marfat.com
Marfat.com

صاف طوفان اس کو جان گئے
دشمن جان اس کو جان گئے

کی وہاں جانے کی مگر بندی
مجھ سا دل بند اور نظر بندی

دام تار نگہ میں ہیں اسیر
حلقۂ چشم ، حلقۂ زنجیر

ہائے کس نور چشم پر تاکید
لگے آنکھوں میں رکھنے بس بے دید

اب کہاں وہ وصال تنہائی
غم عزلت ، ملال تنہائی

سعی آرام و ناصبوری ہائے
[illegible]

تپش دل کی حد نہیں نہ سہی
مجھ سے نازک پہ شدتیں نہ سہی

[illegible]
[illegible]

حسرت آمادۂ [illegible] دری
عزت افزائے [illegible] خواری

[illegible]
[illegible]

خار غم تیز [illegible]
[illegible]

نالہ [illegible]
روز غم [illegible] لیلی

Marfat.com
Marfat.com

جائے اختر گنوں ستیزہ شعار
شب ہجراں جواب روز شمار
چین بیم بلا نہ ہونے دے
چشم چپ کی پھڑک نہ سونے دے

شوق نظارہ سے نگہ بے تناب
نجم سیّارہ دیدۂ بے خواب
جان مصیبت کش خمار مدام
خواب و خور صورت شراب حرام

گرم بازار گریۂ ہمہ جوش
دیدۂ نم دکان شیشہ فروش
دل تنگ و ہجوم درد و محن
زخم نو ہم نشین داغ کہن

نفس گرم و شعلہ افشانی
سوز تقریر دوزخ ثانی
جھڑے پھولوں کے بدلے منہ سے شرار
رشک گل ریز ، آہ آتش بار

شعلۂ آہ سے فلک بے تاب
"حوت" ہم داغ ماہی بے آب
بے خودی میں نہ بات کا سر پاؤں
اڑ گئے ہوش رکھ کے سر پر پاؤں

چاک دل کشت زعفران دیدہ
رخ گل گوں ، گل خزاں دیدہ
مرتے مرتے نہ دیکھا میرا منہ
رنگ رفتہ نے ایسا پھیرا منہ

Marfat.com
Marfat.com

جوں ہوا چاک ووں ہی سلوایا
کیا گریباں جنوں کے ہاتھ آیا

متصل خیرباد لب پر آئے
پر نہ یہ بے حیا مصیبت جائے

زخم پنہاں سے دل ہوا گل زار
گل کھلا تھا سو اس کی دیکھی بہار

دھیان سے جدا ہوس جانے نہ
یاد سے پیش تر غم آنے نہ

مہر و مہ دونوں دشمن کیں توز
داغ دیں کیا نئے نئے شب و روز

دم شماری میں گزرے ساری رات
نفس واپسیں میں سب اوقات

خواب کیسا کروں تصور بھی
چشم وا بند ہو سکے نہ کبھی

غم نگہبان دیدۂ بے دار
آنکھیں دکھلائے حسرت دیدار

وہم درمان دل کرے ہر شب
شکل بستر سے مشورت ہر شب

شعلہ رو [illegible] جان جلائے
شمع بالیں [illegible]

[illegible] مہتاب پر [illegible]
[illegible] سحر [illegible]

[illegible]
صبح کے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

سامنے جو وہ مہروش آئے
مجھ کو جوں تاب مہر غش آئے
گر پڑوں صحن خانہ میں ناچار
صورت سایۂ در و دیوار
شوق دیدن کو بس کہ جوش آئے
بے قراری سے مجھ کو ہوش آئے
دیکھ کر اس کی جلوہ فرمائی
مضطرب دیدۂ تماشائی
خواہشیں دل کو ہوویں شدت سے
بیٹھا دیکھوں نگاہ حسرت سے
آرزو لذتیں اٹھانے کی
پہلوے شوق میں بٹھانے کی
گلے لگنے کو بس کہ جی ترسے
مستعد دل کہ گر پڑے بر سے
جان کو ٹھہرنے کی تاب کہاں
چین لینے دے اضطراب کہاں
مضطرب سامنے پھروں ناچار
ورد لب اپنے حسب حال اشعار
برق بے تاب شرم ساری ہے
بے قراری سی بے قراری ہے
وصل کی آرزو نے قتل کیا
غم فرقت نے انتقام لیا
دست برد الم سے ہوں پامال
تیرے سر کی قسم نہیں ہے حال

Marfat.com
Marfat.com

تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہے
ناہ مردن سے لذت آتی ہے

بے سلے چین کیوں کہ دم بھر آئے
جان جاتی ہے صبر کیوں کر آئے

کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی
تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی

بے خبر تھے کہ چین آیا تھا
طالع خفتہ نے سلایا تھا

سجدۂ شکر نے نہ کی تاثیر
کیسی اپنی الٹ گئی تقدیر

سیر اختر سے ہوں میں سرگشتہ
نہ پھرے ہائے بخت برگشتہ

شمس کی رجعت آہ گردوں کو
عکس تیرا مجھ سے بخت واژوں کو

ماہ نے خاک پر گرایا ہے
گردش مہر نے جلایا ہے

کیا فروغ آتش فراق میں ہیں
مشتری زہرہ احتراق میں ہیں

جان پامال راس ہے جوں خاک
تیر مریخ نے کیا ہے ہلاک

ہے عطارد کو ان دنوں میں وبال
خط تقدیر مٹ سکے نہ خیال

[illegible]
[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

دور لیل و نہار نے مارا
ستم روزگار نے مارا
بگڑے ایام کس قدر افسوس
بن گئی کیسی جان پر افسوس
درد دل ہر طرح سناتے ہم
بے حواسی سدا جتاتے ہم
کچھ نہ کچھ کر گئے اثر طعنے
کند ہوا مہرباں فلک یعنے
کئی دن بعد ایک شب تنہا
اتفاقاً ملی وہ مہ سیما
بس مجھے دیکھتے ہی رونے لگی
سلک گوہر نثار ہونے لگی
گریہ رہ رہ کے بار بار آیا
جھوم جھوم ابر نوبہار آیا
لب پہ ہردم وہ نالۂ غم کش
رعد جس کا نہ ہو سکے دم کش
نفس گرم کا قلق دم ساز
غیرت برق شعلۂ آواز
چشے وہ چپ رہے پہ رہ نہ سکی
جی میں دل کی کہوں پہ کہہ نہ سکی
جوش میں درد دل کہا کب جائے
یوں ہی برباد حرف مطلب جائے
آخر اس ولولے سے صبر کیا
ہنسی بہ بے اختیار جبر کیا

Marfat.com
Marfat.com

دل کو لب کی طرف رجوع کیا
قصۂ درد و غم شروع کیا

کہ ترے واسطے میں خوار ہوئی
بے حجابی سے شرم سار ہوئی

کیسی رسوائیاں ہوئیں ہے ہے
حشر آرائیاں ہوئیں ہے ہے

مضطرب ساز جاں ندامت ہے
صبر اب بھی نہیں یہ شامت ہے

تیری الفت تھی دشمنی اپنی
کیا کہوں تجھ سے میں نبی اپنی

ترے پیچھے غضب ہوا کیا کچھ
پیش آئیں بلائیں کیا کیا کچھ

کاوش اقربا کی دل شکنی
طعنۂ دشمناں کی نیش زنی

خلش خار خار رنج و ملال
اضطراب فراق و شوق وصال

یہ خزاں اور بلا جنوں کا جوش
دم بدم اشک لالہ گوں کا جوش

جس جگہ تھے تجھے بہم آرام
وحشت آتی ہے دیکھ کر وہ مقام

سنگ افتادہ کی طرح ہوں مضطر
دل لگانے کا روز ہے اثر

جین نے مضطرب کیا مجھ کو
تیرے ملنے نے کھو دیا مجھ کو

Marfat.com
Marfat.com

یاد آتے ہیں وصل کے آرام
ہوں میں بے تاب گردش ایام
اگلی باتیں تمام بھول گئی
شوخی آلا کلام بھول گئی
میں کہاں اور کہاں فسانۂ عیش
ہوگیا خواب سا زمانۂ عیش
میں کہاں اور فکر آرائش
سادگی بھی ہے رنگ آسائش
میں کہاں اور کہاں وہ ناز و غرور
بات کرنے کا بھی نہیں مقدور
میں کہاں اور کہاں خود آرائی
بے خودی ہوگئی تماشائی
نہ رہا رنگ شوق آئنہ کیا
روے حیران کا معائنہ کیا
ہے نظر میں مری سیہ عالم
سرمہ آلودہ کیا ہو دیدۂ نم
چشم خود بینی آنکھ دکھلائے
بن ترے دیکھے کیا نظر آئے
چشم سے گوں ہے خوں ناب فشاں
رگ حلق بریدہ ہے مژگاں
ہر شب غم یہ جوش ماتم ہے
کہ شب عشرۂ محرم ہے
نیند آتی نہیں کسی ڈھب سے
آنکھیں ملتی ہیں لیک کوکب سے

Marfat.com
Marfat.com

شام سے چشم باز صبح تلک
ہجر میں کیا لگے پلک سے پلک

سبزۂ خفتہ سنبل شاداب
خار بستر ہے خواب ، بستر خواب

لذتیں شورشوں میں آتی ہیں
حسرتیں جان کھائے جاتی ہیں

منہ میں پڑتی نہیں ہے کھیل اڑ کر
زندگی ہے غصہ کھانے پر

بھوک بھی گر لگے تو غم کھاؤں
تشنگی ہو تو اشک پی جاؤں

زندگی [illegible]
[illegible]

تلخ کامی ہے [illegible]
زہر کے گھونٹ [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

چھوڑتے ہیں [illegible]
ہے [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

خوں فشاں دیدۂ پر آب رہے
حال گھر کی طرح خراب رہے
اگر امید بر نہیں آتی
جان رہتی نظر نہیں آتی
ابتدا میں تھے کیسے کیسے سرور
سچ ہے پر کبھے کبوں کر اب ہے دور
آخر کار دیکھیے کیا ہو
وہ ہی کچھ ہو تو کیا تماشا ہو
آپ کی چاہیے کوئی تدبیر
آگے جو ہووے خواہش تقدیر
ڈھب انہیں کے خیال میں آیا
سوچتے سوچتے یہ فرمایا
نیند آخر تو ساری رات نہیں
سہر شوق سے نجات نہیں
جب کہ اک ایک گھر میں سو جاوے
بے خود اپنی طرح سے ہو جاوے
آؤ تم یاں پہ ہوشیاری سے
پختگی سے نہ خام کاری سے
رہیں بے دست و پائیاں ہر گام
ہیں گراں دل کو پر سبک ہو خرام
خاک بھی جوں نشان پا نہ اٹھے
پاؤں اٹھے ولے صدا نہ اٹھے
بانگ پا چشم بستہ کی ہو نظر
خاک زیر قدوم سرمہ اثر

Marfat.com
Marfat.com

حال سے بے خبر رہیں غمّاز
نکلے حسرت نہ پاؤں کی آواز

اب کی یہ بات کر ہوئی مشہور
پھر ملوں تم سے اس کا کیا مذکور

آ کے یاں بھی نہ پاؤں پھیلانا
اب نہ ہووے د شب کا رہ جانا

یہی بس ایک دو گھڑی ٹھہرے
نہ کہ دل بھرنے بلکہ جی ٹھہرے

یوں بھی چندے اگر رہی اوقات
راہ پر آئے چرخ بد حرکات

دور ایام کچھ ستم نہ کرے
شب عشرت کو روز غم نہ کرے

دولت بے زوال جانیں ہم
شب و روز وصال جانیں ہم

کیا کہوں میں کہ سنتے ہی یہ نوید
ہوئی کیسی اپنے گھر میں عید

سر کو پاؤں پہ دھر دیا میں نے
سجدۂ شکر یوں کیا میں نے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اس نے رخصت کیا بہ مجبوری
پھر وہی غم ، وہی غم دوری
آئے گھر میں تپ الم کے ساتھ
شعلے دل سے اٹھے قدم کے ساتھ
گھر میں آتے ہی واں کا دھیان آیا
چل دیا صبر ، جوں مکان آیا
تا سحر جان پر عذاب رہا
ماہ کی طرح اضطراب رہا
صبح دم پھر وہی نظر بازی
چشم ناز اور ناوک اندازی
درد اپنا حکایت مطلب
نظروں میں وثوق وعدۂ شب
انتظار ، سواد روز گزار
سرمۂ چشم آرزو شب تار
نکہہ دیدۂ فروغ سواد
طرف مہر ، مہروش سے زیاد
دودۂ شام ، نقش صفحۂ میل
شوق تفسیر سورۂ واللیل
دن ملاقات کا خوشی سے کٹا
دل بڑھا جس قدر کہ روز گھٹا
تھی یہی حالت آدھی رات تلک
دم بہ دم چشم شوق ، سوے فلک
غور تمثیت چشم کوکب میں
آرزو وصل کی دل شب میں

Marfat.com
Marfat.com

نیم شب جب ہوئی عناں کش دل
جانب منزل مہ کامل

تھا ستم فکر خواب ناز کا وہم
نگہ چشم نیاز کا زعم

ہوئے آنکھوں سے ڈرتے ڈرتے رواں
لغزش پا تھی جنبش مژگاں

تیرہ بختی نے کیا ڈرایا تھا
سایہ اپنا پری کا سایہ تھا

فکر رفت و نشست و گشت ستم
بارے پہنچے، مگر، پھر آئے ہم

اور کسی کو ذرا خبر نہ ہوئی
انجم نحس کی نظر نہ ہوئی

لطف چرخ بلند پیشانی
دیدۂ مہ نے کی نگہبانی

نہ ہوئی چشم حبیب ایما باز
نہ ذرا سر اٹھا سکے غماز

خواب سرخوش نے سر دبائے رکھا
بخت بیدار نے سلائے رکھا

رہی پوشیدہ گرم جوشی شب
ڈھل گئی ہم پہ پردہ پوشی شب

دوسری رات بھی وصال ہوا
روز فرقت کا انتقال ہوا

نہ ہوا بارے پھر کوئی آگاہ
سب حواسوں کی ہم [illegible] [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

جب ہوئی خاطر پریشاں جمع
پھر تو ہر شب بسانِ شعلہ و شمع

دیں عجب کرم جوشیاں دل نے
لگے آس برق جلوہ سے ملنے

قصہ کوتاہ اب زبان دراز
نہ ہوا کیر میں کوئی محرم راز

ایک شب جوش انبساط و سرور
ساغر مہ لبالب سے نور

ظلمت شب بیاض روز سپید
قمر و کاسہ لیسیٔ خورشید

ہر ہر اختر جواب مہ وشاں
خرمن برق و خط کہکشاں

شرم آگیں شب سے شمع طور کرے
لیلۃ القدر اخذ نور کرے

جلوۂ ماہتاب نور فشاں
پردۂ سایہ، ہم قماش کتاں

ذرہ ذرہ غبار نورانی
صبح محشر کی سی درخشانی

جوں دل صاف کاشف اسرار
ہم فروغ ضمیر شب بیدار

روشنی سے نظر کو پائے نظر
نکہ چشم مور آئے نظر

عرصہ آئینۂ تجلی ذات
حسن عرش کہ دہر مرآت

زیر خاک آسماں دکھائی دے
بے نشاں کا نشاں دکھائی دے

مجھ کو یہ رنگ دیکھ کر وسواس
کثرت اشتیاق پر یہ [illegible]

کہ کوئی محو ماہ تاب نہ ہو
چشم وا پائے بند خواب نہ ہو

دیکھ لوں وہ آتے جاتے [illegible]
آنکھ کھولتے ہوں کچھ اور فتنے فساد

آج جانا وہاں کا خوب نہیں
بات بن کر بگڑ نہ جائے کہیں

پر دل بے قرار رہ نہ سکا
صدمۂ اشتیاق سہہ نہ سکا

دیکھتے ہی مجھے وہ [illegible] اٹھے
بس کہ [illegible] اٹھے

[illegible]
[illegible]

چھوڑ دے ہاتھ کیا بگڑتا ہے
جا ابھی کوئی آ نکلتا ہے

[illegible]
شرم آتی نہیں یہ [illegible]

میں نے منت سے انہیں [illegible]
کہ محبت نے بے حواس [illegible]

کیا کروں دل [illegible]
حال کو لہرے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

تھم گئے بارے اضطراب کو دیکھ
ٹھہرے یک لحظہ پیچ و تاب کو دیکھ
دل مرے وصل سے خراب ہوا
پھر یہ ناکام کامیاب ہوا

اٹھ گئے لیک جلد وہ خود کام
میں ہوس کار رہ گیا دل تھام
پھر میں آیا ولے میں خود رفتہ
شعلہ بے تابی دل تفتہ

تپش دل سے درد پہلو میں
جان بے طاقتی کے قابو میں
نہ تھا جی تو اٹھ کے پھرنے لگا
ہر طرف سایہ وار کرنے لگا

جب کسی طرح سے نہ صبر آیا
سادگی نے یہ نقش بٹھلایا
کہ جو پھر واں چلو تو در پس کر
ہوش رکھتے ہیں بے خبر اس کر

لے چلا کھینچ اضطراب مجھے
کہ نہ تھی کشمکش کی تاب مجھے
لیک ہر دم مجھے تو وہم آ جائے
اپنے کھٹکوں سے آپ سہم جائے

صحن میں تھا کہ بولی اک زن پیر
ہیں یہ دونوں جوان کیسے شریر
ہم تو بے خوابیوں سے مرتے ہیں
آپ ہر رات چین کرتے ہیں

Marfat.com
Marfat.com

تو سہی صبح دھوم اٹھاؤں میں
فتنۂ خفتہ کو جگاؤں میں

اٹھتے ہی یہ صدا کھڑے ہوئے کان
اڑ گیا واں سے بس میں جوں اوسان

گھر میں آیا یہ خوف سے جی جائے
فتنہ اٹھنے سے جان بھی جائے

کیا خیال و [illegible] کے نیرنجات
تھے بہت سانگ اور تھوڑی رات

صبح کا دم بھی ڈر سے کیا نکلا
مہر نکلا تو کانپتا نکلا

اڑ گیا رنگ رو بہ رنگ شفق
ہو گیا جوں سحر مرا منہ فق

منتظر اب قیامت آتی ہے
تیرہ روزوں کی شامت آتی ہے

راز شب آشکارا ہوتا ہے
شور محشر دوبارا ہوتا ہے

سارے دن دم بہ دم یہی وسواس
رشک روز نشور، ہوش و حواس

لیک راز نہاں، نہاں ہی رہا
[illegible]

بس کہ یہ بھی خیال تھا کہ مباد
متردد ہو اس کی خاطر [illegible]

زلف اندیشہ [illegible]
مجھ سے وہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

تھا میں اس گھات میں کہ گر اک آن
ملے تنہا وہ راحت دل و جان
عذر تحریک اضطراب کروں
شکوۂ جوش پیچ و تاب کروں
سو سر شام آدھر ہوا جو گزار
ملی تنہا وہ شمع شعلہ عذار
چشم نم سے پڑی نظر مجھ کو
ہوگئی آگ دیکھ کر مجھ کو
لگی کہنے کہ چل ہوا کھا بس
جی بھرا آئے ہے، چلا جا بس
پاس اپنے بٹھانے سے تیرے
کھڑے ہوتے ہیں رونگٹے میرے
چاہیے دل کے بدلے لاگ لگے
جل گئی جان تجھ کو آگ لگے
واہ کیا خوب آشنائی کی
سخت بیگانگی، برائی کی
مورد طعن شیخ و شاب کیا
ساتھ اپنے مجھے خراب کیا
تجھ سے اب دل لگائے وہ ناکام
جس کو ہونا ہو خلق میں بدنام
کیوں نہ دل میں مرے کدورت آئے
کیا کیا یہ تو خاک میں مل جائے
ڈھونڈھ لے اور کوئی مہ رو اب
ہاتھ اٹھا میرے ملنے سے تو اب

Marfat.com
Marfat.com

کیوں زیادہ ہے مجلس آرائی
ابھی کچھ کم ہوئی ہے رسوائی

میں نے کی جتنی معذرت نہ سنی
شوق دل کی مبادرت نہ سنی

رحم آیا نہ خستہ حالی پر
ضد رہی اپنی لا ابالی پر

خواہش گردش زمانہ ہوئی
مہرباں وہ قمر لقا نہ ہوئی

بات بگڑی زیادہ افغاں سے
منہ بنا کر وہ اٹھ گئی واں سے

میں بھی ناچار ہو چلا آیا
قرعہ برعکس مدعا آیا

نجم طالع کو پھر زوال ہوا
اپنا گھر خانۂ وبال ہوا

قلق و جوش منفعل کیا کیا
مجھ سے بے تابیوں خجل کیا کیا

اس عداوت پہ ربط زاری سے
بارے اس کیں پہ بے قراری سے

نہ غم ہجر نہ [illegible] یاس وصال
جوں زماں دم بہ دم تغیر احوال

کبھی جوں سایہ خاک پر گرنا
کبھی بے تاب دوڑتے پھرنا

کبھی جوش [illegible]
کبھی آنسوؤں [illegible]

تار دم چلّہ عرش پر باندھے
کیا ہوا آہ بے اثر باندھے

دم افسون نالہ ، بے تاثیر
جادو الٹے ، ہمیشہ جوں تقدیر

اشک برباد دیدۂ نم میں
خاک اثر آتش تپ غم میں

دور گردوں سے مدّعا پامال
دست حسرت کف دعائے وصال

التجا داد خواہ دور قضا
عاجزی شاکی جفائے رضا

روز افزوں تباہی احوال
الغرض یوں ہی کٹ گئے دو سال

اپنے کوٹھے پہ ایک دن تنہا
پھر رہی تھی وہ آفتاب لقا

اسی دم میں بھی ناگہاں پہنچا
داد کو میری آسماں پہنچا

دوڑ کر لگ گیا گلے سے بس
زور کرتے ہیں جس طرح بے بس

وہ بہت آپ کو چھڑایا کی
تھی مری جان تلملایا کی

صید آخر ہوئی وہ نازک دوش
حلقۂ دام تھا نہ تھی آغوش

کر گئی پارسے دل میں تاثیر آہ
تیر مجرب فسون تسخیر آہ

Marfat.com
Marfat.com

کیا کہوں اشک چشم نم کا جوش
ہو گئی آتش غضب خاموش

ہو گئے دل سے دور کین و عناد
مل گئی بارے تھی جو اپنی مراد

پھر ملے وصل سے ہوئے بے ہوش
بن گیا گھر دکان بادہ فروش

اس کی دل بستگی کے ہائے مزے
خوب دل کھول کر اٹھائے مزے

تلخ کامی کو تلخ کام کیا
درد ہجراں سے انتقام لیا

کاہش یاس کا جگر خوں تھا
دونوں کا شوق روز افزوں تھا

دونوں جانب سے دل دہی ہر دم
محو دن رات اسی خیال میں ہم

سختی اس طبع نازنیں پہ نہ ہو
منہ تکے وہ کہ چیں جبیں پہ نہ ہو

ہر طرح جان و دل کو صبر و شکیب
بیم گردوں رہا نہ ترس رقیب

اب پریشانیوں میں خاطر جمع
رات دن تاب مہر و [illegible]

یوں ہی یک چند ارتباط رہا
دورۂ عشرت و نشاط رہا

ہائے نیرنگ [illegible]
پھر لگے [illegible] دل [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

یعنی اک پیر زال شعبدہ باز
چرخ کی طرح تفرقہ انداز
بے سبب میری دشمن جانی
ہوئی سر گرمِ خانہ ویرانی
اس سراپا وفا کی یار بنی
کیا حریفانہ دوست دار بنی
خیر خواہی جتائی رنگا رنگ
لائی اس سادہ رو سے کیا کیا رنگ
جب یقیں ہو گیا کہ یار ہے یہ
محرمِ راز و راز دار ہے یہ
لگے ہونے ہر اک طرح کے کلام
ہوئی آخر ذریعۂ پیغام
جب بلائے وہ ، آ کے لے جائے
میں جہاں ہوں بلا کے لے جائے
ایک دن جو بلانے آئی وہ
دن نہ تھا ، تھی شب جدائی وہ
ڈھونڈھ کر ہر ٹھکانے میں ظالم
پہنچی دیوان خانے میں ظالم
بند دروازہ واں کا تھا ناگاہ
در کشائے سخن دل آگاہ
شوق کو مشق نالۂ موزوں
باندھتا تھا میں دل کشا مضموں
آ کے بولی کہ کوئی ہے تو بول
آج کیا بند و بست ہے در کھول

Marfat.com
Marfat.com

میں نے بے تاب ہو کہا ''کیا ہے''
لگی کہنے ''تمھیں بلایا ہے''

کہا میں نے کہ رہ کے آؤں گا
ایک دو شعر کہہ کے آؤں گا

گئی بگڑی ہوئی وہ مایۂ کیں
منھ بنائے ہوئے جبیں پر چیں

جا کے اُس سے کہا کہ اے نادان
بے خبر کس طرف ہے تیرا دھیان

تو ہے ان کے لیے حزین و ملول
وہ ہیں عیش و نشاط میں مشغول

اب وہ کھیل کھیلے کب ہیں تجھ پر بند
دیکھ کر تجھ کو کرلیا در بند

رخنۂ در سے میں نے جب جھانکا
اور عالم نظر پڑا واں کا

اک پری وش نہ تجھ سی غیرت حور
پاس بیٹھی تھی اُن کے اب سے دور

میری آواز سن نہ آئے نکل
وہیں سے ''بولے آؤں گا تو چل''

جوں ہی یہ حرف تا بہ لب آیا
گئی وہ ہاتھ سے غضب آیا

بات کہنے میں اس نے دم دیا
قصۂ دوستی تمام ہوا

میں جو اب ہوں تو وہ التفات نہیں
وہ نظر، وہ سخن، وہ بات نہیں

Marfat.com
Marfat.com

اشک جاری ہیں دیدۂ نم سے
بات ظاہر ہے حال برہم سے
پوچھتا ہوں ہزار باعث کیں
جز خموشی وہاں جواب نہیں
چیں بہ ابرو ہوئی سماجت سے
سرگرانی بڑھی لجاجت سے
پھر کوئی ملنے کی طرح نہ ہوئی
صلح اب کے کسی طرح نہ ہوئی
آج تک ہے وہ بات ذہن نشیں
وہم طوفان اٹھانے کا ہے نہیں
ہے وہی خشم بے سبب اب تک
وہی غصہ وہی غضب اب تک
رشک جب باعث کدورت ہو
پھر صفائی کی خاک صورت ہو
اس کو پروا نہیں میں مرتا ہوں
چندے اور انتظار کرتا ہوں
بن ملے انتقام لوں گا میں
سچ کسی اور سے ملوں گا میں
لطف پیر فلک نے کیوں نہ کیے
عمر کیا تھی کہ ایسے داغ دیے
کیسی کیسی سیہ شبیں آئیں
ایسی ایسی بلائیں دکھلائیں
دیکھیں آگے دکھائے کیا کیا دن
ہے ابھی سترہ برس کا سن

Marfat.com
Marfat.com

"مومن" آ تو بھی اپنے نام پہ جا
نام کو ان بتوں کے آگ لگا

چھوڑ بس الفت مجازی کو
کر سلام ایسی عشق بازی کو

کب تلک حسرت وصال اناث
کیا نہیں جانتا تو حال اناث

رنج و اندوہ بے نہایت کیوں
حیلہ اندیش کی شدت کیوں

کسی نے کی ہے بیاں نہیں تعلیم
آیت "اِنَّ کَیدَکُنَّ عَظِیم"

## (۲) مثنوی دوم

### " قصهٔ غم " (۱۲۳۵ھ)

نام ایں چند نالۂ پیہم
هم چو تاریخ گشت "قصۂ غم"
۱۲۳۵

کج دار و مریز کب تلک یوں
بس جام میں بھر شرابِ گل گوں

بھر لب سے مرے اسے لگا دے
ساغر کئی متصل پلا دے

ساقی هیں یه روز هائے گل گشت
هے غیرت باغ هر بر و دشت

اب دور فلک سے دل هوا شاد
هے نام " حمل " کا مہر آباد

هیں جلوۂ نوبہار کے دن
بد مستی بادہ خوار کے دن

تزئین سمن کے هیں یه ایام
گل گشت چمن کے هیں یه ایام



Marfat.com
Marfat.com

کیا رنگ چمن بہار پر ہے
عالم گل و لالہ زار پر ہے

آیا ہے نظر جو سرو بستاں
شمشاد کھڑا ہے سخت حیراں

اور دیکھ کے جلوہ ہائے شمشاد
پابند طرب ہے سرو آزاد

ہے وجد فزا نوائے بلبل
قربان ترانہ ہائے بلبل

دلکش ہے غضب صدائے قمری
کیا چیز ہے ہائے ہائے قمری

باندھے ہے ہوا نسیم کتنی
ہے روح فزا نسیم کتنی

کیا کیا ہی مچا رہا ہے دھوم ابر
آتا ہے مداہ جھوم جھوم ابر

چل سوئے چمن بہار دیکھیں
سیر گل و لالہ زار دیکھیں

بیٹھیں لب آب جو پہ یک دم
پی جائیں سبو سبو بہ یک دم

شاید اسی طرح چین آئے
جی ٹھہرے کچھ اضطراب جائے

پائے دل بے قرار تسکیں
مسرور ذرا ہو جان غمگیں

ہو [illegible] ہزار [illegible]
اڑ جائے جہاں سے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

پامال کرے نہ یوں غم عشق
جینے دے عذاب ہر دم عشق
اس رنج و عذاب سے چھٹیں ہم
اس حال خراب سے چھٹیں ہم
خوناب کہاں تلک پیے دل
تڑپے ہے شراب کے لیے دل
گھر آتے ہیں جب سیاہ بادل
اور پڑتے ہیں بس نگاہ بادل
امڈے ہے وہیں سحاب گریہ
پہنچے ہے فلک تک آب گریہ
چلتی ہے جو باد نوبہاری
دم بھرتی ہے جی کا بے قراری
جب دیکھے ہے سبزہ لہلہاتا
کیا کیا ہی یہ جی ہے تلملاتا
لالے کا خیال آئے ہے گر
پڑ جاتے ہیں تازہ داغ دل پر
گل برگ کہیں جو دیکھ پایا
خوناب دل آنکھ نے بہایا
یاد آگئی اک عذار گل رنگ
دل غنچے سے بیش تر ہوا تنگ
رنگینی بزم کا بندھا دھیان
جوں بوے گل اڑ گئے بس اوسان
وہ کوچہ طلسم رشک گل زار
پھر جانے ہے پیش چشم یک بار

Marfat.com
Marfat.com

دیکھیں تو یہ فصل کیا دکھائے
کیا کیا یہ بہار گل کھلائے

آگاہ سوال کر سے ہو
واقف مرے حال زار سے ہو

ہے یہ ہی تو وقت دوست داری
ہے یہ ہی زمان غم گساری

آئی سی ہے یعنی پھر ملامت
پھر ہوتی چلی ہے وہ ہی حالت

اب عشق ہوا ہے مہرباں پھر
بے تاب ہے جان ناتواں پھر

پھر دل کو طپش سی ہو رہی ہے
سینے میں خلش سی ہو رہی ہے

پھر پہنچے ہے اب پیام الم کا
پھر آنے لگا سلام غم کا

پھر داغ کہن ہے تازہ و تر
پھر زخم جگر ہنسے ہے گل پر

پھر چشم ہے خوں فشاں و خوں بار
پھر چہرہ بنا ہے زعفران زار

پھر دیدۂ تر ہے وقف داماں
پھر ہاتھ ہے مائل گریباں

پھر آتے ہیں وہ ہی غش سے پیہم
پھر ہے وہی بے خودی کا عالم

---

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

پھر ناوک دردِ دل شکن ہے
پھر سینے کا زخم خندہ زن ہے

پھر داغِ جنوں سے سر پہ ہے گل
پھر نالہ ہے ہم نوائے بلبل

پھر ہے وہی پیچ و تاب دل کو
پھر ہے وہی اضطراب دل کو

پھر ہے وہی سنگ اور وہی سر
پھر ہے وہی سر، وہی ہے پتھر

پھر ہم دم و ہم نفس ہوئی آہ
دمساز ہے نالۂ سحر گاہ

گستاخ ہے آہ خوں چکاں پھر
منہ لگنے لگا ہے کچھ فغاں پھر

غم کرنے لگا ہے غم گساری
دیتی ہے قرار، بے قراری

پھر ہے سر سیرِ دشت سر میں
پھر خار سے چبھتے ہیں جگر میں

پھر کوچۂ یار کی ہوس ہے
پھر گھر مرے واسطے قفس ہے

پھر آنکھوں سے خونِ دل بہے ہے
پھر سینہ بھی گرم سا رہے ہے

پھر دل میں مرے لگی ہے آتش
نالے سے برس رہی ہے آتش

پھر جھڑتے شرار ہیں سخن سے
پھر اڑتے ہیں شعلے سے دہن سے

Marfat.com
Marfat.com

ڈرتا ہوں کہ دل کہیں نہ لگ جائے
پھر اور نہ سر پہ کچھ بلا آئے

ایسے نہ پڑیں کسی کے پالے
جو درد حسد سے مار ڈالے

ایسا نہ ہو ایسا بے وفا ہو
جو رحم کو عیب جانتا ہو

میں چاہوں اُسے، پہ وہ نہ چاہے
میں اُس سے، وہ اور سے نباہے

میں اُس پہ مروں مرے نہ پر وہ
میں جان دوں اُس پہ، اور پر وہ

اُس سے مجھے عشق بے نہایت
مجھ سے اُسے ناز کی شکایت

ہجراں کا مجھے ملال ہر دم
غیروں سے اُسے وصال ہر دم

یاں چشم میں سرمہ خاک در سے
جھڑکے وہ سرمہ لگا کے در سے

یاں دل میں بھری امید دیدار
واں دل پہ رقیب کے وہ رخسار

یاں چشم کو خواہش نظارہ
واں غیر سے دم بدم اشارہ

اوروں سے وصال کی حکایت
اور میری نہ پوچھے بھول کر بات

واں بزم میں رات [illegible]
یاں نالوں کا سر بلند [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

وہ غیر کے ساتھ شب گزارے
یاں نیند نہ آئے غم کے مارے
واں وسعت خواب گہ گلزار
یاں اپنے نصیب بستر خار
واں زانوے غیر تکیۂ سر
یاں نیچے دھرا ہو سر کے پتھر
واں سوے رقیب عشوہ باری
یاں جان کے ساتھ دل فگاری
واں بوالہوسوں سے وہ ہم آغوش
یاں ہمدم نیشتر برو دوش
بوسوں کے عدو مزے اٹھائیں
ہم جان سے تلخ کام جائیں
واں منھ میں زبان دشمن افسوس
یاں حسرت لب گزیدن افسوس
واں وہ تو بہم طعام کھائیں
ہم منت کا غم مدام کھائیں
وہ مے کے سبو پیا کریں واں
ہم دل کا لہو پیا کریں یاں
ان کو ہو سرور ، ہم کو ہو غم
ہو عید انھیں ، ہمیں محرم
وہ چین سے کاٹے اپنی اوقات
یاں دل کو ہو اضطراب دن رات
لگتا ہے ڈر ان ستم گروں سے
اولی حذر ان ستم گروں سے

Marfat.com
Marfat.com

معشوق ہیں جتنے بے وفا ہیں
یہ ایک ہیں کس کے آشنا ہیں

ہیں اپنے یہ عاشقوں سے بدظن
ہیں اپنے ہی دوستوں کے دشمن

عاشق کو جو پیچ و تاب پائیں
آرام سے زلف کو بنائیں

بے درد نہ دیکھیں حال اس کا
تو بھی نہ پڑے وبال اس کا

عشاق تو کھینچیں آہ پُر دود
یہ کرتے ہیں چشم سرمہ آلود

دو چار قلق کے مارے آئے
عاشق کبھی لب سے گر لگائے

ہرگز نہ ادھر کو کان رکھیں
یہ گانے میں اپنا دھیان رکھیں

ہنس دیں جو ہو آشکار کوئی
راحت نہ ہے بے قرار کوئی

دشمن کو یہ دوست دار سمجھیں
بیگانہ وشوں کو یار سمجھیں

جو ان کو نہ چاہے اس کو چاہیں
ایسوں سے یہ بے وفا نباہیں

جو کوئی کرے علاج ان کا
اس سے رہے خوش مزاج ان کا

غم خوار کی اپنے جان کھائیں
جو جان دے اس کو مار ڈالیں

Marfat.com
Marfat.com

جو کھولے نہ دل ، دل اُس سے کھولیں
جو ان سے نہ بولے اس سے بولیں
جو بات کرے تو اس سے خاموش
جو یاد رکھے وہ ہو فراموش
جو ان کو بھلائے یاد رکھیں
ناشاد رکھے تو بھی شاد رکھیں
جو ان کے وصال سے ہو مسرور
اس سے کہیں دم بہ دم کہ چل دور
جس کو نہ ہو حسرت ملاقات
آنکھوں ہی میں رکھیں اُس کو دن رات
جو کوئی کہ مائل وفا ہو
بے چارہ رہین صد جفا ہو
اور جس کو نہ ہو غم جدائی
اس سے نہ کریں یہ بے وفائی
ہوں کشتۂ خوں گرفتہ سے شاد
معشوق نہیں ہیں ، ہیں یہ جلاد
جو کوئی کہ ان کے پیچھے مر جائے
ان پر سے نثار جان کر جائے
وہ عشق میں ان کے جان دے ہائے
دوزخ کا عذاب سر پہ لے ہائے
ہنگام پسیں نہ آ پھریں پاس
کیا عذر بجا ہے جائے وسواس
یہ مرنے سے اُس کے دل خوش وشاد
فریاد یہ ، کیا ستم ہے ، فریاد

Marfat.com
Marfat.com

حسرت سے نہ ہاتھ کو ملیں یہ
تابوت کے ساتھ نے چلیں یہ
تا حسرت دل نہ کچھ کہے وہ
محروم اسی طرح رہے وہ

دو اشک نہ آنکھ سے بہائیں
چہلم میں سوم میں یہ نہ آئیں
پیٹیں نہ آسے یہ کھول کر بال
روئیں نہ یہ منھ پہ دھر کے رومال

ہوویں نہ شریک محفل غم
دیکھیں نہ بہار نخل ماتم
کچھ غم نہ کریں یہ لوگ اس کا
دو دن بھی رکھیں نہ سوگ اس کا

لب وقف مسی ہو، پان کھائیں
آج آپ کو اور بھی بنائیں
آلودہ حنا سے دست و پا ہوں
اغیار نہ دل میں تا خفا ہوں

خاطر ہو عدو کی ہائے منظور
ہر روز سے ہوں زیادہ مسرور
اور اس کا نہ ہو خیال ہرگز
محزوں نہ کرے ملال ہرگز

افسوس وہ نامراد و ناشاد
اک روز نہ آئے بھول کر یاد
سچ ہے کہ نہ اہل ہے وفا ہیں
ہیں جیسے حسیں ویسے بلا ہیں

Marfat.com
Marfat.com

میں حال کو ان کے جانتا ہوں
افعال کو ان کے جانتا ہوں

اللہ مجھے بچائے ان سے
ہرگز نہ خدا ملائے ان سے

لے شوق سے جان گر ہو درکار
پر مجھ کو نہ دے یہ رنج و آزار

ہر آن ہے مرگ ناگہانی
قربان اجل پہ زندگانی

دوزخ کے عذاب سب قبول آہ
لیکن نہیں تاب سوز جاں کاہ

یہ شعلہ وہ ہے جو سر اٹھائے
اجزائے جحیم بھی جلائے

یہ داغ وہ آتش جہاں سوز
اک جس کا شرار آسماں سوز

یہ عشق ہے رنج جاودانی
ممکن ہی نہیں نجات پانی

گو آپ کہیں نہیں دیا دل
پر دیکھے ہیں عاشقان کامل

گر سنیے تو کچھ بیاں کروں میں
اک راز نہاں عیاں کروں میں

ہیں چند فغان عاشقانہ
آلودۂ درد ہے فسانہ

ہے قصہ دوستان صادق
در صدق و نیاز عشق

Marfat.com
Marfat.com

کیا حال عجیب و دل نشیں ہے
افسانۂ درد آفریں ہے

---

## آغاز داستان

اس شہر میں ایک نوجواں تھا
عشاق میں شہرۂ جہاں تھا

تھا نام تو ''مومن'' اور دیں کفر
جاں محو بتان و دل‌نشیں کفر

رسوائے زمان و تیرہ ایام
آوارہ و ہرزہ گرد و بدنام

دل بستۂ دام تار زنار
جاروب کش دکان خمار

ہر لحظہ سیاہ مست کافر
تھا ایک ہی بت پرست کافر

ربط اس کو بتان نازنیں سے
دنیا سے نہ کام کچھ، نہ دیں سے

آشفتہ دل پریشاں
انداز پرست کفر کیشاں

خونابہ فشاں کبھو نہ دیکھا
ہر سو نگراں کبھو نہ دیکھا

وقف غم و درد کہہ نہ پایا
گرم دم سرد کہہ نہ پایا

[illegible]
[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

آرام و طرب میں صرف اوقات
مشغول سرور و عیش دن رات
ہر دم آسے شاد دیکھا
سرمست مے مراد دیکھا
وہ طبع کبھی غمیں نہ دیکھی
بھولے سے جبیں پہ چیں نہ دیکھی
جوں غنچہ سدا کھلے ھی جاتا
ھر وقت ، ھر آن مسکراتا
جوں شیشہ میں قلقل مے
صد خندہ و قہقہہ پیاپے
دیوانوں سے شوق بے نہایت
اشعار کا ذوق بے نہایت
تصحیح سخن پہ طبع مائل
علم شعرا میں فرد کامل
بے بذلہ سنجی نہ بات کوئی
ختم اس پہ ھوئی لطیفہ گوئی
مل چلنے کی ھر کسو سے تھی خو
تھا یار غرض جہاں میں تھا جو
ھر پیر و جواں سے آشنائی
سارے ھی جہاں سے آشنائی
اور مجھ سے تو اختلاط بے حد
یارانہ و ارتباط بے حد
ہم دم وہ مرا میں اسکا دم ساز
وہ میرا ، میں اس کا محرم راز

Marfat.com
Marfat.com

دو یک دل و یک زبان گویا
دو قالب و ایک جان گویا

پیمان نباہ کے باہم تھے
سو عہد وفا کے دم بہ دم تھے

تھی "جھمک لجھی" حد سے افزوں
اللہ رے جوش گرمی خوں

دور آنکھ سے اک ذرا نہ ہوتا
بھولے سے کبھی جدا نہ ہوتا

جوں ناز و نیاز دونوں باہم
جوں معنی و لفظ دونوں توام

ناگاہ کسی سے دل لگایا
اک رشک پری سے دل لگایا

آنکھ آفت جاں سے لڑائی
اک ترچھی نگاہ کی برچھی کھائی

اک بت کا ہوا وہ آستاں بوس
مومن سے بنا برہمن افسوس

کی دوستی ایسے بے وفا سے
بیگانہ رہے جو آشنا سے

[illegible] اپنے ہی لوگوں کے [illegible]
جب [illegible] دل فریب [illegible]

باتوں سے تو نکلے [illegible] محبت
اور دل میں نہ ہو ذرا محبت

دیکھی جو ادھر سے یوں لگاوٹ
سمجھا نہ کہ سب یہ ہے بناوٹ

Marfat.com
Marfat.com

الفت ہے کہاں ، کہاں ہے یاری
باتیں یہ فریب کی ہیں ساری

ہیں سب یہ فریب دینے کے رنگ
ہیں دام میں اپنے لینے کے ڈھنگ

ہے اتنی جو گرمیٔ ملاقات
ہے اول عشق کی مدارات

آخر ہے وہی غم جدائی
وہ ہی کھدائے بے وفائی

آغاز میں پائے جو یہ آرام
سوچا نہ کہ کیا ہے اس کا انجام

سمجھا کہ سدا نبھے گی یوں ہی
یہ مہر و وفا نبھے گی یوں ہی

اب رنج محال مرتے مرتے
ہے عیش و وصال مرتے مرتے

سننے کے نہیں کبھی یہ دل سوز
افسانہ طرازیٔ بد آموز

یاں غیر نہ آ سکے گا زنہار
ہر ایک سے اس کو کیا سروکار

کٹ جائے گی یوں ہی زندگانی
اب مجھ کو ہے عیش جاودانی

یہ مشغلہ ہر زماں رہے گا
ایسا ہی بس آسماں رہے گا

چند ایسے خیال خام میں وہ
آتے ہی بس آیا دام میں وہ

Marfat.com
Marfat.com

رہنے لگا بے حواس اکثر
جانے لگا اس کے پاس اکثر

دیکھے جو ادھر سے طور الفت
سمجھا ہے اسے مری محبت

جب ہو گیا مرتبہ یقیں کا
پس پھر تو نہ ہو رہا وہیں کا

پایا جو ذرا وہاں ٹھکانہ
سب جائے کا چھوڑا آنا جانا

ہم سے بھی رہی نہ پھر تو وہ بات
یک مرتبہ ترک کی ملاقات

کی ہم نے بہت تلاش اس کی
پر پائی نہ بود و باش اس کی

دیکھا نہ کہیں نشان اس کا
ہرگز نہ ملا مکان اس کا

ہر چند تلاش کو بہ کو کی
ہر عیش کدے میں جستجو کی

لیکن کہیں کچھ اثر نہ پایا
بے دید کہیں نظر نہ آیا

اس سے نہ ملے کئی برس ہم
ملنے کو لگے ترسنے ہم

اک روز ہوائے روح افزا
دم جس کا بھرے ، دم مسیحا

جنبش دہ دست و پائے تصویر
تن پرور و جاں فزائے تصویر

Marfat.com
Marfat.com

تکلیف کن سیاہ مستی
مفتی طریق سے پرستی
برباد دہ نشان توبہ
رخنہ گر خانمان توبہ

زاھد کی جو وہ ھوا ھو قسمت
کاھے کو رھے ھوائے جنت
اور اس پہ وفور ابر و باراں
ھنگامۂ عید بادہ خواراں

ابر و گل و سبزہ سب طرب ریز
افلاک و زمیں ، سرور انگیز
بس دیکھ کے اس گھڑی کا عالم
اپنے نہ تھے اختیار میں ھم

کھینچا ھی ھوا نے دامن دل
بھڑکی تپ شوق گلخن دل
جی چاھا کہ سیر دشت کیجے
ھے ابر شراب ناب پیجے

دل میں ھوئی اپنے جائے صحرا
زنجیر بنی ھوائے صحرا
آخر ھوئے مضطرب شتاباں
لے ھی گئی الفت بیاباں

دیکھیں تو کچھ اور ھی ھے عالم
صحرا بھی نہیں بہشت سے کم
رخسار زمیں پہ سبزہ ھر سو
ریحان خط عذار گل رو

Marfat.com
Marfat.com

از بس کہ ہے سبزہ جلوہ آرا
ہے خاک طلسم چرخ خضرا

یوں سبز گیاہ جاں فزا ہے
گویا خط یار دل ربا ہے

کیا یوں جو ہے جوش سبزہ بے حد
ہر جائے ہے معدن زمرد

خود رو گل دشت کیسے کیسے
شاید کہ بہشت میں ہوں ایسے

ہر رنگ کے گل جو ہیں نمودار
صحرا کی زمیں ہے صحن گل زار

ہے سرخ تو رشک لالہ و گل
ہم رنگ سرشک خون بلبل

جام مے لالہ گوں سے فائق
داغ آتش جلوۂ شقائق

ہے کوئی اگر سیاہی مائل
سو دیدۂ اہل حسن کا تل

ہے زرد تو نور چشم گل زار
یا جلوۂ حسن عاشق زار

اور ہے جو سپید تو وہ دل خواہ
جیسی شب ہجر کی سحر ده

ہم جلوۂ دلبر سمن فام
جاں سوز نجوم آب اندام

ان پھولوں سے ہے زمیں جو رنگیں
صحرا ہے نگار خانۂ چیں

Marfat.com
Marfat.com

شرما کے ہے بید سے نگوں سر
فوارۂ آب ''حوض کوثر''
گر دشت نہیں ہے غیرت باغ
ہے لالے کے دل میں کس لیے داغ
سنبل کو یہ پیچ و تاب کیوں ہے
احوال چمن خراب کیوں ہے
ہنگامۂ سیر کس قدر گرم
گل گشت میں شیخ شہر سرگرم
اس وقت کہ لطف آسماں تھا
ہم پر یہ سپہر مہرباں تھا
میں محو تجلی تماشا
ہر سمت روانہ بے تحاشا
تھے مائل عیش و شادمانی
دم دیتی تھی ہم پہ زندگانی
قسمت نے وہاں بھی غم دیا ہائے
یہ بخت زبوں نے کیا کیا ہائے
اک اور ہی تازہ گل کھلایا
یعنی وہ جوان یاد آیا
تھا آب جو زیر کاہ پنہاں
غم عین سرور میں ہوا واں
تھی سیر کہاں کی کیا تماشا
کچھ اور ہی پھر تو تھا تماشا
وہ سبزہ کہ باعث طرب تھا
وہ گل کہ نشاط کا سبب تھا

Marfat.com
Marfat.com

وہ ھی مرے حق میں سم ھوا پھر
وہ ھی سبب الم ھوا پھر

تھی برق جو موجب تبسم
اور موجۂ ابر کا تلاطم

ھے ھے پھر اُسی نے جی جلایا
ھے ھے پھر اُسی نے خوں رلایا

طغیان سرشک چشم گریاں
غارت گر خانمان[1] طوفاں

نالیدن رعد آہ و زاری
آتش دہ برق بے قراری

تھے غم جو ٹلے پئے تماشا
سو آپ ھی بن گئے تماشا

القصہ بہ تنگ آ گیا دل
ھرگز نہ کسی طرح لگا دل

روتے ھوئے ھم چلے وھاں سے
دو چار قدم چلے وہاں سے

بے طرح قلق نصیب جاں تھا
گھر آنے کا ھوش پھر کہاں تھا

بے تاب ھو بے خبر چلے راہ
لی جوش جنوں میں اور ھی راہ

گمراھی ھر ایک دم بڑھی تھی
گمراھی تھی کہے کو خضر تھی

---

۱ - نسخۂ اول [illegible]
اور نسخۂ [illegible]

دیکھو تو یہ بخت کی رسائی
گم راہی نے کی یہ رہ نمائی[1]

یعنی اسی حالت قلق میں
وارد ہوئے دشت لق و دق میں

کیا دشت کہ رشک دشت مجنوں
جس سے کہ ہو کربلا کا دل خوں

لب ریز بہار صد جنوں تھا
ہر سنگ وہاں کا بے ستوں تھا

ہر نخل بہ دل صاحب دق
ہر موجۂ باد آہ عاشق

ہر نغمۂ طائران صحرا
جوں نالۂ[2] قیس وحشت افزا

ہر برگ درخت چہرۂ زرد
ہر چشمۂ[3] طلسم چشم پر درد

اک شخص بہت خراب و خستہ
چہرے پہ غبار غم نشستہ

بیٹھا تھا وہ جا نشین مجنوں
حیران و ملول و خوار و محزوں

---

۱ - ''یہ'' نسخۂ طبع ششم (صفحہ ۲۹۸) میں اور ''نے'' نسخۂ طبع اول اور دوم (۳۲۴، ۲۰۶) میں - (مرتب)

۲ - ''نالہ'' نسخہ طبع اول اور دوم میں - ''نالۂ'' طبع ششم (صفحہ ۲۹۸) میں - (مرتب)

۳ - ''چشمہ'' نسخہ طبع اول اور دوم میں - ''چشمۂ'' طبع ششم (صفحہ ۲۹۸) - میں (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

کیا تن تہہ خاک ، اللہ اللہ
کیا صورت پاک ، اللہ اللہ

یہ جلوۂ حسن ناتوانی
زیبا اُسے لاف لن ترانی

تشریح کا صفحہ وہ تن زار
ہر ہر رگ و پے غرض نمودار

کیا جبہہ سے نور عشق تاباں
مسجود[1] سرآمد خراباں

لٹکے ہوئے سر سے بال اُس کے
تھے ضعف سے کیا وبال اُس کے

کرتے تھے بیاں وہ خم بہ خم بال
سب جان کے پیچ و تاب کا حال

وہ موئے سیہ شب جدائی
ہاں ہجر کی رات سر پہ آئی

وہ بال کہ زیب بخش سر تھے
آلودۂ خاک اس قدر تھے

بس یک سر مو کو جو ڑیے در
پیدا ہو وہیں زمین دیگر

سر پر کئی داغ یوں نمودار
جوں لالہ ہو زیب بخش دستار

---

۱ - ''مسجود و سرآمد خراباں'' [illegible]
نسخۂ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) [illegible]
سرآمد خراماں'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

سب حال جبیں کی چیں سے ظاہر
قسمت کا لکھا جبیں سے ظاہر

حیران سا چہرہ آئنہ وار
منھ زرد بہ رنگ زعفران زار

دود دل و متہم بہ گیسو
ناخن کی خراش و نام ابرو

آنکھیں سبب سر شک گل گوں
جوں جام سر شہید پر خوں

مژگان ، موے سر شہیداں
یا خار کہ دل میں تھے وہ پنہاں

اب آنکھوں میں اشک جو بھر آئے
وہ گریے کے ساتھ باہر آئے

ظاہر رخ مردمک سے ہے غم
ہے ان کو مگر کسی کا ماتم

ہیں ورنہ سیاہ پیرہن کیوں
ہیں دست مژہ سے سینہ زن کیوں

پر غم ہے تو ان کو کس کا ہے غم
ماتم ہے تو کس کا ہے یہ ماتم

جاری ہے جو متصل سدا خوں
شاید دل زار کا ہوا خوں

بے وجہ کہاں یہ ماجرا ہے
یوں بھی یہ قلق کہیں ہوا ہے

ہے کچھ تو کہ ہے کچھ اور ہی طور
کچھ تو ہے کہ ہے نظر ہی کچھ اور

Marfat.com
Marfat.com

اللہ ری نگاہ حسرت آلود
دل خوں کن آہ حسرت آلود

انداز نگاہ چشم حیراں
جوں طرۂ خم بہ خم پریشاں

وہ کان کہ دو جلاجل غم
وہ کن کہ برگ نخل ماتم

لخت دل چاک گوشوارہ
''صدبرگ'' عذار پارہ پارہ

بینی تھی کہ شمع بزم ماتم
لب یا سہ غرۂ[1] محرم

سبزہ سر پشت لب نمایاں
جوں سبزۂ تربت شہیداں

اک داغ سیاہ خال سا تھا
یہ لطف فغان شعلہ زا تھا

آہوں سے جو ٹپکے متصل خوں
لب ہو رہے لالہ رنگ و دل خوں

سرگرم فغاں وہاں کہاں تھا
سوراخ نے گلو دہاں تھا

دنداں ترے وہ وقت لب بہ [illegible]
یا زخم میں ریزہ ہائے الماس

خنجر تھا الٰہی یا زباں تھی
خنجر سے زیادہ تر رواں تھی

---

۱ - ''غرۂ'' طبع اول (صفحہ [illegible]) ''[illegible]'' طبع دوم و ششم (صفحہ ۲۰۷، ۲۹۹) میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

تھی یا کوئی تیغ آتشیں دم
یا شعلۂ آتش جہنم

تھا سیب ذقن تو سیب تھا وو
جو سوکھ کے زرد ہو گیا ہو

گردن کہ مئے الم کا مینا
تھی جس میں لہو کی گھونٹ صہبا

کیا دست خفا گلو سے چسپاں
عریانی کے جامے کا گریباں

امید بغل[1] وصال جاناں
آغوش کشادہ ، چشم حیراں

داغ اس کے زبس مثال گل تھے
تھے ہاتھ کہاں ، نہال گل تھے

پوچھے تھے جو اشک چشم پرخوں
جوں دست نگار پنجہ گل گوں

اس سوختہ دل کا تھا وہ پنجہ
یا نخل چنار کا وہ پنجہ

کیا دولت سوزش دروں گرم
ہاں پنجۂ مہر سے فزوں گرم

زخموں سے جو خون دل ہے جاری
تھمتا نہیں متصل ہے جاری

ہر زخم سے کیا بہار خوں ہے
سینہ نہیں آبشار خوں ہے

---

۱۔ "بغل" نسخہ اول و دوم (صفحہ ۳۲۶ ، حاشیہ صفحہ ۲۰۷) میں "اجل" نسخۂ ششم (صفحہ ۳۰۰) ۔ مرتب

Marfat.com
Marfat.com

سینے میں زبس نہاں ہے آتش
یہ بال نہیں دھواں ہے سرکش

کاہش سے یہ حالت تن زار
پہلو کے سب استخواں نمودار

ہے فرق جو استخواں میں باہم
تشبیہ بتائیں اس کی کیا ہم

ہے قید میں مرغ جان غم ناک
پہلو ہے قفس، یہ اس کے ہیں چاک

تھی پشت خمیدہ یا کہاں تھی
تھا تیر کہ آہ خوں چکاں تھی

دل سینے میں تھا زبس کہ مضطر
رعشے کا سا تھا خلل بدن پر

اس دل کو کہوں میں کیونکہ سیماب
سیماب کہاں ہے ایسا بے تاب

ہاں کہیے تو مرغ نیم بسمل
پر اس کا کہاں یہ مضطرب دل

وہ جوش قلق پہ اپنے گر آئے
دو چار گز آپ شاید اڑ جائے

اس کی تپش اک جہاں ہلا دے
ہر زلزلہ آسماں ہلا دے

لاغر تھا یہ جسم کس ادا سے
پڑتے تھے کمر میں بل ہوا سے

پیشانی چیں نہ کمر تھی
تھی نہ کسی کی نا کمر تھی

Marfat.com
Marfat.com

وہ ناف کہ بحر غم کا گرداب
وہ ناف کہ چشم جان بے تاب

یوں دیدۂ جاں سدا جو وا ہے
کیا راہ اجل کی دیکھتا ہے

کہتا ہے حجاب چپ ہی رہنا
یہ حرف نہ[1] گفتنی نہ کہنا

پھرتی نہیں کام میں زباں کچھ
ہے مہر دہن حجاب یاں کچھ

چپ خامشی کی یہ جا ہے مومن
انگشت بہ لب حیا ہے مومن

سربازیوں کا جو دل میں ہے دھیان
ہے زانو و فرق، گوے و چوگاں

یہ ساق کا حال ضعف سے ہے
ہے سلسلۂ گراں رگ و پے

صحرا کے چبھے جو پاؤں میں خار
اور پشت سے پھر[2] ہوے نمودار

یہ حال یہ رنگ پشت و پا کا
جیسے کہ ہو خار پشت صحرا

پاؤں کے جو پھوٹے خام چھالے
اور اس سے بہے لہو کے نالے

اور اس سے جو پاؤں تر ہوا ہے
عالم عجب اک بہار کا ہے

---

۱ - نسخۂ نول کشور طبع ۱۸۷۶ع (صفحہ ۲۰۸) میں "نہ" نہیں ، [illegible] - (مرتب)
۲ - [illegible] پھر ؟ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

جیسے کہ حنائی یار کا پاؤں
خوش رنگ کسی نگار کا پاؤں

بہ حالت قامت خمیدہ
جیسے شجر خزاں رسیدہ

وہ قامت خم، الم فزا یوں
جوں بید سر مزار مجنوں

دیکھا جو نگاہ غور سے خوب
واللہ وہی جوان مطلوب

پر اور ہی طور ہو گیا کچھ
تھا اور کچھ اور ہو گیا کچھ

نے ہوش نہ آشنا شناسی
نسیان جنوں سے بے حواسی

جوں ابر نہایت اشک باری
جوں رعد بہ شدت آہ و زاری

ہر آہ کہ لب پہ ہے سر ساز
دیپک کا ہے نغمۂ جنوں خیز

جو نالہ کہ زینت زباں ہے
جوں نوحۂ مرگ نوجواں ہے

القصہ سنا جو کان دھر کے
سمجھے جو بہت خیال کر کے

نالہ نہیں، حرف درد و غم ہے
افسانۂ الفت صنم ہے

---

۱ - نسخۂ نول کشور طبع سنہ ۱۹۳۰ع (صفحہ ۲۰۱) میں "چوں" ہے -

Marfat.com
Marfat.com

ایام گزشتہ کا بیاں ہے
مذکور محبت بتاں ہے

ہے ورد زباں غم نہانی
ہے حالت دل کی قصہ خوانی

یعنی ہے زبس تصور یار
ہے یار سے یوں وہ گرم گفتار

اے جلوۂ برق خانماں سوز
اے شعلۂ آتش جہاں سوز

اے طعنہ زن فسوں نگاہاں
اے موجد قتل بے گناہاں

اے غارت جان و جان مومن
اے آفت خانمان مومن

اے دل بر و دل ربائے دلدار
اے کافر بے وفائے عیّار

اے محرم و محرم تمنا
اے ہمدم و ہم دم مسیحا

اے سپہر عروج کج ادائی
اے ماہ بروج بے وفائی

اے نقش و نگار مسکن حسن
اے تازہ بہار گلشن حسن

اے نورس بوستان خوبی
تجھ پر سے نثار جان خوبی

اے جادوئے پرفن و فسوں ساز
بازی دہ عاشقان جاں باز

Marfat.com
Marfat.com

اے باعث قطع دست موسیٰ
اے غیرت دلبر "زلیخا"

اے داروے درد بے قراراں
اے مرہم زخم دل نگاراں

اے موجب آہ و زاری دل
اے باعث بے قراری دل

اے حوصلہ سوز چارہ سازاں
آتش زن آرزو گدازاں

کب تک یہ ستم کے طور ظالم
کب تک یہ جفا و جور ظالم

کب تک یہ ستم گری کا شیوہ
کچھ عیب ہے دل بری کا شیوہ

کیوں بھاتے ہیں اتنے جور تجھ کو
آتا نہیں کیا کچھ اور تجھ کو

کیوں رنج پسند غم کشوں کا
کیا یہ ہی ہنر ہے مہ وشوں کا

یا ہے ترے زعم میں وفا عیب
ہے بھی تو سنیں[1] ہے اس میں کیا عیب

کیا تو ہی جہاں میں مہ جبیں ہے
آخر کوئی اور بھی حسیں ہے

ہیں اور بھی لوگ واقف ناز
اوروں میں بھی ہیں ترے سے انداز

---

۱ - "سنیں" طبع اول (صفحہ ۳۲۹) اور نسخہ نول کشور ۱۸۷۶ء حاشیہ (صفحہ ۲۰۹) میں - طبع ششم ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۰۲) میں "نہیں" ہے (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

رکھتے ہیں جہاں میں اور بھی آن
اوروں پہ بھی لوگ دیتے ہیں جان

مرتے نہیں تم پہ کچھ سبھی تو
عشاق ہیں آخر ان کے بھی تو

تم سا نہیں کوئی شوخ جلاد
کرتا نہیں کوئی ایسی بے داد

یہ تم نے نئی طرح نکالی
معشوقی ہے آپ کی نرالی

ہر ناز و ادا ستم گری ہے
عاشق کشی آہ دلبری ہے

جو جو کہ ستم کیے ہیں تم نے
جو داغ مجھے دیے ہیں تم نے

جو تم نے بنائی میرے جی پر
یہ ظلم کوئی کرے کسی پر

در پیش یہی ہو گر سبھی کو
چاہے کوئی کاہے کو کسی کو

دیکھو تو نگاہ غور سے خوب
لیلیٰ بھی تو تھی کسی کی محبوب

مجنوں سے تھے کیا سلوک اس کے
ایسے ہی تھے یا سلوک اس کے

شیریں کہ وہ موجب جفا ہے
مشہور جہاں میں بے وفا ہے

وہ بھی تو نہ تھی ستم گر ایسی
پہنچی سر کوہ کن پہ کیسی

Marfat.com
Marfat.com

شیون کیے بعد مرگ کیا کیا
پر کیا کرے ، چارۂ قضا کیا

سب کرتے ہیں پاس یار صادق
ہوتا ہے سبھی کو درد عاشق

ہوتی ہے جو گرم نالہ بلبل
کرڈالے ہے چاک پیرہن گل

ہے سرو کے دل میں جائے قمری
سر رکھے ہے زیر پائے قمری

پروانہ جو دے ہے شمع پر جان
ہوتا ہے نثار شمع ہر آن

وہ بھی تو نہیں وفا میں کچھ کم
بن جائے ہے آپ نخل ماتم

جل جائے ہے سر سے لے قدم تک
روتی ہی رہے ہے مرتے دم تک

کتاں کا ہے چاک پیرہن کر
ہے داغ کف ، دل قمر پر

اک تم ہو کہ ہے یہ حال میرا
اور تم کو نہیں خیال میرا

پر تم بھی تو ہو گئے اب ایسے
تھے پہلے تو لطف کیسے کیسے

یہ ظلم تھے کب ، کہاں ستم تھے
کیا کیا مرے حال پر کرم تھے

تھی حد سے زیادہ مہربانی
اظہار محبت نہانی

Marfat.com
Marfat.com

مجھ بن نہ کبھو طعام کھانا
ہم راہ ھی بس مدام کھانا
ھر رات کو میرے ساتھ سونا
اک لحظہ کبھی جدا نہ ھونا

سم تنہا تمھیں مے کا جام مجھ بن
مے جانتے تھے حرام مجھ بن
تھے لطف و کرم یہی ہمیشہ
دل داری و دل دھی ھمیشہ

بس دیکھ کے مسکرا ھی دینا
الفت کو جتا کے جی ھی لینا
دزدیدہ کبھی نگہ کرتے
دل میں اسی طرح راہ کرتے

وہ بن مرے بے قرار ھونا
وہ بن مرے زار زار رونا
وہ میرے بغیر اداس رہنا
وہ بے خود و بے حواس رہنا

غم چین جبیں سے آشکارا
اک دم بھی فراق نا گوارا
گر کوئی گھڑی کی لگ گئی دیر
یہ فکر کہ کس لیے ھوئی دیر

بے فائدہ بے قرار رہنا
وسواس سے دل ھی دل میں کہنا
کیا دیر کا یا خدا سبب ھے
کیوں آئے نہیں وہ کیا سبب ھے

Marfat.com
Marfat.com

گھر کو نہ مرے تباہ کرنا
بے کس کی طرف نگاہ کرنا

جو تیری رضا ہو خیر الٰہی
میں جی چکی آس بغیر الٰہی

وہ دیدۂ منتظر سوے در
یا حلقۂ در وہ دیدۂ تر

بے تاب وہ گشت صحن خانہ
ساری حرکات وحشیانہ

بے طاقتیوں کا زور جاں پر
"یا قادر" و "یا قوی" زباں پر

میں آیا جو، تن میں جان آئی
دیکھا تو نظر میں آن آئی

کس لطف سے منہ کو دیکھے رہنا
کس ناز سے غصے ہو کے کہنا

کیوں دیر لگی تمہیں، کہاں تھے
جاؤ وہیں، اب تلک جہاں تھے

تشریف شریف جلد لائے
یاں کدھر کو اب بھی آپ آئے

اب اور طرف ہے دل تمہارا
اب ہے یہاں نہ گوارا

لگتا نہیں اب یہاں ذرا جی
بیزار یہاں سے ہو لیا جی

اب میری نہیں ہے راہ دل میں
ہے اور کسی کی چاہ دل میں

Marfat.com
Marfat.com

اب کاہے کو ہے وہ اگلی سی بات
یا رہتے تھے میرے پاس دن رات
یا[1] آنے لگے کبھے کبھے تم
ویسے نہیں مجھ سے اب رہے تم

ہے یاد وہ رات دن کی صحبت
آپس کی وہ الفت و محبت
پہروں ہی گلے سے لپٹے رہنا
یہ رنج نزاکتوں پہ سہنا

لب سے مرے لب ملائے رکھنا
بازو سے وہ سر اٹھائے رکھنا
وہ سینے پہ لیٹ کے ستانا
مطلب کے سخن پہ روٹھ جانا

وہ صلح ادھر ، ادھر لڑائی
ووں ہی خفگی ، وہیں صفائی
وہ منھ میں زباں کی لذتیں ہائے
ظاہر حرکت سے رغبتیں ہائے

اپنا جو ہوا کچھ اور ارادہ
جی چاہا کچھ اس سے بھی زیادہ
پھر کیا ہی ادا سے کج ادائی
کس ناز سے کرنی[2] ہا تھا پائی

---

۱ - نسخہ مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۹۳۱ء (صفحہ ۳۰۵) میں ''یاد'' غلط ہے - (مرتب)
۲ - نسخہ طبع اول (ص ۳۳۲) اور نول کشور کانپور ۱۸۷۶ء (صفحہ ۲۱۱) میں ''کرتے'' اور نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۰۵) میں ''کرنی'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

وہ ہاتھ کو رکھ کے جوش انکار  
(۱) - - - - - -

وہ ہاتھ کو دم بہ دم جھٹکنا  
وہ تکیے پہ سر کو دے پٹکنا  
آہستہ لگی آہ لاتیں  
حیلے کی وہ کیسی کیسی باتیں

وہ ہاتھ کو زور سے چھڑانا  
وہ ہو کے پتنگ کاٹ کھانا  
ہر جائے کی چٹکیاں وہ لینی  
آزردہ ہو ، گالیاں وہ دینی

وہ نیچے پڑے ہی تلملانا  
قابو سے تڑپ کے نکلے جانا  
وہ جی سے پتنگ ہونے لگنا  
کچھ بس نہ چلا تو رونے لگنا

وہ چیں بہ جبیں ہو کے کہنا  
کن بے کسیوں سے رو کے کہنا  
ہے تم کو تو یہ ہی شغل دن رات  
اچھی نہیں لگتی مجھ کو یہ بات

بھرتا ہی نہیں ہے جی ترا بس  
کرتا ہی نہیں ہے تو کبھی بس  
اتنا تو نہ چاہیے ستانا  
ہر شام سے صبح تک جگانا

---

۱ - مصرع [illegible] ذوق [illegible] [illegible] حذف  
کر دیا گیا - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

اس ظلم کا کچھ ٹھکانا بھی ہے
آخر کسی اور کے بھی جی ہے

یہ ظلم اٹھائے کوئی کب تک
آ پہنچی ہے اب تو جان لب تک

کیا جان ہی لینے کی ہے جی میں
ہے فائدہ کچھ نہیں اسی میں

منظور یہی ہے گو تو کہہ دو
گر جان ہی لینی ہے تو لے لو

ہاں ہاں تری بات اب میں سمجھی
ہے بات یہی قسم خدا کی

چاہے ہے تو یہ کہ اس کو موت آئے
مر جائے یہ اور مری بلا جائے

پھر اور کسی سے دل لگاؤں
آنکھ اور ہی شوخ سے لڑاؤں

ہیں کیا ہی سلوک عاشقانہ
یہ رہ گئی الفت زمانہ

بے رحم تو اب تو مجھ کو دے چھوڑ
بس چھوڑ خدا کے واسطے چھوڑ

اتنا نہ ستا کہ جی ہی جائے
فرصت دے کہ جان میں جان آئے

بے زاری میں اس کا لطف کیا ہے
آسو رہیں وقت خواب کا ہے

ہے یاد وہ دوستی کا عالم
وہ شوخی و دل بری کا عالم

Marfat.com
Marfat.com

کس لطف سے چھیڑتی ستاتی
گدگدیوں سے خوب سا ہنساتی

ہو جاتا میں ہنستے ہنستے بے دم
آتیں[1] مجھے ہچکیاں بے[2] دم

کہتی کسی نے تمھیں کیا یاد
آتیں نہیں ہچکیاں سوا یاد

ہاں کس نے کیا ہے یاد بولو
ہے کون تم اس کا نام تو لو

لاتا گل و عطر میں کبھی گر
فرماتی یہ مجھ سے مسکرا کر

یہ گل تو عمل کیا ہوا ہے
یہ عطر فسوں پڑھا ہوا ہے

یہ سونگھوں نہ میں نہ یہ لگاؤں
ممکن نہیں تیرے دم میں آؤں

جب دیکھتی تھی مجھے غمیں گر
پاتی تھی کبھی جو چیں جبیں پر

کہتی تھی کہ آج خیر تو ہے
کیسا ہے مزاج خیر تو ہے

کس واسطے تم اداس سے ہو
کس سوچ میں بے حواس سے ہو

کیا کس سے ہوا خلاف مرضی
کچھ میں نے کیا خلاف مرضی

---

۱ – "آئیں" نسخ اول و دوم – [illegible]

۲ – "ہچکیاں بے دم" نسخ اول [illegible] (...)
"ہچکیاں بھی بے دم" طبع سوم (صفحہ ۳۰۶) میں (مرتب)

کیا مجھ سے خفا ہو سچ کہو تم
کس واسطے یوں آداس ہو تم

اچھا نہیں بند غم میں رہنا
جانے بھی دو فکر، مانو کہنا

ہنس بول کے قید غم سے چھوٹو
کیا بات ہے کچھ تو منہ سے پھوٹو

کہتا میں کہ بات کچھ نہیں ہے
کچھ آپ ہی آپ دل غمیں ہے

کہتی تھی کہ[1] مجھ سے بھی چھپاؤ
کچھ بات نہیں قسم تو کھاؤ

کہتا میں قسم تمھاری جاں کی
تم سے کوئی بات کب نہاں کی

گر کچھ ہو تو ماجرا کہوں میں
کچھ بات نہ ہو تو کیا کہوں میں

کہتی کہ قسم دروغ کھائی
تم نے مری جاں کی سہل جانی

ایسی مری جان ہے کہاں کی
کیوں کھاؤ قسم نہ اپنی جاں کی

ہیں یاد وصال کی وہ راتیں
ہیں یاد وہ شوخ شوخ باتیں

آئینے کو رکھتی آگے لا کر
اور کہتی یہ منہ سے منہ ملا کر

---

۱ - ''کہ نہ'' نسخۂ نول کشور طبع ششم ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۰۷) میں لیکن نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ء (صفحہ ۲۱۲) میں ''تھی کہ'' (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

لو دیکھو ذرا کرو خود انصاف
ہم دونوں میں کس کا رنگ ہے صاف

ہے دونوں میں کون خوب صورت
ہے دونوں میں کون ماہ طلعت

پھر اپنے غرور میں جو آتی
خاطر میں کسی کو بھی نہ لاتی

خود بینی سے ہوش میں نہ رہتی
آئینے کو پھینک مجھ سے کہتی

دیکھو تو بہ غور چشم بد دور
یوسف کہ ہے وہ جہاں میں مشہور

کیا اُس کی بھی صورت ایسی ہی تھی
کیا اُس کی بھی طلعت ایسی ہی تھی

کیا اس کے بھی ایسے ہی تھے گیسو
خم دار و سیاہ و عنبریں مو

کیا ایسا ہی حسن تھا ، نہ ہوگا
یہ حسن کبھی ہوا نہ ہوگا

مانا بھی کہ یہ ہی رنگ رو تھا
ایسا ہی وہ چہرۂ نکو تھا

اور ایسے ہی موئے مشک بو تھے
ایسے ہی خمیدہ مو بہ مو تھے

پر اس میں یہ بات تو نہ ہوگی
کیوں میری سی گات تو نہ ہوگی

یہ چشم سیاہ تو نہ ہوگی
یہ شوخ نگاہ تو نہ ہوگی

Marfat.com
Marfat.com

یہ خوش سخنی کبھو نہ ہوگی
یہ گرمی گفتگو نہ ہوگی
پامال روش جہاں نہ ہوگا
ایسا تو خرام ہاں نہ ہوگا
یہ فتنہ فزا چلن نہ ہوگا
ہر بات میں بانکپن نہ ہوگا
ایسی تو نہ ہوگی عشوہ باری
ایسی تو نہ ہوگی طرح داری
ایسی تو نہ ہوگی جامہ زیبی
ایسی تو نہ ہوگی دل فریبی
ایسی تو شرارتیں نہ ہوں گی
یہ گرم اشارتیں نہ ہوں گی
یہ غمزۂ فتنہ گر نہ ہوں گے
یہ ناز نہ ہوں گے پر نہ ہوں گے
گر فندق پا پہ رنگ آیا
ایسا کہ بس اپنے جی کو بھایا
کس رنگ سے اور رنگ لانا
کس ناز سے مجھکو بھی دکھانا
ٹھکرا مرے سینے کو کہا یوں
رنگین ہے باندھ لو یہ مضموں
ہے یاد وہ عالم ملاقات
ہے یاد وہ شوخی اشارات
میلان جو ہوا معاشرت کا
دھیان آ ہی گیا ۰۰۰۰۰ کا

Marfat.com
Marfat.com

بس خواہش دل سے رہ نہ سکنا
اور پاس حیا سے کہہ نہ سکنا

پھر کیا ہی شرارتوں سے کہنا
پردے میں اشارتوں سے کہنا

انگڑائی کبھی تو ہنس کے لینی
چلمن کبھی آٹھ کے چھوڑ دینی

ہیں وعدے ہوئے تھے جو ہم یاد
ہے کچھ بھی وہ قول اور قسم یاد

کہتی تھی مجھے قسم خدا کی
سوگند حبیب کبریا کی

گر دیتی ہوں اس میں دم میں تجھ کو
ہو تیغ علی کی مار مجھ کو

اب دل نہیں میرا، میرے بس میں
جو تجھ کو یقین ہوں وہ قسمیں

ہے مصحف رو کی اپنے سوگند
اس روئے نکو کی اپنے سوگند

اپنے مجھے ناز کی قسم ہے
تیرے ہی نیاز کی قسم ہے

وہ رخ کہ ہے رشک لالۂ باغ
وہ سینہ کہ میرے غم سے ہے داغ

وہ طرۂ عنبریں کسی کا
وہ دود دل حزیں کسی کا

وہ رحم کسی کا [illegible] میرا
وہ درد کسی کا [illegible] میرا

Marfat.com
Marfat.com

وہ دل کہ کسی کا مبتلا ہے
وہ جان کہ مجھ پہ سے فدا ہے
وہ آہ جسے نہیں ہے تاثیر
وہ جرم ہے جس کی قتل تعزیر

وہ حال کہ جس پہ رحم آوے
وہ درد کہ جس سے جی ہی جاوے
وہ دیدہ کہ خوں فشاں سدا ہے
وہ نالہ کہ پایہ عرش کا ہے

وہ دن کہ ہے رشک روز محشر
وہ شب مری زلف سے سیہ تر
شام غربائے سر بہ سر غم
صبح دھم مہ محرّم

لب تشنگی حسین و عباس
امواج فرات و شرم الیاس
بے داد ستم گران بد کیش
فریاد ستم کشان دل ریش

تاب و تب آتشیں فسانہ
سوز دم سرد بے کسانہ
ان سب کی مجھے ہزار سوگند
سوگند ہزار بار سوگند

ہے تجھ سے مجھے دلی محبت
گو تجھ کو نہ ہو مری محبت
اور جیسا کہ تجھ کو چاہتی ہوں
تو دیکھیو کیا نباہتی ہوں

Marfat.com
Marfat.com

مجھ کو تری جان کی قسم ہے
جس وقت تلک کہ دم میں دم ہے

ایسی ہی رہے گی آشنائی
آتی نہیں مجھ کو بے وفائی

اس میں نہیں فرق یک سر مو
یہ بات یقین جانیو تو

جھوٹی نہیں میں کہ راست گو ہوں
گر اس میں، میں کچھ بھی جھوٹ بولوں

سب قہر خدا کسی پہ ٹوٹیں
آنکھیں مری سامنے کی پھوٹیں

سچ جان کہ دل سے ہے تری چاہ
واللہ باللہ ثم باللہ

کہتا میں اگر کہ جھوٹ ہے سب
تم لوگ کسی کے ہوتے ہو کب

معشوقوں نے کس سے کی وفا ہے
ان قسموں کا اعتبار کیا ہے

تم لاکھ کہو پہ میں نہ مانوں
ہرگز تمھیں با وفا نہ جانوں

باتیں یہ بنانے کی ہیں ساری
دو روز کی چاہ ہے تمھاری

باتیں لگیں! مجھ سے بھی بنانے
اس سے کہو، تم کو جو نہ جانے

---

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

جس روز کہ بگڑیں میری جاں تم
بس خیر کہاں میں اور کہاں تم
پھر پوچھنے کی نہیں مری بات
سننے کی نہیں ، کہیں مری بات
ہوگا یہ کرم نصیب دیگر
اور ظلم و جفا و جور مجھ پر
کیا کیا نہ کروگی پھر جفا تم
دیتی یہ جواب ، ہو خفا تم
اے واہ رے تیری بدگمانی
اللہ رے تیری بدگمانی
تو آپ زبس کہ بے وفا ہے
اپنا ہی سا سب کو جانتا ہے
تھے جیسے کہ وہ کرم تمہارے
ہیں ویسے ہی اب ستم تمہارے
تھی جیسے کہ پہلے مہربانی
ہیں ویسی ہی اب جفائیں جانی
پر اس کا مجھے بہت عجب ہے
اس ظلم و ستم کا کیا سبب ہے
آخر وہی تم ہو اور وہی ہم
پر کیا ہے کہ اب نہیں وہ عالم
ہو کس لیے بر خلاف کہہ دو
کیا بات ہے منہ پہ صاف کہہ دو
بے وجہ غضب اور آہ ایسا
کیا مجھ سے ہوا گناہ ایسا!

Marfat.com
Marfat.com

کچھ بات تو کہیے گو ہو بہتان
کیوں ہو گئے میرے دشمن جاں

کیا جرم ہوا معاف کیجے
دل میری طرف سے صاف کیجے

پھر پھر خدا تمہارے قربان
ہو جائیے ویسے ہی مری جان

پھر خلوت خاص میں بلا لو
دل کی مرے حسرتیں نکالو

پھر مل کے شراب ناب پیجے
پھر وصل سے کامیاب کیجے

اب مجھ میں نہیں ہے تاب فرقت
کب تک میں سہوں عذاب فرقت

بے تابی دل سے لب پہ ہے جان
ہوں کوئی گھڑی کا ، دم کا مہمان

اب مرنے میں میرے کیا ہے باقی
فانی ہیں سبھی ، خدا ہے باقی

اس طرح غرض بھک رہا تھا
کچھ جوش جنوں میں بک رہا تھا

اس جوش میں اور جوش آیا
بے ہوش کو طرفہ ہوش آیا

پھر ورد زباں ''انا الصنم'' ہے
منصور سے مرتبہ نہ کم ہے

---

۱ - ''تھا'' ردیف مصرع ثانی طبع اول (صفحہ ۱۳۳) میں غلط ہے۔
(مرتب) ۔

Marfat.com
Marfat.com

بس مومن دل گداز خاموش
اب طاق ہوئی ہے طاقت جوش[1]

باقی نہیں اب تو ہم میں حالت
ہے اور ہی درد و غم میں حالت

جاری ہے ہر ایک چشم سے خوں
تھے شعر کہ نالہ ہائے موزوں

اس قصۂ غم نے جی کھپایا
اس سوز نہاں نے دل جلایا

کر ڈالا کباب سامعیں کو
آگے نہیں تاب سامعیں کو

ہر حرف ترا شرر فشاں ہے
ہے آگ کا شعلہ یا زباں ہے

زیں بیش ز سوزِ سینہ مخروش
چوں شمع خموش باش خاموش

---

۱ - ''جوش'' طبع اول و دوم (صفحہ ۳۳۹ ، صفحہ ۲۱۵) ، میں - طبع ششم (صفحہ ۳۱۱) میں ''ہوش'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

# (۳) مثنوی سوم

## قول غمیں

تازہ فغانے کہ کشیدم زدل
واں سخن غم کہ شنیدم زدل
ہست خوش افسانۂ شیریں کلام
''قول غمیں'' آمدہ سالش چو نام

۱۲۳۶ھ

## آغاز

ساقیا زہر پلا دے مجھ کو
شربت مرگ چکھا دے مجھ کو

ہاں سیہ مستی حرماں بہ نگاہ
دے وہ مے یعنی کف مار سیاہ

تلخی یاس عبادت کب تک
حسرت ذوق شہادت کب تک

کیا ذرا سودۂ الماس نہیں
سم ہلاہل ترے کچھ پاس نہیں

گر یہاں ہے تو اٹھا لا جلدی
اور نہیں پاس تو جا لا جلدی

کیا خمار خفقاں ہے ظالم
بس چلا جی تو کہاں ہے ظالم



Marfat.com
Marfat.com

بھر دے اک جام کہ مر جاؤں ابھی
بھول کر آپ میں آؤں نہ کبھی
کاسۂ عمر کا بھرنا اچھا
ایسے جینے سے تو مرنا اچھا
کاش مرجاؤں کہ چین آئے کہیں
بد دماغی سے سر زیست نہیں
کب تلک نزع کی حالت میں رہوں
کب تلک یوں ستم مرگ سہوں
کب تلک ناک میں دم آہ رہے
ورد لب نعرۂ اللہ رہے
کب تلک چشم سے خوں ہو جاری
کب تلک درد کرے دل داری
عمر برباد نہ جائے اے کاش
دل کی آئی مجھے آئے اے کاش
ہائے یہ ظلم سہا کیوں کر جائے
میں جیوں اور مرا دل مر جائے
ہو وصال اب نہ جدائی مجھ کو
آئے دشمن کی بھی آئی مجھ کو
جو کسی پر نہیں مرتا ہر گز
جینے سے جی نہیں بھرتا ہر گز
بس وہ دنیا میں ٹھہرتا ہی نہیں
میں جو مرتا ہوں سو مرتا ہی نہیں
ملک الموت بھی کیا ہے بے درد
آہ سچ ہے کہ بڑا ہے بے درد

Marfat.com
Marfat.com

تھا سوں ہوں دل کو سدا بھر کر آہ
کیسی یہ آن بنی دل پر آہ

جاں ہمہ رنج و سراپا غم ہے
رنج سا رنج ہے غم سا غم ہے

دیکھتا ہوں عجب احوال اپنا
کیا کہوں کس سے کہوں حال اپنا

درد ہجراں سے سبھی کو ہے فراغ
بات پوچھے کوئی یہ کس کو دماغ

سب[1] ہیں بے درد اُنھیں کس کا غم ہے
غم زدوں کا کسی کو کیا غم ہے

کون پوچھے ہے کسی کا احوال
جانتے ہم ہیں سبھی کا احوال

کون سنتا ہے فغان درویش
قہر درویش بہ جان درویش

کوئی ناشاد ہو یا ہو ناکام
اپنے سب خوش ہیں کسی کو کیا دم

کوئی ہم دم ہے نہ دم ساز مرا
کوئی محرم ہے نہ ہمراز مرا

کوئی اتنا نہیں جو حال سنے
متوجہ ہو کچھ احوال سنے

---

۱- یہ شعر مطابق نسخہ اول درج ہے اور نسخہ [illegible] لکھنؤ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۱۳) میں اس طرح ہے :

سب ہیں بے درد [illegible]
غم زدوں [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کوئی اتنا نہیں جو چارہ کرے
چارۂ سومن آوارہ کرے
چارہ گر ہو نہ سکے، فکر تو ہو
وصل جاناں نہ سہی ذکر تو ہو
ماجرا سن کے مرا رونے لگے
روتے دیکھے تو ذرا رونے لگے
سینۂ چاک کا گر ہو نہ رفو
ٹانک دے چاک گریباں تو کبھو
چشم خوں ریز سے خوں پاک کرے
پیرھن ساتھ مرے چاک کرے
دل ہو مضطر تو نہ آرام لے وہ
میں جو تڑپوں تو ذرا تھام لے وہ
نرم سا کچھ تہ پہلو رکھ دے
سر کو دے پٹکوں تو زانو رکھ دے
کچھ کرے بات ذرا بہلائے
جی کسی ڈھب سے مرا بہلائے
ھائے میں ڈھونڈھ کے لاؤں کس کو
ماجرا اپنا سناؤں کس کو
کون میرا مگر اپنا میں ہوں
عاشق بے کس و تنہا میں ہوں
یہ بھی مشکل ھے کہ خاموش رہوں
ہاں مگر خود ھی سنوں خود ہی کہوں
سو یہ کیوں کر ہو کہ میں ہوں بے ہوش
نے حواس اور نہ سمجھ ھے، نے ہوش

Marfat.com
Marfat.com

جو کسی کی نہ ذرا بات سنے
مجھ سے دیوانے کی کیا بات سنے

اور کہنا بھی ضروری مجھ کو
کہ نہیں ضبط و صبوری مجھ کو

سو یہ ٹھہری نہ سنے[۱] گو کوئی
کیجیے آپ پریشاں گوئی

اس تکلم سے یہ مطلب ہے مرا
جو سنے وہ ہی مخاطب ہے مرا

گو کہیں ہو وہ کسی جا ہووے
دل میں پر درد ذرا سا ہووے

ہو پہ مجھ سا وہ، نہ ہو دیوانہ
تا سنے سمجھے مرا افسانہ

اس کو پہنچا ہو جدائی کا درد
تا وہ جانے کہ ہے اس میں کیا درد

ماجرائے غم حرماں سمجھے
سرگزشت شب ہجراں سمجھے

بات کچھ میری زبانی سن لے
غور سے ساری کہانی سن لے

سب مضامین و معانی سوچے
مطلب راز نہانی سوچے

نہ کہانی نہ یہ ہے افسانہ
داد و بے داد ہے مظلومانہ

---

۱- نسخہ مطبوعہ اول [illegible]

نہیں اشعار یہ ہیں نالے کئی
سوزش دل کے ہیں تبخالے کئی
مظہر حسرت و حرماں ہے یہ
باعث عبرت یاراں ہے یہ
یعنی اک شوخ پہ ہم مرتے تھے
صدقے دل ، جان فدا کرتے تھے
اور وہ سر دفتر ارباب جفا
جس میں الفت نہ مروت نہ وفا
حرف بد گو کو بھلا جانے وہ
بے ادائی کو ادا جانے وہ
بے گنہ مجھ کو ستایا اس نے
اف نہ کی تو بھی جلایا اس نے
ہر طرح دل کو مرے داغ دیا
خاک کی مجھ سے کہ جی خاک کیا
دیکھی کیا کیا نہ تباھی میں نے
مدتوں تو بھی نباھی میں نے
پھر تو یک بارگی صحبت بگڑی
ہم میں اور ان میں قیامت بگڑی
ایسی بگڑی کہ صفائی نہ ہوئی
نہ ہوئی ترک لڑائی نہ ہوئی
خفگی پھر کسی صورت نہ گئی
نہ گئی دل سے کدورت نہ گئی
کب منایا کہ کہیں وہ نہ منے
بن بگاڑے نہ بنے پر نہ بنے

Marfat.com
Marfat.com

چندے اس غم میں برا حال رہا
کیا کہوں آہ کہ کیا حال رہا

کچھ غم و غصہ لڑائی کے سبب
اس ستم گر کی جدائی کے سبب

کچھ پشیماں کہ کیوں کی تھی چاہ
اس کا انجام نہ کیوں سمجھے آہ

اور جو چاہا تھا چھپایا ہوتا
عشق اتنا نہ جتایا ہوتا

جور صدہا نہ اٹھائے ہوتے
ناز بے جا نہ اٹھائے ہوتے

یوں نہ سہنی تھی جفائے بے ہم
یوں نہ کردینا تھا خوکر بہ ستم

اور کیا تھا تو یہ لڑنا کیا تھا
خو بگاڑی تو بگڑنا کیا تھا

گہ یہ جی میں کہ اب پھر ملیے
بے سبب قصہ ہے سب پھر ملیے

وہم سے دل پہ قیامت ناحق
کچھ ندامت سے[1] ندامت ناحق

سخت ناکردہ خطا کی خجلت
بدلہی بیجا کی خجلت

الفت و مہر نہ ماندہ پہ نگاہ
ان خیالات سے احوال تباہ

---

۱ - "سے" طبع اول اور دوم (ص ۳۴۳ ، حاشیہ ص ۲۱۷) میں "ھی" نسخہ طبع ششم (ص ۳۱۵) میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

پر ذرا جینے کا کچھ طور بھی تھا
ان خیالوں میں خیال اور بھی تھا
دھیان میں جور بھی آ جاتے تھے
ستم کردہ بھی یاد آتے تھے
صبر بھی شکل دکھا جاتا تھا
دل نہ ملنے پہ بھی آ جاتا تھا
اشک بھی آنکھوں سے کم بہتے تھے
جان و آرام بھی مل رہتے تھے
خار و پہلو میں بگڑ جاتی تھی
دست و زانو میں بگڑ جاتی تھی
دشنہ گردن سے خفا ہوتا تھا
سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا
شاد و خرم بھی ذرا ہوتے تھے
ھنسنے لگتے بھی تھے گو روتے تھے
دل پہ گہ ھاتھ بھی دھر دیتے تھے
کسی سے بات بھی کر لیتے تھے
کئی دن میں ہوا غم اور بھی کم
پھر ذرا اور بھی کم، اور بھی کم
پھر تو وہ خبط وہ سودا ھی گیا
دل بیمار بحال آ ھی گیا
رنگ فتنہ نے جھلک دکھلائی
منھ پر اک سرخی کی تہہ سی آئی
آتش شوق کی حدت نہ رھی
ناتوانی کی وہ شدت نہ رھی

Marfat.com
Marfat.com

زخم کاری ہوے آخر ناکام
آ گیا جوش تپش کو آرام
سخت جانی کا گلہ دل پر شاق
حسرت وصل نہ اندوہ فراق
نہ سبک سر میں گراں جانی سے
کر پشیماں تو پشیمانی سے
نالہ و آہ و فغاں کچھ نہ رہا
رنج کا نام و نشاں کچھ نہ رہا
اب شب و روز مسرت کا خروش
انبساط و طرب و عیش کا جوش
یاروں میں ہنسنے کا غل آٹھ پہر
وقف لب خندۂ گل آٹھ پہر
زمزمہ ساز بہ رنگ بلبل
نغمہ پرداز بہ رنگ بلبل
نغمہ سنجی و خوش الحانی و بس
شعر گوئی و غزل خوانی و بس
رات دن ہنسنے ہنسانے کی بات
یاروں سے ملنے میں صرف اوقات
آشناؤں میں سدا گھر میں کبھی
نہ وہاں وہ وہاں وہ وہاں

Marfat.com
Marfat.com

## مشاہدۂ خوش حرکاتے پس چلون و رسیدن
## بہ عشرت کدۂ رشک چمن

ایک دن جاتے تھے اک یار کے پاس
یار غم‌خوار و وفادار کے پاس

راہ میں طرفہ تماشا دیکھا
غرفہ و بام دل‌آرا دیکھا

آگے اس غرفے کے چلون ہے پڑی
پس چلون کوئی عورت ہے کھڑی

محو نظّارۂ رنگ بازار
نا گہاں ہوگئی وہ مجھ سے دو چار

کہ وہ چلون کا ذرا تھا پردہ
گرچہ تھا پردہ پہ کیا تھا پردہ

ہوے آپس میں نظارے کیا کیا
کیے ابرو سے اشارے کیا کیا

ترجماں چشم و نظر مطلب سے
کچھ تبسم بھی نمایاں لب سے

اور میں حیران و سراپا حیرت
کیا کہوں میں کہ مجھے کیا حیرت

کہ الٰہی یہ تماشا کیا ہے
گر سر خود ہے تو ڈر کس کا ہے



Marfat.com
Marfat.com

کیوں نہیں چلون اٹھا دیتی یہ
کیوں نہیں گھر میں بلا لیتی یہ

اور جو تابع ہے تو کیوں باک نہیں
کیا سبب ہے کہ خطرناک نہیں

جی میں آیا کہ تجسس کیجے
کسی ڈھب بھید یہاں کا لیجے

پھر ڈرا میں کہ کچھ آفت تو نہ آئے
دل کے ہمراہ کہیں جان نہ جائے

جی خم زلف دوتا میں نہ پھنسے
پھر ستم دیدہ بلا میں نہ پھنسے

مفت میں اور بلا نازل ہو
قلق و رنج نصیب دل ہو

فکر اندیشه و انجام و مآل
وهم ناکارہ و بے صرفہ خیال

خوب سوچا کہ برا حال نہ ہو
بدتر آگے سے بھی احوال نہ ہو

پھر کہیں اور نہ کچھ در گزرو
ان خیالوں ہی سے بس در گزرو

گر نہ جانا کہ یہ ہے کون تو کیا
اس میں فرمائیے کیا بگڑے گا

اور جانا تو ہوا کیا حاصل
اس تجسس سے بھلا کیا حاصل

جی میں پھر آئی کہ یہ بات ہے کیا
دل کا لگنا نہ ہوا کھیل ہوا

Marfat.com
Marfat.com

دل کسی سے کوئی اب لگتا ہے
کار افتادہ ہے کب لگتا ہے

جس طرح سے بنے یاں راہ کرو
دل کو اس راز سے آگاہ کرو

آ گئی طبع تو پھر مت آنا
کر کے معلوم الگ ہو جانا

اور جو یہ راز نہانی نہ کھلا
جیتے جی ، جی میں یہ ارمان رہا

کہ نہ جانا کہ وہاں کیا کچھ تھا
کیسے وہ لوگ تھے کیسا کچھ تھا

محو تدبیر صد افکار ہوئے
کیا حماقت میں گرفتار ہوئے

سو فریبوں سے وہاں تک پہنچے
پہنچے ہم اور کہاں تک پہنچے

وہ مکاں رشک قصور افلاک
جلوۂ عالم بالا تہہ خاک

ہم نشیں ، ہم دم و غم خوار ہوئے
ہم بھی اک محرم اسرار ہوئے

گرچہ تھا اور طرح کا نہ مزاج
لیک شدت سے ظریفانہ مزاج

زیب لب مضحکہ ایجاد کلام
رات دن ہنسنے ہنسانے سے کام

رنج و افکار سے بے غم رہنا
شاد و خنداں ، خوش و خرم رہنا

Marfat.com
Marfat.com

دیکھی یہ گرمیٔ صحبت جو وھاں
دل افسردہ لگا بہلنے ھاں[1]
طبع آخر کو ذرا آ ھی گئی
صحبت زندہ دلاں بھا ھی گئی
ھنسی آنے کو غنیمت جانا
واں کے جانے کو غنیمت جانا
لطف اس طرح کے جب پانے لگے
پھر تو ھر روز وھاں جانے لگے
ایک چندے یہی اوقات رھی
روز پہروں کی ملاقات رھی
واں ھر اک طرح بہلتا تھا دل
کہ ھوئی اس میں بلا اک نازل
کہیں باھر سے کوئی واں آیا
میرے بیٹھے ھی وہ مہماں آیا
سنتے ھی اس کے میں آنے کی خبر
پردے کے واسطے آیا باھر
اک ذرا آن کے باھر ٹھہرا
دم کے دم جان کے باھر ٹھہرا
مدعا یہ تھا کہ وہ پھر گھر میں بلائے
کچھ ھنسے بولے ذرا جی بہلائے
اتنے میں دل جو مرا گھبرایا
جی میں کچھ سوچ کے میں گھر آیا

---

۱۔ ''ھاں'' نسخۂ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) [illegible] میں ''وھاں'' (واں) نسخۂ طبع سوم (صفحہ ۔ ۳) میں۔ مرتب

دوسرے دن جو ہوا گھر سے رواں
جانب کوچۂ رشک بستاں
ایک دیوانہ حقائق آگاہ
تازہ مضمون سے غزل خواں سرراہ

---

## غزل

پھر محبت میں مزا آتا ہے
کیوں نہ کھائیں ہمیں غم بھاتا ہے
پھر کھجائے ہے ہتھیلی دیکھوں
سیم تن کون سا ہتھ آتا ہے
مدد اے کشمکش شوق کہ پھر
دل کہیں کھینچے لیے جاتا ہے
دل سے مطبوع مکاں میں ہر دم
جی پھر اب صبر کا گھبراتا ہے
عشق کی زمزمہ سنجی ہے ہے
ولولہ ناک میں دم لاتا ہے
کس کی چشمک سے ہے اختر شمری
فلک آنکھیں مجھے دکھلاتا ہے
ہے غم پردہ نشیں جو ناصح
پھر زباں کھولتے شرماتا ہے
کس سے پھر وعدۂ وصلت ہے کہ دل
میرے ملنے کی قسم کھاتا ہے

Marfat.com
Marfat.com

پھر ہوں دیوانہ بے خود کس کا
خار تلوے مرے سہلاتا ہے

پھر دل اک بت کو دیا ''مومن'' نے
کب وہ ان باتوں سے باز آتا ہے

---

## رجوع بہ قصہ

گرچہ اُس نے مجھے آگاہ کیا
پر دل سادہ نے گمراہ کیا

بے خبر تھا مجھے کچھ دھیان نہ تھا
الفت تازہ کا ارمان نہ تھا

کہ سمجھتا یہ شگون غم ہے
مژدۂ ولولۂ ماتم ہے

ہیں یہ مجذوب کے لب پر جو کلام
وحشت تازہ کا دیتے ہیں پیام

دل کا لگ جانا جتاتے ہیں مجھے
خبر غیب سناتے ہیں مجھے

جان دینے کی اشارت ہے صاف
مرگ نو کی یہ بشارت ہے صاف

کچھ نہ سمجھا مری نادانی ہائے
عقل و بے صرفہ پشیمانی ہائے

کیا کروں وسوسہ و وہم نہ تھا
ورنہ ایسا بھی تو نافہم نہ تھا

Marfat.com
Marfat.com

الغرض جب میں وہاں جا پہنچا
تازہ پیغام اجل آ پہنچا

دم لیا بھی نہ کہ دم دینے لگے
تلخ کامی کے مزے لینے لگے

دام الفت میں گرفتار ہوے
پاے بند ستم یار ہوے

نہ کچھ آ شفتہ سری نے مارا
کہ مجھے چارہ گری نے مارا

کی یہ تشخیص نے میری تدبیر
کہ ہوا دم بہ دم احوال تغیر

ہوگیا نبض شناسی سے جنوں
سنو حال دل دیوانہ کہوں

صاحبِ خانہ نے بعد اکرام
بے قرارانہ کیا مجھ سے کلام

کہ یہاں عید و محرّم ہے بہم
کل سے کیا کیا طرب و غم ہے بہم

یعنی وارد ہے وہ مہمان عزیز
جس کے قربان مری جان عزیز

لیک بیمار و پریشان احوال
نہ وہ جلوہ نہ وہ رونق نہ جمال

بے بدل شعشعہ نایاب ہوا
رنگ رو ماہ سے مہتاب ہوا

ہے رگ خواب سے غفلت محسوس
ہو گئی طرز تجاہل کابوس

Marfat.com
Marfat.com

یہ نزاکت تو گراں ھے جی پر
لے گیا تاب و تواں رنج سفر
آپ کچھ چارہ گری کیجے غرض
نبض دیکھو کہ ھو تشخیص مرض
میں نے اُس نبض پہ جو ھاتھ دھرا
ھاتھ سے میرے مرا دل ھی چلا
صاف صندل سے زیادہ وہ ھاتھ
نرم مخمل سے زیادہ وہ ھاتھ
پنجۂ مہر کا سا شعشعہ نور
دست گل دستہ رھے جس کے حضور
اُس کو جوں ھاتھ لگایا میں نے
دل سے بس ھاتھ اُٹھایا میں نے
دھر دیا تہاد جگر، ھاتھ میں دل
لیے بیٹھا تھا مگر ھاتھ میں دل
آفت تازہ جو جاں پر آئی
یہ غزل اپنی زباں پر آئی

## غزل

کیا لگا دست دل آرام سے ھاتھ
دل لیا ھاتھ سے اور کام سے ھاتھ
کس کے ھاتھوں سے لگا ہوں کہ جدا
نہیں ھوتا دل ناکام سے ھاتھ
پنبۂ مغزان جنوں سے ھوں میں
کیوں اُٹھاؤں طمع خام سے ھاتھ

Marfat.com
Marfat.com

ہاتھ دیتے تو ہو اب ہاتھ میں پر
کان پر رکھیے گا پھر نام سے ہاتھ

دھوئے شبنم سے نہ ہوگا ہم رنگ
مہر کا دست گل اندام سے ہاتھ

ہائے پہنچے نہیں اس پاؤں تلک
ایک شب گردش ایام سے ہاتھ

کیا کہوں آہ بہ قول مومن
دل گیا ہاتھ سے اور کام سے ہاتھ

## آگاہ شدن معشوقہ از افغان شرر ریز و گل فشانی سخن ہائے ناز آمیز

اس غزل نے اسے آگاہ کیا
ہاتھ کو ہاتھ جھٹک کھینچ لیا

ہنس کے یوں صاحب خانہ سے کہا
کہ یہ درمان مرض جانے کیا

ہے یہ بے چارہ تو آپ ہی بیمار
زردیٔ رخ سے عیاں ہے آزار

کوئی ناداں ہی کہے اس کو طبیب
درد میں خود ہے گرفتار غریب

ہاں خلل جوش جنوں کا ہے اسے
شرط ہم بدتے ہیں سودا ہے اسے

کیا تماشا ہے کہ ہم جانیں مرض
یہ طبیب اور نہ پہچانیں مرض

Marfat.com
Marfat.com

یہ ہمارا نہ خلل بتلائیں
ہم مریض ان کا مرض پا جائیں

پہلے وہ آپ ہنسے یہ کہہ کر
پھر تو سب لوٹ گئے قہ قہ کر

سن کے یہ میں نے جگر تھام لیا
خوش بیانی نے غرض کام کیا

طبع نے کچھ بھی سجھایا نہ جواب
بات ایسی تھی کہ آیا نہ جواب

منہ کسی طرح سے کھولا نہ گیا
چاہا ہر چند پہ بولا نہ گیا

جب یہ حالت ہوئی سب کو معلوم
پھر تو ہنسنے کی مچی اور بھی دھوم

کوئی کہنے لگی رنجیدہ ہیں آج
بے مزہ ہیں نہیں کل کا سا مزاج

کوئی بولی کہ لڑ آئے ہیں کہیں
کچھ کسی سے بگڑ آئے ہیں کہیں

آپ نے اتنے میں ہنس کر یہ کہا
کہیں سے پی تھی کہ اب نشہ چڑھا

یا کسی کی انہیں یاد آئی ہے
بے خودی ، بے خبری چھائی ہے

بے حواسی سے نہیں تا کو ہوش
کچھ نہ کچھ تو ہے کہ بیٹھے ہیں خموش

کوئی پوچھو تو ہوا کیا ان کو
آئی در پیش بلا کیا ان کو

Marfat.com
Marfat.com

کیا سبب ، کس لیے بے ہوشی ہے
کچھ تو ہے بات کہ خاموشی ہے

انہیں کچھ تاب بیاں ہے کہ نہیں
ان کے بھی منہ میں زباں ہے کہ نہیں

انہیں کچھ بات بھی کر آتی ہے
کہیں کچھ بات اگر آتی ہے

کیا ہوا بیٹھے ہیں کیوں بے دم سے
کچھ خفا تو یہ نہیں ہیں ہم سے

گر ہیں آزردہ تو کیوں آئے ہیں یہ
آج تشریف عبث لائے ہیں یہ

اور جو آئے ہیں تو کچھ بات کہیں
یہ بھی کچھ بات ہے چپ بیٹھ رہیں

یا سدھاریں کہ ہے ان کے بھی تو گھر
بیٹھیں کاہے کو جھکائے ہوئے سر

جائیں ناکاموں میں گر ہیں ناکام
مردہ کا زندہ دلوں میں کیا کام

مجھ کو ہر چند نہ تھی طاقت و تاب
پر دیا آپ کو تھام ، اتنا جواب

کہ میں اچھا تھا یہاں جب آیا
پر ہوا یاں ہی پری کا سایا

بس یہ کہتے ہی تو سب جان گئے
بات جو دل کی تھی پہچان گئے

پھر تو ناوک فگنی ہونے لگی
بے دھڑک طعنہ زنی ہونے لگی

Marfat.com
Marfat.com

ایک اک اور پہ رکھ کر بولا
ایک نے صاف زباں کو کھولا
ایک نے اپنے پہ رکھ کر ڈھالی
ایک نے پردے میں جھٹ دی ڈالی
اک نے تعریف دلیری کی کی
دل میں چٹکی سی کسی نے لے لی
ہم بھی دیتے رہے پر سب کو جواب
کو نہ تھے ہوش، نہ تھی بات کی تاب
طور پر اپنے لگایا سب کو
نہ ہنسے خود، پہ ہنسایا سب کو
سارے دن تو رہے ہم صحبت یار
جب ہوئی شام تو گھبرے لاچار
جی تو اٹھنے کو نہ کرتا تھا ولے
پاس رسوائی سے ہم اٹھ کے چلے
اس کے کوچے سے نہ [illegible]
بیٹھے جاتے تھے ہر اک [illegible]
واں سے آنے کی کہاں طاقت تھی
کیا کہوں آہ عجب حالت تھی
دل میں جب ہوتے [illegible]
پاؤں اٹھتا بھی تھا جی [illegible]
عجب احوال سے گھر تک پہنچا
خون دل دیدۂ تر تک پہنچا
گھر میں آیا تو [illegible]
دل و [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

شوق فرمائے کہ ہاں پھر چلیے
جی میں یہ آئے کہ واں پھر چلیے
دل بے تاب کو پھر تھام لیا
بے قراری ہی میں آرام لیا
نہ گئے واں کہ نہ ہو وہ بدنام
بے حواسی سے لیا عقل کا کام
پھر بری طرح گزاری وہ رات
جاگتے ہی کٹی ساری وہ رات
صبح تک ، شام سے بے تابی تھی
بستر خواب پہ بے خوابی تھی
یادا جوں[1] آئی وہ دن کی تقریر
لگ گئی چپ ، بنے رشک تصویر
دھیان، اس ہاتھ کا جو آن بندھا
آپ ہی ہاتھ سے اپنے میں چلا
قلزم اشک نے طغیانی کی
دست مژگاں نے در افشانی کی
بن گئی جان پہ دست دل سے
ہوئی تو صبح پہ کس مشکل سے
صبح دم جوش زیادہ آیا
جلوۂ روز جزا دکھلایا
یعنی بے تابیٔ دل اور بڑھی
خواہش صبر گسل اور بڑھی

---

۱ - ''جوں'' نسخہ اول (صفحہ ۱۵۰) میں۔ نسخہ ہائے دوم اور ششم (صفحہ ۲۲۳ ، ۲۲۳) میں ''جو'' ہے (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

شوق نے سلسلہ جنبانی کی
بے قراری نے یہ طغیانی کی
ایک دم بھر میں ٹھہرنے نہ دیا
نہ لیا چین ذرا پر نہ لیا
صبح کو دیکھتے ہی لے ہی گئی
نہ سنی کچھ نہ کہی لے ہی گئی
ٹانہاں تھی وہ کہیں ڈوبنے پر
میرے آنے کی نہ تھی اس کو خبر
بے خبر سامنے آئی یک بار
بے دھڑک ہو گئی مجھ سے وہ دو چار
دیکھتے ہی مجھے غش آنے لگا
ہوش بھی صبر نمط جانے لگا
پر ذرا آپ کو تھما ناچار
پھرا جو دیکھا تو نہ دیکھا زنہار
پوچھو مت [illegible]
جو نہ دیکھا نہ سنا تھا دیکھا
اس سراپا کا میں کرتا تو بیاں
پر سراپا ہے یہاں لال زباں
جا کے آنکھوں میں جو بس [illegible] بیٹھی
ملے معدوم سے [illegible] بیٹھی
پھر وہ شکر [illegible] ہونے لگی
پھر وہ میری سختی ہونے لگی

---

۱ - نسخہ طبع [illegible] میں "[illegible]" [illegible]
"پھر" ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ایک نے هم نفسوں میں سے کہا
آج بے وقت یہ آنا کیا تھا
مفت میں آ کے ستایا سب کو
پڑے سوتے تھے جگایا سب کو
صبح کے ہوتے ہی دوڑے آئے
راہ بھکے ہوئے کچھ گھبرائے
سو گئے طالع بیدار کہیں
رات کو نیند بھی آئی کہ نہیں
کیا ہوا خیر تو ہے فرماؤ
اپنی باتوں سے نہ تم شرماؤ

---

پھر تو میں نے بھی زباں کو کھولا
سوزش طعنہ سے جل کر بولا
نیند آتی تو نہ آتا ہرگز
یوں نہ سوتوں کو جگاتا ہرگز
عیش و آرام میں ہوتا گھر میں
دیر تک چین سے سوتا گھر میں
کب میں اس وقت بھلا آتا تھا
کبھی پہلے بھی چلا آتا تھا

---

یہ سمجھ کر کہ یہ ہووے نہ خفا
صاحب خانہ نے یوں اس سے کہا
لاتے ہیں پاس یہ میرے تشریف
ان کے آنے سے تجھے کیا تکلیف

Marfat.com
Marfat.com

چاہا جب آئے یہ اپنا گھر ہے
بے تکلف یہ انہیں کا گھر ہے
ہاں مگر تیرا ارادہ ہے کچھ اور
کہ لگاوٹ کے یہ ہونے لگے طور
سمجھی میں ناز کی یہ باتیں ہیں
اور انداز کی یہ باتیں ہیں

---

سن کے وہ بولی کہ ہاں کیا صاحب
کیا کہا آپ نے اچھا صاحب
گھر جو ان کا ہے یہ تو یہ ہی رہیں
ہم چلے جاتے ہیں لو، یہ ہی رہیں

---

سن کے آواز یہ، ہم رہ نہ سکے
آہ کی اور تو کچھ کہہ نہ سکے
پھر سخن ایسے ہی کچھ ہونے لگے
وہ تو ہنسنے لگے ہم رونے لگے
واں سے وہ طعنہ سناتے ہی رہے
ہم ادھر حال جتاتے ہی رہے
رنج و اندوہ سے جی کھوتے رہے
جب تلک بیٹھے رہے روتے رہے
پھر جو کچھ اور بھی جی بھر آیا
ہو کے ناچار اٹھا، پھر آیا
گھر میں آیا تو زبوں تر احوال
زار کل سے بھی فزوں تر احوال

Marfat.com
Marfat.com

جی کو دم لینے نہ دے جوش فغاں
سختی جان نقاہت سے گراں
بے قراری نہ ٹھہرنے دے کہیں
صبر اب کیا ہو کہ طاقت ہی نہیں
بے سبب گاہ توقع ، گہ یاس
ہوش جینے کے نہ مرنے کے حواس
آرزو ہائے نہانی کیا کیا
حسرت و دل نگرانی کیا کیا
بے خودی سے دل و جاں بے آرام
نہ کہ اس میں پئے تعطیر مشام
بوئے گل لائی صبا بستاں سے
یعنی اک نامہ بر آیا واں سے
لب کچھ آمادۂ الفاظ نوید
خندہ زن جیسے گل باغ امید
کیا بہ تمکین و بہ انداز خرام
شوکت و دبدبہ افزا ہر گام
طرز رفتار سے عالم پامال
بل بے شوکت کہ بہ ایں جاہ و جلال
ہو سواری تو سلیماں کی ہو
آمد آمد کسی ذی شان کی ہو
آکے اک نامۂ دل دار دیا
خط مشکیں رقم یار دیا
نامہ تھا کاہے کو حرز جاں تھا
پا دھاں بند ، دم افغاں تھا

Marfat.com
Marfat.com

وا[۱] کیا ، جوں وہ طلسم افسوں
ہاتھ آیا یہی گنج مضموں

کہ تمھاری بھی عجب ہیں حرکات
ایسے ناداں کہ سمجھتے نہیں بات

کیا مناسب تھے یہ بے باک سخن
نا مناسب تھے یہ بے باک سخن

حرکت اچھی نہیں بدنامی کی
یہی باتیں تو ہیں ناکامی کی

پاس رسوائی کا گر اپنی نہ ہو
دیکھو تم مجھ کو تو رسوا نہ کرو

بس کہ ہوتا ہے محبت میں اثر
مجھ کو سب درد کی تیرے ہے خبر

دل مشتاق تپاں ہے یاں بھی
زینت لب یہ فغاں ہے یاں بھی

## غزل

دل آشفتہ و پیچاں کیوں ہے
زلف کا حال پریشاں کیوں ہے

کس کے نالے نے بنا دی دم بھر
زمزمہ ہمدم افغاں کیوں ہے

رنگ اڑا لے گئیں کس کی آہیں
چہرہ جوں مہر درخشاں کیوں ہے

---

۱ - "وا" نسخۂ طبع اول (صفحہ [illegible]) نسخۂ دوم اور سوم (صفحہ [illegible]) میں "وا" [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کس کی وحشت کا خدا صبر پڑا
شوخیٔ چشم غزالاں کیوں ہے

غمزے نے کس کو رلایا بے باک
خار دامن، سر مژگاں کیوں ہے

خندہ زن کس کا ہوا زخم دروں
شدت گریۂ پنہاں کیوں ہے

کس کے یہ متصل آنسو پونچھے
ہاتھ ہم پنجۂ مرجاں کیوں ہے

کون تلخی سے ہوا شیریں کام
بے مزہ شور نمک داں کیوں ہے

کس کا دل لے کے گنہ گار ہوئے
خوار تر خشکیٔ داماں کیوں ہے

دل مومن سے ہوئی کیا صحبت
ہندوے زلف پریشاں کیوں ہے

---

میں نے آنکھوں سے لگایا اس کو
جی کا تعویز بنایا اس کو

پڑھ کے وہ نامۂ[1] لب ریز عتاب
مختصر سا یہ لکھا میں نے جواب

کہ ترے صدقے مری جان مومن
جان مومن ترے قرباں "مومن"

اس طرح رو جو[2] دیا زار و نزار
دل کے بھر آنے سے میں تھا ناچار

---

۱- طبع سوم (صفحہ ۳۲۵) "نالہ" غلط - مرتب
۲- طبع سوم (صفحہ ۳۲۵) "رو دیا زار زار" غلط ہے - متن مطابق نسخۂ اول و دوم - مرتب

Marfat.com
Marfat.com

دل مرے قابو میں اے جان نہ تھا
ورنہ ایسا بھی تو نادان نہ تھا

کہ کچھ آتا نہ خیال انجام
جان کر میں تجھے کرتا بدنام

اس جگہ تو ہے بہت ضبط ضرور
پر کروں کیا کہ ہوں دل سے مجبور

کیا کہوں ، کس سے کہوں حال دل آہ
درد سے میرے کوئی کیا آگاہ

چین ہے دن کو نہ شب کو آرام
بے قراری سے شب و روز ہے کام

ہر زماں ، آہ ہے ہر دم رونا
ہر گھڑی جان حزیں کا کھونا

ہے رواں چشم سے جیحوں دن رات
لب پہ یہ نالۂ موزوں دن رات

## غزل

جلوہ اس بت نے دکھایا مجھ کو
کب قیامت میں غش آیا مجھ کو

سرمۂ دیدۂ خورشید ہوں میں
خاک میں کس نے ملایا مجھ کو

شعلہ رو اب تو اٹھا دے چلون
سوز پنہاں نے جلایا مجھ کو

ناصح اس بند کو کس کے لیے
تو نے دیوانہ بنایا مجھ کو

Marfat.com
Marfat.com

ھاے کس شوخ یہ جی لوٹے ھے
تپش دل نے ستایا مجھ کو

دیکھوں اس دولت بیدار کو میں
خواب کیسا نظر آیا مجھ کو

محو دیدار بت کافر ھوں
کیا ھوا ھاے خدایا مجھ کو

شکل بستر کے سے بخت اپنے کہاں
اس نے کب ساتھ سلایا مجھ کو

سہر کو رنج شب ھجر نصیب
وصل کا دن نہ دکھایا مجھ کو

منہ کو مومن سے چھپانا کافر
یہ تقیّہ تو نہ بھایا مجھ کو

---

اب گیا واں تو تکلم بر لب
دشنہ در جان و تبسم بر[۱] لب

پر وھی اگلی سی شیریں سخنی
دل میں سو زخم ولے خندہ زنی

اوروں سے حرف دل آویزانہ
آشنا سے سخن بیگانہ

آخر اس طور سے ماھر تھا میں
کچھ نہ ھو پھر بھی تو شاعر تھا میں

---

۱- نسخہ ''کلیات مومن'' طبع اول (صفحہ ۳۵۶) و طبع دوم و ششم نول کشور (صفحہ ۲۲۶ و ۳۲۶) میں ''در'' ہے، ''بر'' ہونا چاہیے تھا اس لیے تصحیح قیاسی کی گئی - مرتب ۔

Marfat.com
Marfat.com

کھو دیا دل سے سبھی کے وہ گماں
وہم کا کچھ نہ رہا نام و نشاں

جان بے تاب کو بھی سمجھایا
پھر تو معمول یہی ٹھہرایا

روز یک بار مقرر جانا
دوپہر ، تین پہر ، بیٹھ آنا

لیک کچھ دن یہ دن احوال تباہ
آج تک کل سے کہیں حال تباہ

منہ کی پہلی سی بحالی نہ رہی
رنگ میں نام کو لالی نہ رہی

آنکھوں میں اشک بھی آ ھی[1] جائے
خون دل رنگ دکھا ھی[2] جائے

رہے ہونٹوں پہ فغاں خوں بار
دم بہ دم دیدۂ تر جیحوں بار

تھاموں کو آپ کو پر تھم نہ سکوں
تھموں تھمنے دے اگر درد دروں

برسے کچھ چشم سے حیرانی سی
ٹپکے نظروں سے پریشانی سی

مجھے اس حال کو جب پہنچایا
رحم تھوڑا سا انہیں بھی آیا

---

۱- طبع ۱۹۷۶ء (صفحہ ۲۰۶) میں "آئے" ہے - طبع اول (صفحہ ۲۵۶) میں "آهی" ہے - مرتب

۲- طبع ۱۹۷۶ء (صفحہ ۲۲۶) میں "دکھائی" ہے - طبع اول (صفحہ ۲۵۶) "دکھاهی" ہے - مرتب

Marfat.com
Marfat.com

سامنے چپکے سے آ جانے لگی
چھپ کے وہ شکل دکھا جانے لگی

حرف تسکیں و مواسا اکثر
دل دھی اور دلاسا اکثر

عذر ہر لہجے میں مہجوری کا
ذکر ناچاری و مجبوری کا

حالت اپنی جو ہوئی اور تغیر
ہوئی اس کو بھی زیادہ تاثیر

چھا گئی چشم میں اک بے خوابی
دل کو بھی رہنے لگی بے تابی

دیکھ غم گیں مجھے وہ غم کھاتی
سن کے حسرت مری سن ہو جاتی

کسی ء سے روتے اگر سن لیتی
چپکے سے کونے میں جا رو دیتی

صبح تک شب کو نہ سویا کرتی
یاد کر غم مرا رویا کرتی

ایک شب ایک جگہ فرصت پا
مجھ کو واں چپکے سے بلوا بھیجا

---

میں چلا کیسے تجمل سے ادھر
پاؤں رکھتا فلک ہفتم پر

جب کہ دروازے پہ پہنچا تو کہا
یفتح اللہ لنا الباب دسولی

پاؤں رکھا جوں ہی گھر کے اندر
لگی اک آگ جگر کے اندر

Marfat.com
Marfat.com

یعنی وہ شعلہ رخ و شعلہ عذار
بے حجابانہ ہوئی مجھ سے دو چار
بڑھ گئی تاب جگر سوز مری
خرمن صبر پہ بجلی سی گری
کہا کچھ بات کہوں ، کہہ نہ سکا
چاہا خاموش رہوں ، رہ نہ سکا
چشم و دل دونوں پریشانی میں
جنگ بے تابی و حیرانی میں
وہ کہے چپ کہ ادب کی جا ہے
وہ کہے کہہ لے ، جو کچھ کہنا ہے
ہاتھ کب آتی ہے ایسی صحبت
مفت میں جاتی ہے ایسی صحبت
ناگہاں ملتی ہے یہ تنہائی
پھر کہاں ملتی ہے یہ تنہائی
سو دم چند تو خاموش رہا
نشہ حیرت کا تھا بے ہوش رہا
محو نظارہ تماشاے حسن
سخت حیران خود آراے حسن
جوش جب ڈھونڈھنے آیا
رفتہ ہوش اپنے[1] ڈھونڈنے آیا
پھر تو ہم غم کے بیاں پر آئے
دل نشیں نالے زباں پر آئے

---

۱- نسخۂ طبع اول (صفحہ ۲۰۸) میں ''اپنے'' اور طبع [illegible]
[illegible] (صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳) میں ''اپنا'' ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

اپنا احوال سنایا اس کو
درد دل خوب جتایا اس کو
سن کے فرماتی ہیں وہ کیا ، سب جھوٹ
عشق صادق کا ہے دعوا سب جھوٹ
یہ تو مانا ہے نہ مانوں گی میں
تم کو بے تاب نہ جانوں گی میں
سن کے یہ میں نے کہا اے بے درد
سچ تو یہ ہے کہ تو ہی ہے بے درد
ورنہ پہنچا ہوں میں مرنے کے قریب
یہ مرض اور نہ درماں نہ طبیب
غور سے سن تپش جاں کو مری
دیکھ چشم جگر افشاں کو مری
سختیٔ ولولہ عشّاق سے پوچھ
شوق دل والہ و مشتاق سے پوچھ
تو غم و درد کو کیا جانے ہے
شب غم تیری بلا جانے ہے
کیا کہوں آہ یہ قسمت اپنی
جس کے پیچھے ہو یہ حالت اپنی
اس کو پروا ہی نہ ہو کچھ زنہار
فکر درماں ، نہ خیال آزار
کچھ نہ واقف غم جاں سے ہو مرے
بے خبر درد نہاں سے ہو مرے
جی سدا جس کے لیے بھر آئے
درد دل اس کو نہ باور آئے

Marfat.com
Marfat.com

کہہ کے یہ بات جو میں رونے لگا
اور ہی حال مرا ہونے لگا

پھر تو اشک آنکھوں میں وہ بھر لائی
یہ سخن رو کے زباں پر لائی

کہہ دوں ، میں بھی اگر اپنا احوال
پھر کہو آپ کا ہو کیا احوال

میری حالت کوئی کیا جانے ہے
کیا کہوں خیر ، خدا جانے ہے

کہہ کے یہ ، سن کے یہ[1] میں وو روئے
روئے اور خوب ہی دونو[2] روے

آ گئی پھر وہ جدائی کی گھڑی
بات کہنے میں گئی رات بڑی

وہ اِدھر گھر میں مکدر پہنچے
ہم اُدھر روتے ہوئے گھر پہنچے

شب جو باقی تھی سو غم میں گزری
اسی اندوہ و الم میں گزری

شب کا کیا حال کہیں طول سے ہم
صبح دم پھر گئے معمول سے ہم

وہی صحبت رہی وہ ہی عالم
وہی ہنسنا ، وہی رونا باہم

---

۱- ''یہ'' نسخ سوم (صفحہ ۳۲۹) - (مرتب)

۲- ''دونوں'' نسخ دوم نول کشور (صفحہ ۲۰۰) [illegible] قافیہ مصرع اول ''دوو'' ہے اس لیے مصرع ثانی میں ''دونو'' [illegible] نسخ اول اور سوم (صفحہ ۳۵۱ ، ۳۲۹) میں ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

یوں ھی با عشرت و عیش و آرام
جب کہ گزرے ھمیں کچھ اور ایام
بعد چندے فلک نا ھنجار
بد چال ، بد روش اور کج رفتار
جمع احباب ، پریشاں گرداں
گردش افزائے بیاباں گرداں
دیکھ واں روز کا جانا میرا
بیٹھنا ، ھنسنا ، ھنسانا میرا
راہ بے داد کی لی ظالم نے
چھوڑ دی راست روی ظالم نے
سر پہ اک آفت تازہ لایا
بدسلوکی سے مرے پیش آیا
اور ھیٔ نقشہ دکھایا ''ھے ھے''
اور ھی فتنہ آٹھایا ''ھے ھے''
اور ھی کچھ ستم ایجاد کیے
جو کیے ظلم سو بے داد کیے
کیا کیا ، ھائے کیا آوارہ
بیٹھے بٹھلائے کیا آوارہ
یعنی واں کوچ کی ان کے ٹھہری
ناگہاں کوچ کی ان کے ٹھہری
جس گھڑی ھم تلک آئی یہ خبر
چھا گئی بے خبری سی دل پر
اک غلو ھوش پہ بے ھوشی کا
عالم اک اپنی فراموشی کا

Marfat.com
Marfat.com

وہ فراموشی و غفلت کوشی
بے خوری ، بے خبری ، بے ہوشی

اس میں پیغام بر آیا واں سے
ترجماں لعل لب جاناں سے

کہ سنا تم نے سفر ٹھہر گیا
اپنا جانا بس ادھر ٹھہر گیا

ملنے کے دھیان رہے جی ہی میں
جی کے ارمان رہے جی ہی میں

سوچتے رہتے تھے تدبیر وصال
تھے ملاقات کے کیا کیا نہ خیال

یوں جدائی کی خبر دیکھی تو تھی
دور گردوں پہ نظر دیکھی تو تھی

جو کچھ اس وقت بلا نے چاہا
وہ فلک نے نہ خدا نے چاہا

کبھی کیا آہ جو کچھ سمجھے تھے
نہ ہوا آہ جو کچھ سمجھے تھے

خیر وہ تو نہ ہوا ، پر نہ ہوا
چاہا تھا جو نہ ہوا ، پر نہ ہوا

لیکن اس وقت ذرا فرصت ہے
ہے مکاں اور کا اور خلوت ہے

جی میں آ جائے تو آ جاؤ یہاں
آن کر شکل دکھا جاؤ یہاں

اور اس وقت بھی گر آپ نہ آئے
ہم کہاں اور کہاں تم پھر ہائے

Marfat.com
Marfat.com

سن کے[۲] یہ بات میں با حال تباہ
بے خودانہ ہوا اس کے ہم راہ
پایۂ شوق کہاں تک پہنچا
وہ تھی جس جاے وہاں تک پہنچا
کیا نئے ڈھب سے ملاقات ہوئی
کہ نہ کچھ بولے ، نہ کچھ بات ہوئی
مل کے حیرت زدگان بے کس
دور بیٹھے ہوئے روتے رہے بس
خوں فشاں لب پہ وہ آہیں باہم
حسرت آلودہ نگاہیں باہم
گرچہ ہرگز بھی نہ تھی تاب کلام
پر یہ بولی وہ ذرا جی کو تھام
کہ یہ کیا حال ہے کیوں روتے ہو
مفت کس واسطے جی کھوتے ہو
اب تم اوروں سے لگا لیجو جی
نہ ہوے ہم تو کوئی اور سہی
ہاں مگر فکر ہو تو ہم کو ہو
رنج و اندوہ جو ہو ہم کو ہو
کہ بری آہ ہماری خو ہے
ہم میں اک مہر و وفا کی بو ہے
خیر رہنا ہوا اب تک اپنا
اب وطن تم کو مبارک اپنا
تم رہو خوش کسی جاناں کے ساتھ
ہم جلے حسرت و حرماں کے ساتھ

Marfat.com
Marfat.com

کام دل رنج و بلا کو سونپا
تم کو لو ہم نے خدا کو سونپا

کہہ کے یہ اٹھ گئی جی کڑھتی ہوئی
ہچکیاں لیتی ہوئی روتی ہوئی

ہم بھی روتے ہوئے اپنے گھر آئے
بادل مضطرب و مضطر آئے

کیا کہوں کیوں کہ گزاری وہ رات
گزری کس حال میں ساری وہ رات

کس سے یہ صدمہ سہا جاتا ہے
کس سے وہ حال کہا جاتا ہے

جو ہو دل دادہ سمجھ لے آپی[1]
کار افتادہ سمجھ لے آپی

## سفر معشوقہ دل نواز و قلق و آوارگی عاشق جاں باز

جب سفر قافلۂ شب نے کیا
کوچ ہر اختر و کوکب نے کیا

بار انداز ہوا روز سپید
لدی وہ لہر سے نہ نکلا خورشید

واں چلی وہ تو یہاں جان چلی
ہاں چلی جان کہ ہاں جان چلی

ہم نے بھی چاہا کہ ہم راہی ہوں
ہم دم باد سحر گاہی ہوں

---

۱ - آپی "آپ ہی" ہے - ضرورت شعری سے [illegible]
ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

پاس رسوائی سے پر جا نہ سکے
ہم رہ اہل سفر جا نہ سکے

گو نہ کی مرحلہ گردی ہم نے
لیک کی دشت نوردی ہم نے

پاس کا کوئی نہ چھوڑا صحرا
سیر کرتے رہے صحرا ، صحرا

دھوم سودے میں مچائی کیسی
دشت کی خاک اڑائی کیسی

اب تلک بھی تو ھے وہ ھی احوال
اب تلک ھے اسی سودے کا خیال

اب تلک بھی تو ھے غم ویسا ھی
اب تلک تو ھے الم ویسا ھی

اب تلک بادیہ گردی ھے وھی
اب تلک دشت نوردی ھے وھی

اب تلک تو ھے وھی بے ھوشی
اب تلک تو ھے وھی خاموشی

آہ و زاری ھے وھی اب تک تو
بے قراری ھے وھی اب تک تو

وھی حسرت ھے وھی درماں[1] ھے
وھی اندوہ و غم ھجراں ھے

وھی دن رات تصور ھے بندھا
شکل ھوتی نہیں آنکھوں سے جدا

---

۱- ''درماں'' نسخۂ طبع اول و دوم (صفحہ ۳۶۱ ، ۲۲۹) میں ''ارماں'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ، ۳۳۱) میں (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ہر گھڑی دھیان وہی ؛ وہ ہی خیال
وہی اندوہ وہی رنج و ملال

وہی دیوانوں کی باتیں ساری
وحشیوں کی حرکاتیں ساری

دل بے تاب کو ہے ولولہ یاں
اور وہ ہوں گے تنعّم میں وہاں

ذکر بھی یاں کا نہ بھاتا ہوگا
دھیان بھی اپنا نہ آتا ہوگا

دن مسرت میں گزرتے ہوں گے
یاد بھی ہم کو نہ کرتے ہوں گے

رات کو اور ہی عشرت ہوگی
غیر سے گرمیٔ صحبت ہوگی

ہے محبت میں اثر کہتے ہیں
سنتے لوگوں سے یہ ہم رہتے ہیں

گر یہ سچ ہے تو وہ ہوں گے بے تاب
چین ہونے کا نہیں جوں سیماب

روز و شب یاد ہماری ہوگی
جب نہ تب یاد ہماری ہوگی

ہر گھڑی ہوگا تصور سے وصال
ہر زماں ہوئے گا اپنا ہی خیال

چند یہ لفظ جو آئے لب پر
صدق ان کا نہیں ظاہر سب پر

جو کہ عاشق ہیں سو جانیں گے اسے
منکر عشق نہ مانیں گے اسے

Marfat.com
Marfat.com

کوئی اس بات کو کیا مانے ہے
اس کو لوگوں کی بلا جانے ہے
عشق سے سب تو خبردار نہیں
ہر کوئی محرم اسرار نہیں
عشق کے کیا کوئی جانے ہے رنگ
عشق کے پوچھیے ہم سے نیرنگ
عشق کے دیکھے ہیں ہم نے عالم
عشق جانے ہمیں اور عشق کو ہم
مرتے دیکھے ہیں بہت دیوانے
سیکڑوں ایسے سنے افسانے
ایک ان میں سے حکایت یہ ہے
کسی مجنوں سے روایت یہ ہے

## حکایت بہ تمثیل اثر عشق دل آزار و ذکر جاں دادن معشوق و عاشق جان نثار

اک جواں تھا بہ الم خو کردہ
شور وحشت کا نمک پروردہ
حکم بے ربط دہ ملک جنوں
افسر داغ بہ سر چوں مجنوں
کیا کہا گر یہ کہا کچھ نہ کہا
نہ رہا مرتبہ اس کا نہ رہا
قیس کو اس سے بھلا کیا نسبت
ایک شاہ ایک گدا کیا نسبت

Marfat.com
Marfat.com

ذرے کو مہر سے کیا رتبہ ہے
کچھ بھی ذرے کا بھلا رتبہ ہے

قیس اک طفل دبستان جنوں
اور وہ استاد زبان دان جنوں

اس سے جب بزم غم آرائی ہو
عشق کو مرتبہ افزائی ہو

غم میں اک جان اسی کے باعث
درد کو شان اسی کے باعث

فخر الفت کو اسی کے دم سے
ناز وحشت کو اسی کے دم سے

جگر و سرزنش نشتر غم
سینہ وقف خلش خار الم

سر سے لے پاؤں تلک غم تھا وہ
ہاں مگر عشق مجسم تھا وہ

لہو اس چشم سے ہے ہم جاری
سیل خوں سخت دمادم جاری

دل لگانے کی تمنا اس کو
جی کے جانے کی تمنا اس کو

چاہ کرنے کا سدا آمادہ
یعنی مرنے کا سدا آمادہ

---

۱- طبع اول و دوم میں [illegible] صحیح [illegible] ہے - (مرتب) -

۲- طبع اول و دوم [illegible] ( [illegible] ) [illegible] (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

دل میں بس آنکھ لڑانے کی ہوس
زخم تیر مژہ کھانے کی ہوس

دیکھا کر کوئی دل‌آرا نقشہ
پھر تو بس اور ہی کچھ تھا نقشہ

صورت اچھی جو نظر آ جاتی
کیا بری شکل وہیں بن جاتی

زلف کی بو جو صبا لانے لگے
جی بکھرنے[1] لگے، غش آنے لگے

گر کسی نے کہی لیلیٰ کی بات
نیند پھر اس کو کہاں ساری رات

نام شیریں کا جو آ جائے کہیں
منہ میں پانی سا بھرا آئے[2] وہیں

ذکر اللہ‌وہ سے جی کھونے لگے
عشق کا نام لیے رونے لگے

ایک دن جمع کیے محرم راز
ہر طرح، ہر کوئی افسانہ طراز

کوئی مشغول حکایات کہن
ذکر شیریں سے شرر ریز سخن

حال فرہاد سے سرگرم بیان
خوں چکاں حرف و شرر ریز زباں

---

۱۔ ''بکھرنے'' نسخہ طبع اول اور دوم (صفحہ ۳۹۳، ۲۳۱) میں۔ ''بکڑنے'' طبع ششم (صفحہ ۳۳۳) میں۔ (مرتب)

۲۔ طبع اول و دوم میں ''بھرا آئے وہیں'' ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۳۴) میں ''بھر آئے روئیں''۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

وحشت قیس سے آشفتہ کلام
لفظ غم ریز و جنوں خیز تمام

حرف زن طرفہ روایت سے کوئی
قصہ خواں اپنی حکایت سے کوئی

اک بیاں قصۂ مشہور کرے
ایک دیکھا ہوا مذکور کرے

ایک نے بات میں کچھ پا کے محل
پڑھ دی یہ حضرت مومن کی غزل

## غزل

بو کچھ آتی ہے صبا سے تیری
ناک میں دم ہے جفا سے تیری

بس لگا لے مجھے چھاتی سے کہ اب
تنگ تر ہوں میں قبا سے تیری

غیر کو بھی ہے عذاب شب غم
کوئی مر جائے بلا سے تیری

جوش وحشت ہے یہی تو اک دن
الجھیں گے زلف دوتا سے تیری

کیوں نہ حسرت سے فلک کو دیکھوں
شرم آتی ہے حیا سے تیری

---

۱۔ نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]) میں [illegible]
[illegible] میں ہے۔ (مرتب)
۲۔ [illegible] (صفحہ [illegible]) میں [illegible] ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

نہ سنا رنج شب غم ہے ہے
دشمنی اہل وفا سے تیری
ج ہم رنگ حنا ہے گریہ
مل دوں آنکھیں کف پا سے تیری
ہجر میں ہے قلق جاں شکنی
حسرت روح فزا سے تیری
مومن اس بت سے بگڑنا ہی نہ تھا
بن چکی بات خدا سے تیری

## رجوع بہ قصہ

یہ غزل سنتے ہی بے تاب ہوا
خوں فشاں دیدۂ پر آب ہوا
دل دھڑکا ولولۂ درد نے کی
گرم جوشی نفس سرد نے کی
لے لی چٹکی سی خلش نے دل میں
گدگدی سی کی تپش نے دل میں
شدت غم سے بھر آئی چھاتی
ناخن غم سے کھجائی چھاتی
اک دھواں نالہ و افغاں سے اٹھا
شعلہ کیسا دل سوزاں سے اٹھا
تپش[۱] ولولہ جاں تک پہنچی
آتش سینہ زباں تک پہنچی

---

۱- ''تپش و ولولہ'' نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) میں - ''آتش و ولولہ'' طبع ششم (صفحہ [illegible]) میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

آگ جو شعلہ اٹھاتی دوڑی
تو اجل آگ بجھاتی دوڑی

جب یہ سمجھا کہ چلی جان حزیں
کوئی دم ہے سو دم بازپسیں

جی میں آیا کہ وصیت کرلوں
کچھ بیاں جان کی حسرت کرلوں

کہ کوئی حال سے آگاہ نہیں
محرم راز نہاں آہ نہیں

سوزش دل سے ہوا گرم بیاں
آتش حرف ہوئی شعلہ فشاں

کہ سنو ہم نفسان ہمدم
ہیں تپ دل کے جگر سوختہ ہم

یعنی مرتے ہیں اک آتش خو پر
دیتے ہیں دم شکن ابرو پر

یہ وصیت ہے کہ جب لاش اٹھاؤ
نعش صحرا کی طرف لے کر جاؤ

وہ جو کوچہ ہے بہت روح افزا
دل کشا، طبع کشا، سینہ کشا

واں سر راہ ہے اک بام بلند
سرفرازی میں فلک سے دہ چند

اس میں اک غرفہ ہے باصد تزئیں
ایک مہوش ہے وہاں غرفہ نشیں

ہائے اس کو میں نہ جا سکتا تھا
ورنہ میں آپ ہیں آ سکتا تھا

Marfat.com
Marfat.com

ہے یہ مرنا اسی کافر کے لیے
اسی بے دردا ستم‌گر کے لیے

اسی کے شوق میں جاں نکلے ہے
ہر بن مو سے فغاں نکلے ہے

اسی کے عشق میں محروم ہوا[2]
وصل یک شب بھی میسر نہ ہوا

نعش پہلے مری لے جائیو واں
کہ بھلا کوئی تو نکلے ارماں

گو نہ تھک جاؤ پہ واں دم لیجو
دم کے دم ، جاں کے وقفہ کیجو

وہ بھی شاید[3] کہیں آ کر دیکھے
غرفے کی چلون اٹھا کر دیکھے

کہہ کے یہ کھینچی ، اک آہ جاں سوز
جل گیا جوں دل ہنگمہ فروز

جاں سینے سے گئی درد کے ساتھ
ہو گیا سرد ، دم سرد کے ساتھ

دیکھ نیرنگ محبت کا حال
اہل محفل ہوئے حیران کمال

---

۱- نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۳۵) میں ''بے درد و ستم‌گر'' ہے - (مرتب)

۲- نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۳۵) میں ''ہوا'' اور طبع ۱۲۸۴ھ و ۱۸۷۶ع میں ''موا'' - (مرتب)

۳- ''شاید کہیں آ کر'' طبع ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۳۵) میں اور طبع دوم ۱۸۷۶ع (حاشیہ صفحہ ۲۳۲) میں ''آ کر کہیں شاید'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

واہ اے عشق اسے جاں سے کھویا
بات کہنے میں جہاں سے کھویا

دوست داروں نے برا حال کیا
سارے یاروں نے برا حال کیا

کوئی سرگرم فغان جاں سوز
نالہ ہنگامۂ محشر افروز

کسی کے لب پہ ''میں مر جاتا کاش''
کسی کے چہرے پہ ناخن کی خراش

کسی کی آہ کرے خوں باری
کسی کی چشم سے دریا جاری

آخر اس طرح بہ احوال خراب
لے چلے نعش اٹھا کر احباب

الغرض پہنچے جب اس شکل سے واں
جس جگہ تھا بت کافر کا مکاں

وہ گلی جس سے تماشہ گہ تھی
جلوہ گر غرفے میں وہ زندہ تھی

دیکھ اس حال کو افسوس آیا
گر پڑی دل جو ذرا گھبرایا

کرتے ہی سرائی بس وہ دل بر
جذب الفت نے دکھائی تاثیر

کچھ نہ سمجھی کہ یہ کیا کرتی ہوں
جان وار دیتی ہوں جاں مرتی ہوں

کیا سمجھتی ، اسے تھے ہوش کہاں
ہوش ہوتے بھی تو کیا ہوتا واں

Marfat.com
Marfat.com

کہ یہ لکھا ہوا تقدیر کا تھا
مقتضی عشق کی تاثیر کا تھا
عشق کے ڈھنگ بیاں کیا کیجے
اس کے نیرنگ بیاں کیا کیجے
اس کا ہر جائے جدا ہے عالم
جس جگہ دیکھو نیا ہے عالم
اس کی تاثیر فسون و جادو
اثر اس کا کوئی چھوڑے ہے کبھو
یہ کسی کو نہیں رکھتا محروم
جس پہ گزرے ہے اسے ہے معلوم
زندگی میں ہو اگر وصل محال
بعد مرنے کے مقرر ہو وصال
کون مایوس بھلا ہوتا ہے
جذبۂ عشق برا ہوتا ہے
کشش دل بھی ہے کیا کوئی بلا
یار سو کوس سے آتا ہے چلا
پاس فرہاد کے کہیّے شیریں
مضطرب ہو کے گئی تھی کہ نہیں
سر مجنوں پہ بھی تو ہے مشہور
کہ ہوا ناقۂ لیلیٰ کا عبور
چھوڑتا یہ تو کسی کو بھی نہیں
کھینچ لاتا ہے کہیں سے یہ کہیں
جب موے پر بھی بر آتی ہو امید
وہ بھی آ جائیں تو کچھ کیا ہے بعید

Marfat.com
Marfat.com

لوگ جا کر بھی تو پھر آتے ہیں
کہ بچھڑے بھی تو مل جاتے ہیں

مومن زار کہ تھا گرم بیاں
سوزش سینہ سے تھا شعلہ فشاں

دل کی آتش سے جلا خاک ہوا
بجھ گیا شعلہ بھڑک کر دل کا

آتشیں نالہ زد و رفت ز ہوش
ہم چو شمع سحری گشت خموش

ختم المومن نوحا حزنیا
ختم اللہ لنا بالحسنیٰ

Marfat.com
Marfat.com

# (۴) مثنوی چہارم

چه در پردهٔ دل فغاں بیختم
که طرح چنیں مثنوی ریختم
دم شعله افشان جان حزیں
بود نام و سالش ''تف آتشیں''
۱۲۶۱ھ

کھولیو ساقی منھ کو سبو کے
پیتے ھیں کب سے گھونٹ لہو کے
جام شراب احمر بھر دے
چشم بھر آئی ، ساغر بھر دے
غفلت بے جا رشک پری کیوں
حال سے میرے بے خبری کیوں
ھوش میں آ ، کیا نشه ھے تجھ کو
ایسا کہاں کا نشه ھے تجھ کو
محو تعطل کب تک رھنا
مست تغافل کب تک رھنا
ربط لب و پیمانه کہاں تک
ھا وھوے مستانه کہاں تک



Marfat.com
Marfat.com

چپ ہو ، سن اب آوازا کسی کی
آہ فلک انداز کسی کی

شور فگن ہے بانگ تظلم
صور شکن ہے بانگ تظلم

غور سے سن فریاد ستم کش
جلد کہیں دے داد ستم کش

مست شراب غم کی خبر لے
سینہ کباب غم کی خبر لے

جاں شکنی پیوند گسل ہے
جوش خمار نشۂ دل ہے

بادہ سختی[۱] خارہ ہے ظالم
شیشۂ دل صد پارہ ہے ظالم

ہائے وبال جان ہے جینا
جنبش دم ہے ریزۂ مینا

بادہ سرشک و چشم پیالہ
ہا وہوے مستانہ ہے نالہ

نشۂ غم میں حال دگر ہے
بادۂ الفت زہر اثر ہے

یعنی بری اب آن بنی ہے
دل شکنی ہے جاں شکنی ہے

---

۱ - نسخہ مطبوعہ ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۳۲) میں [illegible] نسخہ مطبوعہ ۱۲۰۳ھ اور ۱۸۶۱ع (صفحہ ۲۲۰ [illegible] ۳۱۰) میں [illegible] ہے - (مرتب)

۲ - "سختی" [illegible] "سختی" ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

تڑپے ہے سینہ بات کہے سے
درد اٹھے ہے سانس لیے سے

ضعف سے کیوں کر حال بیاں ہو
لب جو کھلے تو بند زباں ہو

گردش پہلو کیا کی جاوے
جسم ہلے جب زلزلہ آوے

چشم کشائی کوہ کنی ہے
جنبش مژگاں تیشہ زنی ہے

فرش زمیں سے جسم بہم ہے
یہ بھی مگر اک نقش قدم ہے

باد صبا سے حال دگرگوں
گردش بالیں ، گردشِ گردوں

جوش تپیدن حوصلہ فرسا
دل کی تپش سے زلزلہ برپا

حیرت و حسرت نالہ و زاری
مضطربانہ باتیں ساری

بہہ گئے خوں ہو دل جگر اپنے
آتا ہے رونا حال پر اپنے

گریۂ خونی غیرت جیحوں
منبع قلزم ، دیدۂ پُرخوں

بس کہ سرشک خوں سے بھرا ہے
عرصۂ دامن ، ''صحن منا'' ہے

دل کے قلق سے دشت نوردی
نقش قدم ہے صحرا گردی

Marfat.com
Marfat.com

پڑ گئے لاکڑوں پاؤں میں چھالے
جوش جنوں نے پاؤں نکالے

ہائے اذیت کیوں کر جاوے
چین نہ آوے ، موت نہ آوے

کاوش تازہ ہے ہم جی کو
نزع کی حالت ہر دم جی کو

سخت مشوش ہوں کیا کیجے
دل کو تسلی کیوں کر دیجے

کس کنے بیٹھوں ، کیوں کر ٹھہروں
ٹھہرے یہ دل تو دم بھر ٹھہروں

یار نہیں ہیں اپنے ڈھب کے
آئے ہے وحشت ملنے سے سب کے

سیر گلستاں ، خار لگے ہے
موج رواں ، تلوار لگے ہے

شعر رواں سے اشک رواں ہو
راگ سنے سے مشق فغاں ہو

درد نہاں نے پیر نکالا
عمر ابد نے مار ہی ڈالا

راحت دل کیا تاب نہیں ہے
موت تو کیسی ، خواب نہیں ہے

چشم رکھے وا درد نہفتہ
سونے نہ دیوے طالع خفتہ

ضعف دل اپنا زور جاوے
نیند کے بدلے غش بہ غش آوے

Marfat.com
Marfat.com

ولولہ طاقت سوز قیامت
رات کٹے جوں روز قیامت
کھانا بالکل چھوٹ گیا ہے
غصہ و غم ہر وقت غذا ہے
کام نہیں ہے جز ناکامی
آب کے بدلے خوں آشامی
موجۂ دریا اشک دمادم
آہ و فغاں دنبالہ رو ہم
سجدۂ ہر دم شعلہ فشانی
قبلۂ دوزخ ، داغ نہانی
خلعت زیبا ، داغ تن اپنے
گرد عبیر پیرہن اپنے
جامۂ سالم دیکھ قلق ہو
جیب سیے سے سینہ شق ہو
تا بہ کجا خاموش رہوں میں
حال دل اپنا کچھ نہ کہوں میں
رحم کی آس کے آس کہاں تک
راز نہاں کا پاس کہاں تک
ضبط کہاں تک جی پہ بنی ہے
صبر کہاں تک ، اپنے بھی جی ہے
جان کو کوئی کب تک کھووے
اب تو کہیں گے ہووے سو ہووے
رخصت نام و ننگ ہے اب تو
قافیہ اپنا تنگ ہے اب تو

Marfat.com
Marfat.com

اب تو کدورت دل کی نکالیں
خاک کہاں ہر بات پہ ڈالیں

اب تو لحاظ اس کا نہ کریں گے
شکوۂ بے باکانہ کریں گے

کھولتے ہیں اب راز نہانی
شوخ بھی دیکھے شوخ بیانی

نالۂ جاں کاہ آئے ہے لب تک
درد فزا آہ آئے ہے لب تک

قصۂ عشق آغاز ہوا ہے
بسملہ سدّ آہ رسا ہے

تازہ حدیث عاشق غم کش
شکوۂ جور و تاب ستم کش

کون ستم کش یعنی مرا دل
کون ستمگر یعنی وہ قاتل

جس نے کہ خاک و خوں میں ملایا
اشک کے بدلے خون رلایا

جس نے ہمیں ناکام کیا ہے
سچ تو یہ ہے کیا کام کیا ہے

اس کی طبیعت مشغلہ [illegible]
اپنی صدا سے چاہ کی [illegible]

اہل جفا میں دھوم تھی اپنی
جور کشی معلوم تھی اپنی

شوق [illegible]
دیکھو جہاں [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

سب کو تمنا چاہ کی اپنی
کان کو لذت آہ کی اپنی
گرم ادا، دل سوز جلن کے
تنگ دہن مشتاق سخن کے
اور ہمیں بھی چاہ کا لپکا
عشق دل[1] و جاں کاہ کا لپکا
مہر وشوں سے لاگ سی دل کو
گرم رکھے اک آگ سی دل کو
ایک نہ اک سے کام ہی رہوے
نام سدا بدنام ہی رہوے
تاب ہمیشہ صرف جفا ہو
عجز نیاز ناز سدا ہو
جب کہ بہت تکلیف اٹھائی
حال پر اپنے مرحمت آئی
سمجھے کہ بگڑا طور کچھ اپنا
حال بنا اب اور کچھ اپنا
جان بہ غم خوگر کو سجھائی[2]
عشق سراپا غم کی بر آئی

---

۱ - ''عشق دل و جاں کاہ'' طبع اول (صفحہ ۳۷۰) میں، طبع دوم اور ششم (حاشیہ صفحہ ۲۳۵، ۳۳۰) میں ''عشق و دل و جاں کاہ'' ہے - (مرتب)

۲ - ''سمجھائے'' نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ع (حاشیہ صفحہ ۲۳۵) اور نسخہ طبع ششم ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۳۰) اور طبع اول (صفحہ ۳۷۰) میں ''سجھائی'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

جی کو سنبھالا حیلہ و فن سے
دل بہلایا شعر و سخن سے

عیش کو پھر مہماں بلایا
ربط قدیمی یاد دلایا

تازہ کھلا گل باغ طرب میں
ربط ہوا گل خندہ و لب میں

ہو گئی یاری دل سے خوشی کی
نکھری تبسم سے نئی ہنسی کی

جان و فرح ہم گوہر راحت
خواب و مژہ ہم بستر راحت

چشم تر و شورابۂ غم میں
شور شکر آئی اک اک دم میں

سیر چمن میں روز گزاری
ہم نفس دم باد بہاری

رود و شراب و صحبت یاراں
رات کہ عید بادہ گساراں

تیغ کشیدہ رنج کشوں سے
گرمی صحبت شعلہ وشوں سے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

چندے یوں ھی اوقات بسر کی
عیش و طرب میں شام و سحر کی
چرخ نے دیکھ آرام ھمارا
غم سے زمیں پر سر دے مارا
جان فلک کی ھوگئی مضطر
دم میں بدل گئے آنکھیں اختر
چرخ کو اپنا چین نہ بھایا
دور زماں کو چین نہ آیا
ظلم فرامش یاد کیے پھر
جور و ستم ایجاد کیے پھر
عشق کو خواب خوش سے جگایا
بیٹھے بٹھائے فتنہ اٹھایا
تلخیٔ غم دی عیش اٹھا کر
شہد پلایا زھر ملا کر
یعنی ھمارے ھم ھنروں سے
ھم نسبوں سے ھم گھروں سے
شادی اٹھی اک گھر میں شتابی
اس میں ھوئی یہ خانہ خرابی
بس کہ تکلف نالہ اثر تھا
ان کا مکاں بھی اپنا ھی گھر تھا
تھی جو وہ بزم جان و دل آرا
میں ھی وھاں تھا محفل آرا

---

۔ ''ھی'' نسخہ مطبوعہ ۲۸۴ ... ۱۸۷۶ع (صفحہ ۱۷۳ ،
... میں ''بھی'' ہے ۔ (مرتب

Marfat.com
Marfat.com

کارکن و مختار وہاں ہیں
مہتمم ہرکار وہاں ہیں

اندر باہر شور فزائی
تھی متعدد بزم آرائی

سوئے ہر اک بزم اپنا گذر ہو
مجھ کو پکاریں کام جدھر ہو

اپنا گزر جوں صاحب خانہ
تا در رنگیں بزم زنانہ

پردے سے اک آواز خوش آئی
جس نے یہ چپ ہے مجھ کو لگائی

وصف کی اس کے تاب کہاں ہے
رنگ بیاں کی لال زباں ہے

لفظ جو تھے مربوط صدا سے
سو نہ ادا ہو نطق ادا سے

کیا کہوں اس کی سحر بیانی
لفظ کئی اور لاکھ معانی

لفظ نہ تھے اک تازہ فسوں تھے
جس کے مؤکل عشق و جنوں تھے

چھیڑ کی باتیں جادوئے بابل
جس سے مسخر ہو [illegible] دل

گرچہ سخن کا جوش کہاں تھا
لیکن عجب [illegible] فغاں تھا

---

۱۔ "ناز و نغاں" [illegible]

ہم سخنی ، پر طور ذکر سے
بات اُدھر سے نالہ ادھر سے

آہ نے کتنی تیز اثری کی
پردہ نشیں نے پردہ دری کی

چلمن[1] اُٹھا کے ووں ہی گرا دی
ایک جھلک سی اپنی دکھادی

پردہ اُٹھایا شوق نہاں نے
منھ کو چھپایا تاب و تواں نے

کیا کہوں عالم اتنی جھلک کا
رنگ اُڑے ہے مہر فلک کا

جوں نظر آئی ووں ہی نہاں تھی
کیسی تجلی برق تپاں تھی

دیکھ وہ عالم جلوہ گری کا
ہوش اُڑے یک بار پری کا

قامت رعنا آہ ستم کش
تاب جبیں یا شعلۂ آتش

زلف مسلسل سلسلہ جنباں
حلقۂ کاکل یا در زنداں[2]

تیغ شکاری جنبش ابرو
چشم کی گردش ، شوخی آہو

---

۱۔ "چلون اُٹھا کر" نسخہ مطبوعہ ۱۹۰۹ء (صفحہ ۱۰۰) اور نسخہ طبع ۱۸۷۰ء (صفحہ ۱۰۰) میں "چلمن اٹھا کے" ہے۔ (مرتب)

۲۔ "دندان" طبع اول (صفحہ ۳۷۲) میں غلط ہے۔ طبع دوم و سوم میں "زندان" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

کشتۂ مژگاں ترک نگاہاں
سرمہ فسان تیغ صفاہاں
رنگ صبا، گل ریز تکلم
خندۂ گل بن، طور تبسم

بس کہ وہ شکل پردہ نشیں ہے
دل سے زباں تک آتی نہیں ہے
گرچہ مرا ہر موئے زباں ہو
تو بھی سراپا وہ نہ بیاں ہو

ہو متحیر دیکھ رہا میں
دیکھ وہ عالم مر ہی گیا میں
عالم حیرت رخ نے دکھایا
آئنے نے آئینہ بنایا

کہنے نہ پائے رنج سے ہم
حسرت دل سے کھوئے گئے ہم
دل میں رہے صد حرف نہ گفتہ
کھل نہ سکا غنچۂ شوق نہفتہ

کیا کہوں حالت جان حزیں کی
بات تو سمجھو، بات نہیں کی
دیر تلک بے ہوش پڑے تھے
آنکھ کھلی تو خاموش کھڑے تھے

وقت سخن کب طاقت آئی
جب وہ گئے تب طاقت آئی
بس کہ سخن اب تھا نہ زباں کی
تاب جو تھی تھی صرف فغاں کی

---

۱- ''بات'' طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) [illegible] صفحہ ۱۲۳ [illegible] طبع ششم (صفحہ ۳۴۲) میں ''تاب'' ۔ (م ب)

Marfat.com
Marfat.com

جاتے ہی اُس کے آئی قیامت
راحت رفتہ لائی قیامت

دل نے اُدھر کو پھر نہ کیا منھ
پھرتے ہی وہ منھ ، پھیر لیا منھ

دم میں بگڑ گئی بازی ساری
تاب و تواں نے طاقت ہاری

لے گئی میرا چین وہ بالکل
ساتھ سدھارے صبر و تحمل

جوش نے اُٹھ کر جی ہی بڑھایا
شوق نے کیا ہنگامہ اُٹھایا

دم میں تمنا کے جو نہ آوے
دم بھی نہ لے جی جاوے ہی جاوے

گر نہ فریب امید نکالے
جان کو اس دم کون سنبھالے

تاب اجل ، نے جینے کا یارا
رنج میں جوں توں روز گزارا

شام کو بارے آنکھ بچا کر
دیکھ گئے اس حال کو آ کر

آ کے تسلی دے گئے کچھ کچھ
تاب و تواں پھر لے گئے کچھ کچھ

کیا کہوں کیا کیا جاوے دکھائے
ووں ہی گئے اور ووں ہی پھر آئے

لطف و نوازش ہائے پے ہم
ٹھہرے نہ ٹھہرے آئے پے ہم

Marfat.com
Marfat.com

روز وداع بزم جب آیا
مژدۂ مرگ تازہ سنایا
آ کے کہا سو ناز و ادا سے
بس نہیں چلتا حکم خدا سے
وصل بھلا تدبیر سے کیا ہو
جنگ و جدل تقدیر سے کیا ہو
چاہا تھا تسکین دیجیے تجھ کو
کچھ تو تسلی کیجیے[۲] تجھ کو
سو تو کسی ڈھب سے نہ بن آئی
بگڑی جو ترکیب بنائی
کچھ بھی اگر تدبیر بن آتی
جی ہی میں جی کی کیوں رہ جاتی
دل دہی کرتے اور دل لیتے
یاں ہی جو ملتے تو مل لیتے
یاں سے گئے پر ملنا مشکل
وصل و جدائی [illegible] مشکل

---

۱ - "آ کے سو" نسخۂ طبع [illegible] (صفحہ ۳۴۴) [illegible]
نسخۂ مطبوعہ [illegible] میں "[illegible]" [illegible]
ہے - (مرتب)

۲ - "کیجیے" نسخۂ [illegible] اول (صفحہ [illegible]) [illegible]
سے چاہئے "دو" [illegible] ہے - [illegible]
۳۴۳) میں "دیجیے" [illegible] ہے - [illegible] (مرتب)

۳ - نسخۂ [illegible] ۱۹۳۰ [illegible] ۱۳۰۳ [illegible]
نسخۂ [illegible] اول و [illegible] (صفحہ ۲۰۲، ۳۰۳) [illegible] (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ملیے تو ملنا کیوں کر ہووے
بن ملے حالت ابتر ہووے
قید کہوں کیا اپنے میں گھر کی
کانپتی جاوے باد سحر کی
دھیان نہ آنے پائے کسی کا
ذکر نہ ہرگز آئے کسی کا
باد صبا پیغام نہ لاوے
مرغ سلیماں اڑنے نہ پاوے
تا دم مرگ ارمان نہ نکلے
نزع بھی ہو تو جان نہ نکلے
ضعف سے غش بھی ہونے نہ پاؤں
طاقت کیا جو آپ سے جاؤں
رفتہ زناں[1] کا چرچا ہووے
عمر رواں کا چرچا ہووے
سب کی نیند اس فکر میں جاوے
خواب میں بھی تا کوئی نہ آوے
آمد و شد کیا ہووے فسانا
رات کا آنا روز کا جانا
جی کی تباہی کہیے کہاں تک
صبر نہ آوے قید یہاں تک
خیر پھر اب اے جان ملیں گے
جیتے رہے تو آن ملیں گے

---

۱۔ ''زناں'' نسخہ طبع اول اور دوم (صفحہ ۳۷۴، حاشیہ صفحہ ۲۳۸) میں، طبع ششم (صفحہ ۳۴۳) میں ''زماں'' ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

یاں ہی کبھی گر آئیں گے اب کے
تجھ سے بھی ہم مل جائیں گے اب کے

وہ تو گئے یہ کہہ کے ادھر کو
یاں قلق آیا دیکھنے گھر کو

چھوٹتے ہی ، ہجراں سخت[1] کی شامت
آپ سے یہاں آئی قیامت

نالۂ دل نے شور مچایا
خانۂ گردوں سر پہ اٹھایا

آہ نے آتش دی دل و جاں کو
آپ جلایا اپنے مکاں کو

زلزلہ بے تابی جاں سے
گر گئے ارکاں تن کے مکاں سے

اشک نے کیا کیا کی خوں ریزی
چشمۂ چشم و جیحوں ریزی

جوش تپیدن کام نہ آیا
جی نہ لیا ، آرام نہ آیا

جی پہ بنائی کیا کیا دل نے
[illegible] بگاڑا اپنا دل نے

زردی رخ نے رنگ کیا دیا
وسعت غم نے تنگ کیا دیا

سینہ غبار غم سے مکدر
آئینہ دل دم سے مکدر

---

۱ - بخت

Marfat.com
Marfat.com

کیا کہوں کیا کیا رہ گئی دل میں
دل کی تمنا رہ گئی دل میں

اتنے میں نکلی لہر سے باہر
خادمۂ مکروہ المنظر

تفرقۂ لب چاک گریباں
رخ کی سیاہی شام غریباں

خاک و محیط گنبد مینو
مرکز چشم و دورۂ ابرو

بینی و دو رخسار فسردہ
نیچے کے خم پر ابر مردہ

خرس کی پشم اشعار خمیدہ
سخت غبار آلا ، ژولیدہ

نقش ٔ اجل ، تصویر وبا تھی
صورت فتنہ ، شکل بلا تھی

ڈائنوں کا وہ کھائے کلیجا
دیو کا خود پھٹ جائے کلیجا

بات میں وہ آواز مسلسل
صور کا جیسے نفخۂ اول

ہنستے نہ دیکھا اس کو کسی نے
دل نہ دیا آسودہ دلی نے

اس کی جبلت میں غم گیتی
شیرۂ مادر مرکہ جبینی

اس سے کہا جو دل نے بتایا
وہ ہی جو دل میں تنہا ٹھہرایا

Marfat.com
Marfat.com

تازہ پیام سودا بھیجا
مشورۂ دل کھلا بھیجا

واں سے جواب صاف ہی لائی
بات بنائی پر نہ بن آئی

درد شراب سختی قاتل
تلخ سخن مانند ہلاہل

ساختہ حرف تلخ ندیماں
اس لب شیریں پر سو بہتاں

سایہ نمط ناچار پھرے ہم
خاک پہ ہر ہر گام گرے ہم

ورد لب جاں سرگشتہ
صد نمط بخت برگشتہ

آن کے گھر میں پھر وہی حالت
بلکہ زیادہ یاس و خجالت

پھر تپش دل زلزلہ آرا
پھر تنگ جاں حوصلہ فرسا

غلغلہ ہم آہنگ قیامت
یاس بہشت رنگ قیامت

خوف کہ بس کر آئے یہ کیا ہم
ڈر کہ ہوئی رسوائی باہم

نام کیا بدنامی دل نے
کام کیا ناکامی دل نے

بس کہ ہوئی تشویش ملاقات
ڈرنے لگے تجسس ملاقات

Marfat.com
Marfat.com

ہائے خبر تو خوب نہ پائی
ہو گئی عالم میں رسوائی

تھی جو امید جاں بہ لب اپنی
مر ہی گئی کیا کہیے اب اپنی

اٹھ گئی کیا مایوس تمنا
ہائے امید ، افسوس تمنا

اب کی قلق ہے طور زیادہ
حالت ابتر اور زیادہ

یاس و غم و اندوہ ، خجالت
جاں شکنی کچھ نزع کی حالت

طور یہ ظاہر مرنے کے سارے
چار مہینے یوں ہی گزارے

کیسے مہینے عمر دو عالم
روز قیامت جس کا ہر اک دم

بخت نے کیا کیا کچھ نہ کیا پھر
چرخ نے تازہ داغ دیا پھر

یعنی وہ رشک مہر درخشاں
آئی مرے اک دوست کے مہماں

اور یہ مجھ کو بھی خبر آئی
جان تمنا دوڑ کر آئی

غم سے شگون تازہ لیا پھر
مشورہ دل سے میں نے کیا پھر

Marfat.com
Marfat.com

دل نے کہا اے شوق مجسم
مضطربانہ کام بنے[1] ہم

جان سے تجھ کو کھو کے رہیں گے
جانے ہم[2] تو اب نہ کہیں گے

جانے سے ہوگی پھر رسوائی
جان کے کیوں اندوہ فزائی

ایسا ہی گر ہے حوصلہ فرسا
شوق سراپا زور[3] تقاضا

لاؤ زباں پر کام تمنا
بھیجو اسے پیغام تمنا

مجھ کو بھی دل کی بات جو بھائی
محرم راز اک جلد بلائی

اس کو اسی دم اس جا بھیجا
حال دل اپنا کہلا بھیجا

گرمی شوق و سوز نہانی
آہ سحر کی شعلہ فشانی

چشم سہر[4] آلودہ کا شکوہ
بخت بہ خواب آسودہ کا شکوہ

---

۱- "بنے ہم" نسخہ سوم (صفحہ [illegible]) میں ہے لیکن [illegible] اول اور دوم (صفحہ ۱۷۳ و ۲۰۰) میں "بنے ہم" ہے (مرتب)

۲- "جانے ہم" نسخہ اول اور دوم (صفحہ [illegible]) میں لیکن نسخہ طبع سوم (صفحہ [illegible]) میں "جانے [illegible]" [illegible] (مرتب)

۳- "زور و تقاضا" طبع اول (صفحہ [illegible]) "زور [illegible] تقاضا" طبع دوم (حاشیہ صفحہ ۲۰۲) "زور تقاضا" طبع سوم (صفحہ [illegible]) میں صحیح ہے - (مرتب)

۴- "سہر" طبع اول (صفحہ ۱۸۳) میں اور "سحر" طبع دوم و سوم (صفحہ ۲۰۱، ۳۴۳) میں - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

قوت فزائی غصہ و غم کی
آب دھی خوں ناب ستم کی

هجر قیامت زا کی شکایت
مرگ قدم فرسا کی شکایت

عرض حجاب رسوا کردن
عذر امید بے جا کردن

حرف زباں زد ھجر کی کاھش
عرض مکرر وصل کی خواھش

اس نے لیا جوں نام ھمارا
دینے لگی پیغام ھمارا

سنتے ھی نام عاشق بے کس
کہنے لگی کس ناز سے بس بس

بار دگر یہ نام نہ لینا
رنج پیہم مجھ کو نہ دینا

نام کو اس کے آگ لگاؤں
دل کی طرح سے اس کو جلاؤں

ننگ دو عالم آپ تو تھا ھی
مجھ کو بھی کیا بدنام کیا ھی

پھر نہ سوال وصل کرے وہ
پھر نہ خیال وصل کرے وہ

اب نہ توقع دھر، نہ ملوں گی
اب نہ تمنا کر نہ ملوں گی

اب نہ ملوں گی یاد رھے یہ
نام نہ لوں گی یاد رھے یہ

Marfat.com
Marfat.com

وہ نہیں اپنی چاہ کے لائق
کب ہوں کسی بدنام پہ عاشق
خواب تمنا یاب نہ دیکھیں
ملنے کا میرے خواب نہ دیکھیں
مرتے ہیں تو مر جائیں بلا سے
چاہتی ہوں میں یہ تو خدا سے

---

آہ نہ دیکھا حال زبوں کو
ہائے نہ سمجھی جوش جنوں کو
غور نہ کی بے تابی جاں پر
کان نہ رکھا شور و فغاں پر
غصے کے بدلے رحم نہ کھایا
کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
سمجھی نہ ناحق خون کا اثر وہ
سوچی نہ جی میں یہ کہ اگر وہ
سنتے ہی یہ مر جائے تو کیا ہو
خون ہے مومن کا نہ برا ہو
جی سے گزرنا کیا عجب آخر
غیرت سے ہے وہ جاں بلب آخر
پہلے بھی عاشق یوں ہی موئے ہیں
ایسے ہزاروں قصے ہوئے ہیں
سیکڑوں ہیں [illegible]
ان کو [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

آنکھوں کی دیکھی بات کہوں میں
جوش ہے کیا خاموش رہوں میں

## حکایت

عشق جبلت ایک جواں تھا
زمزمہ سنج آہ و فغاں تھا

سر تا پا تاثیر محبت
شکل وفا تصویر محبت

نالے عظام غیرت نے میں
خون تمنا ہر رگ و پے میں

صبح جدائی شام غریباں
کام دل ناکام رقیباں

بے رخ رشک شمع منور
تاب دہ پروانۂ مضطر

برق تپش آرام تپیدن
شوخی آہو رام رسیدن

چہرے سے ٹپکے حیرت یک سر
چین و جبیں آئینہ و جوہر

سیر چمن گل ریز جفا ہو
جلوۂ لالہ داغ فزا ہو

آب رواں سے جی گھبراوے
عکس سے اپنے وحشت آوے

ہوجو سرشک اس چشم سے جاری
آنکھ چراوے ابر بہاری

Marfat.com
Marfat.com

ضعف سے مشکل[1] گردش بالیں
بے حرکت جوں صورت قالیں

کیوں کہ زباں پہ حرف غم آوے
بات سے پہلے لب پہ دم آوے

غش میں پڑا جوں مردہ ہووے
نیند کہاں ، پر پہروں سووے

حال پر اُس کے شفقت آوے
تو بھی نہ اس کو کوئی جگاوے

آپ ہی جاگے ، جاگے نہ جاگے
آئے حواس اور سارے بھاگے

جاگتے ہی اک فتنہ جگایا
آنکھ کھلی اور طوفاں آیا

گریۂ شور آمیز تلاطم
آب دہ آئینۂ قلزم

سیل سرشک ، آثار خرابی
اہل محلہ مردہ آبی

گریۂ خونیں سے دم طغیاں
دست مژہ جوں پنجۂ مرجاں

سینہ بہ رنگ آبلہ لپکے
آہ سحر سے دوزخ ٹپکے

نام دوا ، آزار فزا ہو
دل سے نہ دم بھر ہاتھ جدا ہو

---

۱ - "مشکل" نسخۂ مطبوعہ [illegible] نسخۂ مطبوعہ [illegible] (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

چہرہ گل و گل رنگ شکستہ
رنگ ہزار دام گسستہ

شور فغاں تمہید قیامت
داغ جنوں ، خورشید قیامت

دیکھے جدھر کو چشم بھر آوے
آنکھ میں آنسو جوں نظر آوے

قوت ، غذا غم غصہ کھانا
خواب فراموش نیند کا آنا

جامہ قبائے گل اندامان
جیب سحر ہم دامن داماں

شاخ کماں غم کھینچے سے بازو
سینے میں تیر عشق ترازو

ضعف قویٰ سے چارہ کم اس کو
کھینچنا مشکل تا بہ دم اس کو

ہر دم لب پر جان حزیں تھی
ہر آن ، آن باز پسیں تھی

سنگ ہو آب انداز نظر سے
یاس در و دیوار سے برسے

دل کی حقیقت کچھ نہ کہے وہ
دیکھے جدھر کو دیکھ رہے وہ

شدت رقت میں ہنس دیوے
تا کوئی عاشق جان نہ لیوے

راز نہفتہ سب سے چھپاوے
اپنے کو وہ دیوانہ بناوے

Marfat.com
Marfat.com

یار و عدو ، بیگانہ و ھم دم
حال سے اُس کے سب نا محرم

جو کوئی پوچھے حال ، نہ بولے
بات تو کیا پھر منہ بھی نہ کھولے

تنگ کرو تو تھوک اڑاوے
ھوش تو خاصے ، پر کنی لاوے

یاں کوئی اپنا کیا سر مارے
سخت کہو تو پتھر مارے

کان میں پوچھو دھوم مچاوے
بات کو یوں ھی دم میں اڑاوے

کچھ نہ کھلے احوال کسی پر
گزرے جو کچھ سو اپنے ھی جی پر

دل ھی سے دل کا حال بیاں ھو
درد نہاں کا چارہ نہاں ھو

ذکر الم غماز نہ ھووے
ھونٹ ھلیں آواز نہ ھووے

جب نہ ھو کوئی تو بن آوے
باتیں ھزاروں جب تو بناوے

اپنے سے ھووے اپنی حکایت
طالع و چرخ و دل کی شکایت

جور و جفائے یار کا شکوہ
فرقت دل آزار کا شکوہ

سن ھی لیا اک یار نے نالہ
ھو ھی گیا سب حال سے آگاہ

Marfat.com
Marfat.com

آ کبھی اپنی اس کو جتائی
بگڑے سے بھی پھر کچھ نہ بن آئی

حرف دروغ آثار سے کیا ہو
ہو کے مقر انکار سے کیا ہو

حال جب اپنا آپ کہا کچھ
پھر نہ بنی اقرار سوا کچھ

آخر اسے ہم راز بنایا
درد فزا افسانہ سنایا

یعنی یہ غم جو دل میں نہاں ہے
نقب زن غم خانۂ جاں ہے

اس کا سبب اک پردہ نشیں ہے
حور کو جس سے پردہ نہیں ہے

چشم دل مایوس ملائک
پردہ در ناموس ملائک

روے نظر پر برقع ادا سے
غرق عرق آئینہ حیا سے

ناز نہفتہ طرز حیا میں
چرخ کمیں شاگرد جفا میں

شرم زیادہ ناز و ادا سے
ناز و ادا شرمندہ حیا سے

لا نہ سکوں[۱] غم دل کا زباں تک
جا نہ سکے پیغام وہاں تک

---

۱ - ''لا نہ سکوں'' طبع اول اور دوم ، ''لا نہ سکے'' طبع ششم (صفحہ ۳۵۱) - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

نکلے تو جی اور راہ نہ نکلے
راہ ملاقات آہ نہ نکلے

یاس انیس درد نہانی
آرزو اپنی دشمن جانی

اُس نے کہا پھر صبر کہاں تک
ب تو کسی کو بھیجیے واں تک

حال سے اُس کو کچھ تو خبر ہو
حرف الم کا کچھ تو اثر ہو

شاید اسی سے چارہ گری ہو
چارۂ درد بے خبری ہو

وہ ہی کوئی تدبیر نکالے
جان تپش آرا کو سنبھالے

ورنہ یوں ہی مر جاؤ گے اک دن
چین نہ غم سے پاؤ گے اک دن

عمر کے باقی ہیں جو کئی دم
ہوئیں گے صرف نالہ بے ہم

جان سے وہ بھی تنگ تو تھا ہی
ووں ہی کسی کو بھیج دیا ہی

مطلب و مضموں خوب سکھا کر
قصہ سنا کر حال دکھا کر

اس نے جب اُس کو تنہا پایا
حال سراپا رنج سنایا

حالت عاشق شرح و بیاں کی
آہ پے ہم ورد زباں کی

Marfat.com
Marfat.com

عرض کیا پیغام تمنا
مطلب یاس انجام تمنا

رو کے حدیث شوق ادا کی
آگ بہ روغن تھی نم ناکی

جل کے کہا یوں سوز نہانی
جس سے کہ دل ہو کوہ کا پانی

سن کے پیام زلزلہ مضموں
اس نے جواب ناز دیا یوں

صبر نہ تھا تو عشق کیا کیوں
چاہ کا میری نام لیا کیوں

پہلے ہی کرنا تھا حذر ان کو
مرنے سے حاصل جان کر ان کو

ملنے کو سمجھے کیوں مرے آساں
کیوں نہ ہوے اس وقت ہراساں

فائدہ اب پیغام دیے سے
حاصل کیا بد نام کیے سے

کوئی جفائے عشق سہے کیوں
تاب نہ ہو تو زندہ رہے کیوں

ایسے سے الفت ہو نہ کسی کو
آگ لگے اس گرم دلی کو

اور نہ ہوں بد نام کہیں میں
کاش کے وہ مر جائے نہیں میں

پھر کے جوں ہی پیغام بر آیا
آ کے پیام مرگ سنایا

Marfat.com
Marfat.com

جان الم کش تاب نہ لائی
جوش قلق کو تاب نہ آئی

بات سے آس کی جان ہوا تھی
شمع سحر اور باد صبا تھی

ایک ہی دم میں تھا دم رخصت
آہ کی بھی دی غم نے نہ فرصت

عشق کا ادنا کام ہے یہ تو
نیک بہت انجام ہے یہ تو

عشق سے جو ہو کس کو عجب ہے
عشق حریف مرد طلب ہے

"مومن" زار اب بند زباں کر
ختم سخن کر، ترک بیاں کر

تا بہ کجا یہ گرم بیانی
تا بہ کجا یہ شعلہ فشانی

تاب سماعت اب نہیں ہم کو
آگ لگے اس گرمی دم کو

پھونک دیا جی تیری زباں نے
سینہ جلایا سوز نہاں نے

چشم سے سیل اشک رواں ہے
تو نہیں شاعر مرثیہ خواں ہے

حرف قلق نے سخت ستایا
تیری تپش نے سب کو لمایا

طال حدیث العشق [illegible] قصر
افنا [illegible] لولاک [illegible]

---

# (۵) مثنوی پنجم

این تازہ فغاں کہ بر کشیدم
این نالہ کہ از جگر کشیدم
حرفیست بہ خون دیدہ مرقوم
نام و سالش ''حنین مغموم''
۱۲۴۴ھ

ساقیا اب ناز بے جا کس لیے
چین ابرو بے محابا کس لیے
تند خوئی باعث آزار ہے
زہر قاتل تلخی گفتار ہے
بے مزہ ہے شکرّ افشانی تری
بے نمک ہے سرکہ پیشانی تری
اے تنک ظرف اس قدر بدخو نہ ہو
دل ہوا کھٹّا ترش ابرو نہ ہو
بے نیازی کا سبب اے بد مزاج
کیا رہی ہے ہم کو تیری احتیاج
کام کیا اب ساغر سرشار سے
بادہ کش ہوں جام چشم یار سے



Marfat.com
Marfat.com

مجلس غم ہے مجھے بزم شراب
ہوگیا دل گرمیوں سے جی کباب

جلوۂ مے نے پلایا خوں مجھے
آ گئی یاد لب مےگوں مجھے

دیکھ دور ساغر مل کی بہار
پھر گئی آنکھوں کے آگے چشم یار

وصل کا عالم نظر میں چھا گیا
پھر نشہ خود رفتگی کا آ گیا

چشم تر لبریز خوں پیمانہ ہے
جوں صراحی گریۂ مستانہ ہے

جوش مے کی طرح کیا آتا ہے آہ
خون دل منھ میں بھرا آتا ہے آہ

ضبط بے ہم کی توانائی نہیں
طاقت صبر و شکیبائی نہیں

ماجرا ہے سخت مشکل کیا کروں
کیا کروں، تھمتا نہیں دل کیا کروں

ناز بےجا اور میں کم‌حوصلہ
کیا رکے ہے ولولہ سا ولولہ

بس چلے تاب و تواں کا کب تلک
پاس ہو راز نہاں کا کب تلک

پھر سرشک لالہ‌گوں غماز ہے
رنگ رو پھر مائل پرواز ہے

پھر ہوا ہے ناخن [illegible]
[illegible] دل [illegible] جگر ہے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

پھر ہیں کیا کیا ولولے تاثیر کے
پھر پھرے دن نالۂ شب گیر کے

پھر ہے وقت نالہ و فریاد دل
دشمن جاں ہے پھر اک صیاد دل

پھر کسی زلف سیہ کا دھیان ہے
ظلمت کفر اپنا پھر ایمان ہے

پھر غرض کھانا کہاں ، پینا کہاں
خون دل ، لخت جگر ہے آب و ناں

ذکر خفتن سعنی بیگانہ ہے
طالع خوابیدہ پھر افسانہ ہے

فکر ہائے بے خودی کا ہوش ہے
عقل کو کتنا جنوں کا جوش ہے

پھر وہی درماندگی بے چارگی
پھر وہی صحرا ہے اور آوارگی

پھر اطبا نے کیا ترک علاج
چارہ سازوں کا پھر اب بگڑا مزاج

ہم نفس ہیں دم بہ دم گرم فغاں
ناصحوں کی لڑکھڑاتی ہے زباں

رو کے ، آنسو پونچھتے ہیں بار بار
زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں یار

حال چاک سینہ کیا ہیہات ہے
کانپتا کچھ بخیہ گر کا ہات ہے

تاب پرسش راز داروں کو نہیں
اٹھ گئے پہلو سے روتے ہم نشیں

Marfat.com
Marfat.com

سوچتے شاگرد ہیں سال وفات
مرثیے کی فکر ہے شیون کے سات

کون سے شاگرد وہ استاد فن
بے سخن ہے دلربا جن کا سخن

وحشت و مضطر، کرم، تسکین و یاس
بے خودی میں بھی رہیں[1] جن کے حواس

اکبر و عظمت ، سرافراز سخن
پایہ بالا تر ، بر افراز سخن

باعث ناز و غرور روزگار
میرے مشفق میرے مونس میرے یار

شیفتہ سر دفتر اہل قلم
نکتۂ خاطر نشاں جس کا رقم

بے عدیل و بے سہیم و بے بدل
بے نظیر و بے مثال و بے مثل

راز دان نکتہ ہائے کس مداں
معنی کرسی نشیں ، خاطر نشاں

ہم نفس ، ہم دم، رضاجو، دوست‌دار
شیفتہ دل دار ، والہ ، جاں نثار

یار جانی ، محرم راز نہاں
بے ریا مونس کوئی ایسا کہاں

محو امید و تمنائے وصال
بعد میرے زندگی اس کی محال

---

۱- ''رہیں جن کے حواس'' نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ ۳۸۶ ، حاشیہ ۵۴۲) میں اور نسخہ طبع سوم (صفحہ ۳۵۵) میں ''رہیں جن کے بد حواس'' ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

جان پر اللہ کیسی آ بنی
حال بگڑا جائے ھے یہ کیا بنی

زندگانی کے ھمیں لالے پڑے
ھائے کس بے درد کے پالے پڑے

دشمن جانی ھے یارو کیا کروں
کیا کروں اے دوست دارو کیا کروں

رشک دشمن نے ستایا ھائے ھائے
سوز غیرت نے جلایا ھائے ھائے

کاسۂ عمر آہ بھرتا ھی نہیں
خضر ھوں میں کیا کہ مرتا ھی نہیں

ٹھوکریں کھاتی ھے مرگ داد خواہ
آئے کیا، ھے سخت جانی سنگ راہ

یاد عیسیٰ کا لب دم ساز ھے
جو نفس ھے سو دم اعجاز ھے

آس ملنے کی نہیں، مرنا محال
ھر طرح سے ھم ھیں محروم وصال

چارہ و تدبیر کا امکاں نہیں
درد اپنا قابل درماں نہیں

کیا تھمے پونچھے سے اشک لالہ گوں
پاک دامن نے رلایا ھے یہ خوں

ھو شگاف سینہ کا کیوں کر رفو
چاک پردہ سے نہ جھانکے وہ کبھو

بہر طاقت قوت کیا جز زھر غم
اس نے کھائی میرے ملنے کی قسم

Marfat.com
Marfat.com

ہے فسوں افسانہ کیوں کر نیند آے
بند ہوں آنکھیں جو وہ آنکھیں ملاے

چاندنی کے پھول سے تسکیں کہاں
مہروش کی یاد میں ہے دل تپاں

چارۂ غش کر سکے کیوں کر گلاب
لے گئی ہوش اس رخ گل گوں کی تاب

واے[1] کاکل کی کجی کو کیا کروں
مشک سے ناسور ہے زخم دروں

نام سے عنبر کے جی گھبرا گیا
پیچ میں کس زلف کے میں آ گیا

درد دل کا چارہ بوس انگیز ہے
نرگس بیمار کو پرہیز ہے

ہاے وہ یوسف لباس بے تمیز
بوے پیراہن رکھے مجھ سے عزیز

کچھ نہیں کھلتی ہے وجہ احتراز
پاک دامن ہے، وہ تو میں پاک باز

ایسے عاشق سے حذر بے فائدہ
پاس عصمت اس قدر بے فائدہ

کیا ہے آخر فتوئ اہل حال
گر نہیں معشوق عاشق پر حلال

مفتیان عشق لکھتے ہیں تمام
بوالہوس شوہر بھی ہو تو ہے حرام

---

۱۔ "واے" طبع نسخہ (صفحہ ۲۵۸) میں۔ نسخہ اول اور دوم (صفحہ ۳۱۷ حاشیہ ۲۳۶۰) میں "وائے" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ہیں براہین و دلائل بے جواب
لیکن اس سے کہہ سکے یہ کس کی تاب

اس تجاہل کیش کو سمجھائے کون
کون سنتا ہے ، زباں پر لائے کون

چارہ غیر از صبر و خاموشی نہیں
بے زباں کو حکم سرگوشی نہیں

کم نگاہ و کم نما بے دید ہے
بے مروت ، بے وفا ، بے دید ہے

حال ابتر کو دکھاؤں کس طرح
ماجرائے غم سناؤں کس طرح

التماس شوق نظروں میں محال
ناتواں ہیں پر نہ دیکھے میرا حال

نکلے باتوں میں اگر منہ سے دھواں
شعلۂ رخسار ہو آتش زباں

شعر سے زینت فزائے خم ہو زلف
موشگافی گر کروں برہم ہو زلف

آئے گر کچھ تذکرے میں لفظ آہ
ہو مکدر سرمے سے چشم سیاہ

سرگذشت قیس محرومی مآل
گر کہوں کچھ کہ ہے سب حسب حال

یوں کہے وحشت فزا افسانہ ہے
ایسی باتیں جو کرے دیوانہ ہے

تھی زبس عاشق نواز و دل فروز
نام لیلیٰ ہے سیہ رو تیرہ روز

Marfat.com
Marfat.com

ذکر شیریں کس مزے سے ہر نمط
بر سر فرہاد ، پر جانا غلط

واہ انصاف دل خارا شکن
بے گنہ پرویز و مجرم کوہ کن

وصل شکر تہمت لذت فزا
تلخ کامی ہائے شیریں افترا

اور انداز ستم کیا کیا کہوں
کیا کروں ہے پاس اس کا کیا کہوں

اور یاں تو ننگ ہے نام آوری
شان و شوکت ہے خرابی ابتری

ہوچکی ہے کیسی رسوائی مری
شہرہ ہے ہنگامہ آرائی مری

وحشیان عشق میں سرخیل ہوں
خانہ بربادی میں رشک سیل ہوں

جا بہ جا قصہ مرا مشہور ہے
اہل وجد و حال تک مذکور ہے

حق تو یہ ہے عشق بازی یہ نہیں
پایۂ عشق مجازی یہ نہیں

پہلے تھا یہ عشق کا رتبہ کہاں
میری خواری سے لگی الفت کو شاں

دے گئیں نام اس قدر بدنامیاں
دم کی نکلیں مری ناکامیاں

بے وفا میری وفا کے ہیں گواہ
قصہ اور طرز ستم کے داد خواہ

Marfat.com
Marfat.com

ابتدا سے جان پر کھیلا کیا
ہائے مجھ ناکام نے کیا کیا کیا

چپکے چپکے غل مچاتا ہی رہا
تھک نہ بیٹھا ناز اٹھاتا ہی رہا

جامۂ سالم کبھی پہنا نہیں
پردہ در تھی اک نئی پردہ نشیں

کیا کہوں دیکھے ہیں کس کس کے ستم
پر نرالے سب سے ہیں اس کے ستم

مہربانی ، دل دہی بھی جور ہے
اور تھی کچھ اور ، یہ کچھ اور ہے

حال میرا لائق اظہار ہے
لیک پاس آبروے یار ہے

جوش سودا ہے ولے بکتا نہیں
لگ گئی چپ ، پر میں کہہ سکتا نہیں

پھر گئے نالے پہنچ کر تا گلو
اف کروں کیوں کر کہ ہے وہ شعلہ خو

کیا بن آتی ہے سوا صبر و شکیب
یوں خرابی ہائے افغاں یا نصیب

پر خلش کی سینہ کاوی ہے غضب
''اہتمام خوں تراوی'' ہے غضب

پاس مطلب زہر قاتل ہے کہ بس
ریزۂ الماس ہے ہر ہر نفس

رک گیا دم ، کیا کرے ناچار ہے
کر نہ نکلے ٹھہرنا دشوار ہے

Marfat.com
Marfat.com

لب پہ آیا قصۂ درد آفریں
دل سے نکلے نالہائے دل نشیں

پھر استقبال آتا ہے اثر
گفتگوئے غیرت آہ سحر

بس کہ اک رشک پری جانانہ ہے
ہم دم افسوں، مرا افسانہ ہے

کیا فسانہ جس سے خوب آزار ہو
فتنۂ روز جزا بے دار ہو

داستان عاشق حرماں نصیب
سرگزشت نا امید نا شکیب

حیرت افزا ماجرائے شوق ہے
انتہا و ابتدائے شوق ہے

یہ معما کون سمجھے بن کہے
عقل بھی میری طرح حیراں رہے

وہ جو قصہ رہ گیا ہے نا تمام
جب تلک اس کا نہ ہووے اختتام

ابتدا اس کی سمجھ میں آئے کب
فہم سامع مدعا کو پائے کب

کون سا قصہ وہ خواری کا بیاں
اس سے پہلی مثنوی کی داستاں

یعنی جب قاصد پھرا لے کر جواب
لفظ ہائے معنی و مضمون عتاب

---

[illegible]

Marfat.com
Marfat.com

آس ٹوٹی سن جواب جاں گسل
نکلی وہ پیماں شکن، پیماں گسل

اُڑ گیا رنگ امید چارہ جو
نا امیدی کی بر آئی آرزو

ہائے ہجر[1] آرزو ہائے وصال
جان سے گزری تمنائے وصال

سر اُٹھایا خاطر مایوس نے
پاؤں پھیلائے کف افسوس نے

چشم سے ٹپکے سر شک لالہ گوں
فوج حرماں نے کیا حسرت کا خوں

شور و افغاں نے اُٹھایا سر پہ گھر
ہر نفس نکلا لیے لخت جگر

ہو گئی دل سوز آہ آتشیں
آسماں رس نالۂ کرسی نشیں

خاک اُڑائی اشک کلفت توز نے
جی بجھایا آتش جاں سوز نے

ہو گیا افسانہ سا خواب وصال
تھی امید وصل یا تاب وصال

داغ دل ہم راہ اشک آنکھوں میں آے
خار خار رنج نے یہ گل کھلائے

دل نے پائی جرم الفت کی سزا
جان نے چکھا تلخ کامی کا مزا

---

۱- ''ہجر'' کے بعد ''و'' نسخۂ اول اور دوم میں نہیں ہے۔ طبع شمیم (صفحہ ۳۵۸) میں ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

صد خلش خار و رگ جاں میں ہوئی
کش مکش دست و گریباں میں ہوئی

جوش وحشت سلسلہ جنباں ہوا
بادیہ آباد ، گھر ویراں ہوا

جان بے طاقت ٹھکانے لگ گئی
ضعف کی محنت ٹھکانے لگ گئی

دیکھ جوش دست برد اضطرار
لڑکھڑائے پائے تسکین و قرار

آہ و افغاں سے دم آیا ناک میں
جی کدورت نے ملایا خاک میں

جلوے اس بے دید کے نظروں میں چھائے
جس طرف کو دیکھیے دیکھا نہ جائے

اشک سے آنکھوں پہ چربی چھا گئی
دل گدازی سی نظر میں آ گئی

وصل کی حسرت میں سودا ہو گیا
دم بہ دم لب پر کہ یہ کیا ہو گیا

ہر نفس صد جوش طبع غم گزیں
دم بہ دم بے تاب تر جان حزیں

جی نہ بہلے گرچہ بہلایا کروں
دل نہ ٹھہرے لاکھ ٹھہرایا کروں

مجلس احباب سے نفرت ہوئی
بے کسی سے گرمی صحبت ہوئی

Marfat.com
Marfat.com

کینۂ یاراں[1] ، دل غم ناک میں
پرسش احباب سے دم ناک میں

باغ و بستاں مجلس ماتم لگے
کنج خلوت کے سوا جی کم لگے

وحشت و سودا بلائے خانگی
توشۂ تنہائی و دیوانگی

گہ خیال چشم میں حال خراب
اشک سے کوں سے سیہ مست شراب

گہ فراق طرہ سے چین جبیں
گاہ فکر زلف میں دل شانہ بیں

یاد کو میں دوڑتے پھرنا کبھی
آپ اپنے پاؤں پر گرنا کبھی

شوخی وحشت سے گھبرایا کروں
جان کھونے میں مزا پایا کروں

جب تصور آئے ہوں میں پائے مال
اس کو اپنے زعم میں دکھلاؤں حال

صبح سے تا شام جوں مہر منیر
دم بہ دم رنگ رخ و حالت تغیر

شام سے تا صبح جوں ماہ تمام
چشم کو آسودن و خفتن حرام

نصف شب ہم گردش امسال و پار
دورۂ خور نیمۂ نصف النہار

---

۱- نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ء (حاشیہ صفحہ ۲۴۸) میں ''کینہ باراں'' اور طبع ۱۲۸۴ھ اور ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۹۰ ، ۳۵۸) میں ''کینہ یاراں'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

مہر و مہ داغِ وفائے روز و شب[۱]
روز و شب حسرت فزائے روز و شب

آئیں یہ راتیں وائے جیتے رہے
روز بد دیکھے بھالے جیتے رہے

ہم سے بے طاقت نہ پہنچے تا بہ گور
سخت جانی نے جتائے اپنے زور

زندگی باقی تھی دن مر مر کٹے
کٹ گئے پر کیا کہوں کیوں کر کٹے

ہر نفس ، ہردم ، دم خنجر ہوا
میں خیال سر بریدن میں مرا

کٹ گیا دن بھی اگر شب کٹ گئی
صبح کی پو تھی کہ چھاتی پھٹ گئی

اختیار مرگ میں ناچار زیست
سہل نزع ، سخت دل ، دشوار زیست

جب کہ گزرے چند روز اس حال سے
باز آیا چرخ اپنی چال سے

پاس بدنامی فلک کو آ گیا
شور آہ و نالہ سے گھبرا گیا

بھر لیا جی آسماں نے جور سے
دل کو خالی کر چکا ہر طور سے

دل گیا جوش اثر کا آہ پر
طالع برگشتہ آئے راہ پر

---

۱۔ نسخۂ طبع نشنہ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۵۹) میں ''مہر و ماہ'' غلط ہے ۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

اُف رے دعوے آہ عالم سوز کے
دن پھرے کس عاشق بد روز کے

پیرو خواہش حصول آرزو
کیا اجابت کو دعا کی جستجو

خضر نے گم کردہ رہ کو آ لیا
حاصل مطلب نے مطلب پا لیا

قصہ کوتہ[1] ایک دن تھی[2]، جاں گداز
گرمی افسانۂ زلف دراز

آز شادی مرگ، نو امید اجل
یاد مژگاں باعث طول امل

ہر نظر محو رخ تاب و ثبات
پیش چشم اُس کی نگہ التفات

دیدۂ شوق تجلی سوے در
گردش چشم وفا مد نظر

اعتماد نالۂ شب گیر تھا
انتظار مقدم تاثیر تھا

ناگہاں وارد ہوئی اک پیر زال
جس کے صدقے نوجوانی کا جمال

رخ سے انداز شگفتن آشکار
کیا جبیں داغ دل صبح بہار

---

۱۔ ''کوتاہ'' تینوں نسخوں میں ہے ؛ بہ لحاظ موزونیت ''کوتہ'' لکھا ۔ (مرتب)

۲۔ ''تھا'' نسخہ مطبوعہ ۱۸۷۶ع (حاشیہ صفحہ ۲۴۹) میں اور ''تھی'' نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۴ھ اور ۱۹۳۰ع (صفحہ ۳۹۲ ، ۳۶۰) میں (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

ہر نفس رشک نفس ہائے نسیم
جلوہ گر اس غیرت گل کی شمیم

خم حضور قامت خم ، قد سرو
خندہ و رفتار جوں کبک و تدرو

ہم زباں طوطی شکر فشاں
اس لب شیریں سے گویا ترجماں

چشم و طرز دل نوازی ہائے یار
صد نگاہ آشنا بیگانہ وار

زیر لب حرف بشارات و نوید
خندۂ منت فزا جوں صبح عید

گوہر افشانی لب گفتار سے
یہ پیام اس لعل گوہر بار سے

اے خراب ، اے بے حیا، اے نابکار
اے ذلیل، اے مضطرب، اے بےقرار

اے ہوس آمیز رنگ عاشقی
دشمن ناموس و ننگ عاشقی

اے پشیمانی پسند ، اے بے تمیز
اے دل آزار دل آزاد عزیز

اے قتیل و قاتل صد آرزو
اے ستم گر ، اے ستم کش، اے عدو

اے نصیحت ناشنو ، اے بے شعور
اے زبون اضطراب ، اے ناصبور

اے قرار اضطراب ، اے [illegible]
اے [illegible] ، اے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

اے قبول شوق دشواری پسند
اے پسند وحشت خواری پسند

اے خراب حالت عبرت فزا
اے مطیع حسرت فرماں روا

اے عدوے عقل وھوش اے بے حواس
دور تھا تو پر نہ آیا میرے پاس

یہ نہ سمجھا ، نا سمجھ کیا ھووے گا
ساتھ میرے کون رسوا ھووے گا

کیسے خوش خو کو ملامت ھووے گی
کیسے نازک پر قیامت ھووے گی

طعنے دیں گے غیر کس محبوب کو
بد کہیں گے لوگ کیسے خوب کو

کیسی چھاتی طعنے سے چھن جائے گی
کیسی نازک جان پر بن جائے گی

مل سکیں گے کیوں کہ رسوائی کے بعد
یاس ھے ھنگامہ آرائی کے بعد

گر نہ تھی تم کو تمنائے وصال
شوق کا میرے تو کرنا تھا خیال

دیکھنا تھا میرے حال زار کو
سوچنا تھا حسرت دیدار کو

کیا کہوں کس بے گنہ سے کیا کیا
خیر وہ تو جو کیا اچھا کیا

اب بھی گر کچھ پاس رسوائی کرو
دور یہ ھنگامہ آرائی کرو

Marfat.com
Marfat.com

کوئی ملنے کی کروں تدبیر میں
هجر میں کب تک رهوں دل گیر میں

تها مطوّل بس که عذر اضطراب
مختصر سا یه لکها میں نے جواب

کر گیا[1] بے خود هجوم اشتیاق
اب برابر هے همیں وصل و فراق

گر ملو شکر عنایت کچھ نہیں
اور نه ملیے تو شکایت کچھ نہیں

کوئی اس پر فن کی باتیں کیا کہے
ان جوابوں پر پیام آتے رهے

گہه گہے بے واسطه باتیں هوئیں
چپکے چپکے کچھ ملاقاتیں هوئیں

گرچه دل اس دل ربا سے پهر گیا
آشنا ، نا آشنا سے پهر گیا

پر رکھا پاس وفا نے تهام تهام
بے وفاؤں میں رهیں تا نیک نام

ورنه اس نفرت په مشکل تهی نباه
اجتماع احتراز و شوق[2] واه

وجه نفرت یه که وه آتش عذار
دور هی سے خوش نما تهی جوں شرار

---

۱ - "کر دیا" نسخه مطبوعه ۱۹۳۰ع (صفحه ۲۶۱) [illegible]
مطبوعه [illegible] اور [illegible] میں "کر [illegible]" [illegible])

۲ - "شوق [illegible]" نسخه مطبوعه [illegible]
نسخه طبع اول و دوم (صفحه [illegible]
ش - [illegible] غزل - مرتب

Marfat.com
Marfat.com

پاس سے دیکھا تو بس دیکھا نہ جائے
ہر نگاہ منفعل آنکھیں چرائے

غم سے جی چشم غلط بیں کا جلا
چشم بد دور ایک رشک صد بلا

دل ہوا سرد اختلاط گرم سے
بجھ گیا جی جوش آب شرم سے

لاف الفت کی ندامت ہائے ہائے
آپ اپنے پر قیامت ہائے ہائے

جبہ نم سے دیدۂ نم منفعل
مجھ سے دل ، میں دل سے باہم منفعل

قدر ذوق حسرت عشاق کی
حسرتیں ناکامی مشتاق کی

پاس خاطر داری طبع غفور
دل[1] ربائی ہائے غم اپنے سے دور

دل سے نقض عہد و پیماں کی قسم
دم بہ دم جان پشیماں کی قسم

وصل میں رنج جدائی ہائے ہجر
شکوہ ہائے کم نمائی ہائے ہجر

گرم جوشی ، موجب دل تفتگی
آمد اُس کی باعث خود رفتگی

شوخیاں رشک رم صبر و شکیب
کیا بلائے جان وہ شکل مہیب

---

۱ ۔ [illegible] (مرتب)

شعلۂ دوزخ رخ انور کی تاب
جس سے ہر مومن کو واجب اجتناب

جبہہ یا صبح وداع مہ جبیں
رو سیہ پر تیرگی ظاہر نہیں

گردہ اک دل تنگی مایوس کا
ہر شکن خط تنہا کف افسوس کا

موے سر سے شام غربت رو سفید
ظلمت شب ہائے ہجراں صبح عید

دیدۂ حیراں سے رخ بے آب تر
زلف عاشق سے کہیں بے تاب تر

طرّہ یا روز سیاہ بوالہوس
جعد رشک دود آہ بوالہوس

ابروے بے مو سے ظاہر جلد یوں
زنگ خوردہ جیسے تیغ سیم گوں

یا نیام مخمل فرسودہ خواب
یا شکستہ و کہنہ محراب خراب

شوخی مژگاں خراب ناشکیب
نرگس بیمار مرنے کے قریب

یوں سفیدی میں سیاہی آنکھ کا
جوں بیاض صبح صادق میں سیہ

ہر نگہ تیز و تیغ بے اثر
غیرت تیر ہوائی ہر نظر

خانۂ چشم اک صحرائے خراب
آنکھ کے ڈھیلے کلوخ خوردہ آب

Marfat.com
Marfat.com

گوشۂ چشم بہ افسوں فتنہ گر
وہ مثلث جس کا ویرانی اثر
کان گل تھے لیک مرجھائے ہوئے
فصل بہمن کی ہوا کھائے ہوئے
لالۂ پژمردہ وہ رنگیں عذار
داغ چیچک ، داغ رشک نو بہار
ناک وہ مقراض قطع آرزو
منفعل تشبیہ سے زنبق کی بو
بوالہوس کا بوسہ لینا قہر تھا
وہ لب شیریں کہ میٹھا زہر تھا
بارے یاں تو آبرو میری رہی
دانت وہ موتی تھے گو جھوٹے سہی
گر نہ تھا غنچہ دہن ، گل رنگ تھا
گو زباں سے ہو ولیکن تنگ تھا
تھے وہ دندان مسی آلودہ سین
لیک سین لفظ وقت واپسین
اختلاط لب سے عار و ننگ پان
مارے خجلت کے نہ ٹھہرے رنگ پان
رشک نفخ صور ، آواز بلند
خندۂ صبح قیامت ، زہر خند
کیا کریہہ الصوت جیسے شور رعد
شہر پر بجلی گرے ہنسنے کے بعد
خانۂ دشمن میں آواز حبیب
کوچۂ جاناں میں غوغائے رقیب

Marfat.com
Marfat.com

فصل فروردی میں فریاد زغن
بہمن و دے نغمۂ مرغ چمن
شاکی ہجراں کے لب پر ہائے وصل
نالۂ مرغ سحر شب ہائے وصل
دام میں ہنگامۂ مرغان باغ
استخواں ہائے ہما پر شور زاغ
نالۂ آوارۂ گم کردہ راہ
شہرۂ فرمان قتل بے گناہ
شورش واعظ دم وجد و سماع
ہائے جاناں کی صدا وقت وداع
عاشقوں پر ناصحوں کا ولولہ
محتسب کا مے کدے میں غلغلہ
آہ و زاری نوجواں کی نعش پر
وہ صدا ان سب سے نامطبوع تر
اس ذقن کو کس نے باندھا ہے کنواں
چاہ بابل کے اٹھا دل سے دھواں
کیسی گردن جس کے آگے دم بدم
ہووے گردن ناقۂ لیلیٰ کی خم
پائی گردن میں جو اس گردن کی بات
اونٹ کو کہتے ہیں اب ڈائن کی ذات
عاشقوں کو جلوہ اس کے دوش کا
چارہ درد حسرت آغوش کا
دیکھ لے شانے کو اس کے اگر نہیں
چھوڑ دے بس شانہ بینی شانہ بیں

Marfat.com
Marfat.com

کیا عفونت آشنا بوے بغل
سبزۂ بیگانہ وہ موے بغل

موکھے سوکھے ساعد و باز و ستم
جیسے دو خار مغیلاں ہوں بہم

وصف ساعد کا جودھیان آ جائے ہے
خامہ بھی ہاتھوں سےنکلا جائے ہے

فکر سے طبع سخن ور ہاتھ اٹھائے
وہ تو کیا تشبیہ بھی گر ہاتھ آئے

ایک سے تھے باعث رنگ حنا
وہ کف دست اور دشت کربلا

طائر جاں کشتۂ پرواز تھا
پنجہ رشک پنجۂ شہ باز تھا

اس کے سینے کو کہوں کیا آسماں
جوف یہ سطح مقعّر میں کہاں

چھاتیاں وہ کتنی نامعلوم بس
بے گماں دو نقطۂ موہوم بس

تفرقہ اتنا کہ بہر ربط ہم
شکل خطّ منحنی وہ پشت خم

گر محاذی ان کے ہو فہم حکیم
بھول جاوے بحث خط مستقیم

اس کی جو خوبی تھی سو معیوب تھی
سینہ صافی کتنی نامرغوب تھی

بد نما تر موے چینی سے کمر
منفعل باریک بینی سے کمر

Marfat.com
Marfat.com

تار زنّار کشیشاں سے خجل
کیا رگ خواب پریشاں سے خجل

سنبلستاں تر خم گیسو سے ناف
نافۂ مشکیں ، هجوم مو سے ناف

آگے جی کہتے ہوے شرمائے ہے
اپنی باتوں سے خجالت آئے ہے

ہے یہ زور شاعری کی جاے کب
کیا کہوں وا رہ گئے حیرت سے لب

لکھنے کے قابل نہ جانی ہوگی بات
خامے کو میلاں نہیں سوے دوات

وہ سرین صاف سطح مستوی
ذکر جسم اندیشے کی بالا دوی

کیا تصور نے کیا ہے کام زہر
کاسۂ زانو تھا گویا جام زہر

پھر دھواں اٹھا دل مشتاق سے
جل گیا جی یاد شمع ساق سے

بیٹھ کچھوے کی بعینہ پشت پا
خار ماهی رشک هر انگشت پا

پنجہ ایسا جیسے پاے عنکبوت
ناخن اس کے پردہ هاے عنکبوت

وہ کف پا کس قدر نفرت فزا
کون چھیڑے اس کو بے دزد حنا

[illegible]
حلق کو [illegible] سے [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

کج روی ظاہر برے اطوار سے
فتنہ برپا صدمۂ رفتار سے
شور آواز قدم افلاک تک
چونک اٹھیں خفتگان خاک تک

خانہ بربادی کے غم میں خاص و عام
خاک میں مل جائے یہ طرز خرام
لطف تو یہ ہے کہ اس صورت پہ ناز
گرمئی خو ، آتش عالم گداز

بے محابا دعوئ حسن و جمال
جوش لاف جلوہ ہائے بے مثال
سب پہ وہم عشق سے جور و جفا
بوالہوس سے بھی تمنائے وفا

ابلہیء سے دعوئ عقل و شعور
اپنے نزدیک آپ کو جانے ہے دور
باتیں اس احمق کی میں کیا کیا کہوں
طعنہ ہائے سامعیں کب تک سہوں

کب تلک اپنی خرابی کا بیاں
بے وقوفی بے حجابی کا بیاں
وسعت تقریر سے تنگ آ گیا
آدمی ہوں مجھ کو بھی ننگ آگیا

بندھ گیا دل میں تلافی کا خیال
ذات نقص نظر کھینچے ہے کھال
اب کہوں وہ داستاں جس سے جہاں
یوں کہے ایسے نصیب اپنے کہاں

Marfat.com
Marfat.com

کیجیے ایسی قلق کی گفتگو
سامعیں کا جی نہ گھبرائے کبھو

ہو بیاں اس دل ربا کی دل بری
جس سے چھپتی پھرتی ہیں حور و پری

ایسے یوسف کا کروں قصہ رقم
ہو زلیخا کو گراں خواب عدم

وہ حکایت جلوۂ دل خواہ کی
جس سے بس کھل جائیں آنکھیں ماہ کی

خیرہ جس کے حسن سے ہووے نگاہ
مہر کو آئے نظر روز سیاہ

دیکھ لے چہرے کی تابش چشم کور
آنکھ جھپکے زہرہ کی جس کے حضور

جلوہ فرما ہو جو وہ عالم فروز
کون دنیا میں رہے پھر تیرہ روز

کس قدر ہیں اپنی جاں بازی پہ ناز
ہیں مگر معشوق اس کے عشق باز

خوں بہائے گل ہے رنگ و بوے داغ
سر فروشوں کا نہیں ملتا دماغ

شان و شوکت کی یہ ایسی ہے دلیل
شان و شوکت میری نظروں میں ذلیل

سر بلندی ہر قدم پامال ہے
میری وحشت کا بلا اقبال ہے

کیا لکھوں [illegible]
اس طرح [illegible]

---

Marfat.com
Marfat.com

اک جگہ وارد ہوا ناگاہ میں
اس خرابی سے نہ تھا آگاہ میں
کیا جگہ تھی کثرت آفات کی
ہم نشیں ہیں[1] جمع اس بدذات کی
کیسی کیسی نازنیں اک اک پری
گرم فکر دل ربائی ، دل بری
ایک سے اک آتشیں رخسار تر
ایک سے اک دل ربا ، دل دار تر
ان میں اک رشک پری محسود حور
سب بلائیں سی لگیں جس کے حضور
اس پری رخسار پر دل آ گیا
جلوۂ پنہاں نظر میں چھا گیا
ہوگیا کیسا ہوا عزت کا پاس
رنگ کے ساتھ اڑ گئے ہوش و حواس
جانب چلون نظر جو جا پڑی
ایک بجلی تھی کہ[2] جاں پر آ پڑی
ایسے رخ کی تاب کیا لائے نظر
اس لیے تھا پردہ تا آئے نظر
ورنہ کیوں کرچھپ سکے ایسی چمک
پردہ کھل جائے تو حائل ہو فلک

---

۱- نسخۂ مطبوعہ ۱۸۰۲ء، ۱۹۰۶ء اور ۱۹۳۰ء میں ''ہیں'' ہے لیکن متن کی معنویت کے لحاظ سے ''نشیں'' ہونا چاہیے - (مرتب)
۲- ''جو'' نسخہ طبع نشیبہ (صفحہ ۳۰۰) میں ، البتہ مطبوعہ میں ''کہ'' ہے - (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

تھی تجلی طور کی چلون کی آڑ
کیا کہوں تنکے کے اوجھل ہے پہاڑ

چشم حق بیں کو ہے مشکل امتیاز
یاں حقیقت کھل گئی کیسا مجاز

جلوۂ پنہاں نمایاں ہو گیا
وعدۂ محشر وفا یاں ہو گیا

دیکھ کر وہ جلوہ ہائے دل فریب
ہوگئی غش میری جان ناشکیب

میں تو کیا تھا جو نہ ہوتا ہائے غش
ہو تو موسیٰ کو مکرر آئے غش

میری بے ہوشی سے ہوش آیا اسے
خوب خاموشی نے سمجھایا اسے

پائے بند غم ہوئی وارستگی
کھل گئی بے تابی و دل بستگی

مخبر ، انداز نظارہ ہو گیا
راز پنہاں آشکارا ہو گیا

کان کھولے اس کے جوش آہ نے
قدر افزوں کی غم جاں کاہ نے

بے کہے درد نہاں آیا یقیں
جاں نثاری ہوگئی بس دل نشیں

غل مچایا شور سیر آہنگ نے
غم کیا ثابت تغیر رنگ نے

رہ گئی میں ، نالہائے زار سے
حیرت آئی حیرت دیدار سے

Marfat.com
Marfat.com

اشک رحمت آشنا ، آب حیات
گرم جاں بخشی ، نگاہ التفات

حرف شرم آگین و اظہار وفا
پردہ در مضمون اقرار وفا

مژدۂ وصل و نوید دل دہی
ہر ہوس محو امید دل دہی

گرم جوشی جاں گداز اشتیاق
اشتیاق ناز و ناز اشتیاق

حرف تسکیں بے قراری کا سبب
عرض رغبت ، رغبت انگیز طلب

پاس داری ، حسرت دوری کا ذکر
رہنمائے سعی مجبوری کا ذکر

پردۂ انکار میں اقرار سا
عذر نام و ننگ بے تکرار سا

الغرض چندے یہ دل داری رہی
دوست کامی ، دشمن آزاری رہی

اکثر اس گھر میں ملاقاتیں ہوئیں
سو نیاز و ناز کی باتیں ہوئیں

گاہ لکھ کر نامۂ عاشق نواز
شوخیٔ مضموں کو جس کی لاف ناز

دے دیا مجھ کو کہ اس کا کیا جواب
مدعا پاسخ طلب ، پر لاجواب

لیک سر نامے پہ نام اس کا رقم
ایک مدت جس سے تھے بدنام ہم

Marfat.com
Marfat.com

اور القاب آرزو مند ستم
قابل معشوق پابند ستم

بے مروت ، بے وفا ، نا مہرباں
بے تمیز و بے خرد ، ناقدرداں

بے زبان[1] پاسخ دہ دنداں شکن
دل شکن ، خاطر شکن ، پیماں شکن

ناسزاے لطف و شایان جفا
خوگر آز و پشیمان وفا

شور بخت لذت وصل مدام
تلخ عیش و تلخ روز و تلخ کام

خاک راہ حسرت مشکل پسند
از نظر افگندۂ بخت بلند

درد مند زحمت بے چارگی
ہرزہ تاز کوچۂ آوارگی

تختۂ مشق فکرت ابلہ فریب
سر خط اندیشۂ حرماں نصیب

دور گرد بارگاہ عاشقی
کج خرام شاہ راہ عاشقی

سخت نا فہم اداے دل فریب
بے تمیز نازہاے دل فریب

ترک صحبت گفتنی ، آزردنی
کشتنی ، دل خستنی ، خوں کردنی

---

۱- "بے زبان ناسخ" نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible] ، [illegible] ۲۵۴) میں اور طبع ششم (صفحہ ۳۶۰) میں "بے زبان ناسخ دہ" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com
Marfat.com

خاطر مہر آشنا کو کیا ھوا
کیا ھوا تیری وفا کو کیا ھوا
سنگ دل نکلا تو اور ایسا غضب
عہد سارے توڑ ڈالے بے سبب
ھائے تو بے داد گر میں داد خواہ
یہ ستم کرتا ھے کوئی بے گناہ
یوں اذیت میری چاھی واہ وا
واہ وا اچھی نباھی واہ وا
چھوڑ دینا تھا تو کیوں رسوا کیا
کیا کیا اے بے مروت کیا کیا
وہ موکّد عہد و پیماں کیا ھوے
وہ مواثیق صد ایماں کیا ھوے
کیا کروں دل سخت نکلا آہ تو
مجھ سے یوں سختی کرے اللہ تو
بے دلی کس با وفا دل دار سے
بے رخی اور مجھ سے مہ رخسار سے
کیا خبر تھی یہ کہ ھرجائی ھے تو
موجب صد گونہ رسوائی ھے تو
ھم کو بھی ایسے سے اب ملنا نہیں
چل نہیں ملتا نہ مل پروا نہیں
لیک یہ تو کہیے کس کو دل دیا
میں بھی دیکھوں اس کو جس کو دل دیا
اس میں ھے کیا بات بتلاؤ ذرا
اپنی چاھیتی کو دکھلاؤ ذرا

Marfat.com

دیکھوں کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں
کیا ادا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں

اب بھی آ، جانے دے اس کے گھر نہ جا
دل فریبی ہے لگاوٹ پر نہ جا

ان ستم کیشوں میں غم خواری نہیں
ایک میں مجھ سی وفا داری نہیں

ہیں یہ ظاہر داریاں دو چار دن
اور محبت بھی ہوئی تو چار دن

پھر کہاں تم اور کہاں یہ بے وفا
ہو کدھر، ہیں میری جاں یہ بے وفا

پختگی ان میں نہیں ہے نام کو
آگ لگ جائے خیال خام کو

دیکھنا آخر ندامت ہونے کی
آپ اپنے پر قیامت ہونے کی

بھولتے ہو بھول جاؤں[1] گی بہت
یاد رکھو یاد آؤں[2] گی بہت

ایسے ہرجائی سے پھر ملتا[3] ہے کون
بے حیا، اے بے حیا! ایسا ہے کون

---

۱- "جاؤں [illegible]

۲- [illegible]

۳- [illegible]

Marfat.com

مجھ کو پھر کیا ھے پسند اب جو تمھیں
تم رھو اس کو مبارک وہ تمھیں

پڑھ کے یہ نامہ لکھا میں نے جواب
اے دل آرام سراپا انتخاب

دوست دار و خیر خواہ و جاں نواز
محرم اسرار اور دانائے راز

نکتہ سنج و نکتہ فہم و نکتہ چیں
ہم نفس، ہم درد و ہم دم ، ہم نشیں

چارہ ساز دردمند لاعلاج
دل نواز عاشق نازک مزاج

مجتنب ہم بزمیٔ غماز سے
محترز ، حرف خلل انداز سے

خوردہ گیر دل بر خواری پسند
بوالہوس دشمن ، وفاداری پسند

باعث آرام جان نا شکیب
کام بخش عاشق حرماں نصیب

مہرباں مہربانی پیشگاں
قدرداں جاں فشانی پیشگاں

کیا کہوں تجھ سے کہ مجھ پر کیا بنی
دل گیا کس طرح ، کیسی آ بنی

شرم آتی ھے میں گو معذور ہوں
اختیار اس میں نہ تھا مجبور ھوں

اے پری وش ، سبز رنگ و سبز پوش
جس کے آگے حور کے اڑ جائیں ھوش

Marfat.com

دیکھ کر وہ جلوۂ جاں آفریں
زہر کھائے سبزۂ خلد بریں

ماتم لیلیٰ میں مجنوں شاد ہو
نوحہ خجلت سے مبارک باد ہو

چرخ مینو مضطرب آن آن میں
خضر ڈوبے چشمۂ حیواں میں

رنگ سے اس کے مشابہ ہے زبس
مہر کو ہے مہ کے ملنے کی ہوس

زور سے ترک نگہ ، دل چھین لے
چشم کافر دل سے پہلے دین لے

غمزۂ جادو بلا اعجاز اثر
بانی عابد فریبی ہر نظر

گر اشارہ ، کچھ بھی اس ابرو کا پائے
سجدے کرتا بس امام شہر آئے

گر کرے ایما ذرا وہ مست ناز
طائف مےخانہ ہوں اہل حجاز

وہ فسون طرز کمین دل بری
جس کی پابند وفا ہر ہر پری

شوق گل ، بلبل کے دل میں خار ہے
فصل فروردیں سے دل بے زار ہے

مر گئیں اس غیرت شمشاد پر
قمریاں ہیں سرو سے آزاد تر

---

[illegible] نسخہ [illegible] (نسخہ [illegible]
در نسخہ (نسخہ [illegible] میں [illegible] مرتب)

Marfat.com

اس رخ مہتاب انور کے حضور
شمع سے پروانہ بھاگے دور دور

مہر کے نظارے سے ہے احتراز
دن کو کیا ہو چشم ''حربا'' نیم باز

فرش رہ اس کا ہے سو آداب سے
دل کتاں کا پھٹ گیا مہتاب سے

دل ربائی پر گر اپنی آئے وہ
میں تو کیا تیرا بھی دل لے جائے وہ

کہہ دوں تجھ سے میں اگر ہو ایک بات
ہے ستم وہ ، اور مجھ پر التفات

پیش چلتی کچھ نہ تھی مجبور تھا
دل نہ دیتا اس کو میں مقدور تھا

حال بگڑا جائے تھا ہر آن پر
بے طرح سی بن گئی تھی جان پر

گر نہ ہو تجھ کو یقیں اے بدگماں
آپ کر لے آن کر تو امتحاں

ہر جگہ تھا محترز موسن نہ یاں
بے وفائی عیب ہے لیکن نہ یاں

منہ لگائے جب کہ وہ شیریں کلام
لے زلیخا یوسف مصری کا نام

بس یہاں زور آزمائی ہو چکی
دام دل کش ہے رہائی ہو چکی

گر تمھیں سچ ہے سرِ الفت کا دل
تو لگاؤ کوئی تدبیر وصال

Marfat.com

اب بہت مضطر ہے جان نا شکیب
کب تلک آخر رهوں حرماں نصیب

وہ اگر چاہے تو ملنا کیا محال
اس سے استدعا کروں میں کیا مجال

بس نہیں چلتا مرا ناچار ہوں
دیکھتا حسرت سے سو سو بار ہوں

بن ملے آخر رہا جاتا نہیں
صبر کرتا ہوں مگر آتا نہیں

اس جگہ حیران ہوں میں کیا کروں
کیا کروں میں کیا کروں میں کیا کروں

ہنس دیا اُس شوخ نے بڑھ کر جواب
گریۂ غم کی بڑھی یوں آب و تاب

بات سے ظاهر نہانی دل دهی
روز افزوں مہربانی دل دهی

دل فریب الله وه عشوه ربان
میری خاطر سب کی خاطر داریاں

گاه گاهے شعر پڑھوایا کریں
وصل کے مضموں سے شرمایا کریں

تذکرے هجراں کے دل پرشاق ہوں
حسرتوں کے ذکر سے مشتاق ہوں

گاه چلمن سے دکھا دیویں جھلک
یہ عنایت جھکے ہے آنکھ اب تلک

بد گمانی وہ عشق نمیر کی
کثرت الفت سے باتیں بہر کی

Marfat.com

گاہ باور التماس اضطراب
شوخی بے جا کو پاس اضطراب

گاہ وہ نالائقی پر طعنہ زن
عیب جوئے حسن معشوق کہن

عمر رفتہ پر کبھی افسوس ہو
تا نہ دل پھر اس سے کچھ مانوس ہو

ایک دن ناگاہ وہ خورشید فام
جلوہ گر خورشید ساں بالائے بام

وحشی السیر اضطراب شوق سے
محرق جاں سوز[1] و تاب شوق سے

آرزو دل میں "قران تیر" کی
اس لیے پہلے سے یہ تدبیر کی

کہہ دیا سب سے کہ اک راز نہاں
آج پوچھوں گی کہ ہے بے تاب جاں

وہ زبوں طالع کہ ہے اختر شناس
آئے تو تم بھیج دینا میرے پاس

جوں ہی اس گھر میں ہوا اپنا گزر
آئی کچھ "تثلیث زہرہ" کی نظر

آفریں ہے طالع مصعود[2] کو
پہنچے ہم یوں منزل مقصود کو

---

۱ - "شوز" نسخۂ اول (صفحہ ۳۰۴) میں غلط ، دوم اور ششم میں "سوز" صحیح (مرتب)

۲ - "مصعود" نسخۂ اول و دوم (صفحہ ۳۰۴ ، ۲۵۷) میں ، "مسعود" طبع ششم (صفحہ ۳۷۱) میں (مرتب)

Marfat.com

کر کے استقبال وہ ماہ تمام
لے گئی بارے مجھے بالائے بام

ھے نئی یہ گردش چرخ کبود
اختر عاشق کو ھو اتنا صعود

دیکھ کر اوج "منجم" بے سخن
جاہ "کیواں" پر "عطارد" طعنہ‌زن

پایہ بالا تر رہے عرش بریں
خاک کو یوں کر دیا کرسی نشیں

آخر "مہ" میں کہے ھم نے یہ چین
تھا مبارک "اجتماع نیّرین"

مشرقستاں تاب رخ سے جلوہ گاہ
مٹ گیا سب شکوۂ روز سیاہ

تہنیت کو مضطرب "ناھید" نام
خواب راحت بخت خفتہ کو حرام

حکم عشرت راں قضائے "مشتری"
معجزا "زھرہ"، ردائے "مشتری"

تازہ "رجعت" رشک وصل یار میں
"نحس اکبر" طالع اغیار میں

صرف دشمن جور و بے داد فلک
خوں حلال تیغ جلاد فلک

---

۱۔ نسخہ مطبوعہ ۱۲۸۷ء اور ۱۹۱۱ء (صفحہ ۳۰۳، حاشیہ صفحہ ۲۵) :۔ معجز زہرہ ردائے مشتری
نسخہ مطبوعہ ۱۹۳۰ء (صفحہ ۱۰۱): معجز زہرہ ردائے مشتری
"معجز" تصحیح قیاسی ہے (مرتب)

Marfat.com

شور و غوغا شکر کا دونوں طرف
''اقتران'' یک دگر سے سو ''شرف''

آخریں ''درجے'' میں الفت کی نظر
کہ ''مقارن'' کہ ''متارب'' یک دگر

بوسہ و آغوش کا عالم رہا
کوے عشرت کا تقاضا کم رہا

عہد و پیمان وفا باہم ہوے
وعدہ ہاے وصل مستحکم ہوے

میرے گھر اقرار آنے کا کیا
قول اس سے پھر نہ جانے کا کیا

وقت رخصت مضطرب ہونے لگی
دیکھ کر حسرت زدہ رونے لگی

آنے کہہ دے گر نہ ہو لوگوں کا پاس
ذکر سے جانے کے جاتے تھے حواس

جوش آیا کسمسا کر رہ گئی
تا بہ‌دامن ہاتھ لا کر رہ گئی

چلتے چلتے کہہ دیا جلد آئیو
کچھ بہانہ ہو نہ ہو، ہو جائیو

دم بہ دم میل طبیعت ہو زیاد
جی مراد اپنی وہی اس کی مراد

شام ھجراں بےخودی سوداے وصل
روز افزوں رغبت شب ھاے وصل

جی سوا خلوت کے گھبرانے لگا
صحبت دشمن میں فرق آنے لگا

Marfat.com

مضطرب رکھنے لگی آوارگی
صاحبی اور اس قدر بےچارگی

دیدۂ مشتاق سائل سوے در
حسرت نظارۂ پیغام بر

ہر کبوتر دیکھ کر ہو بے قرار
پاس ناموس اڑ گیا بس ایک بار

لے فغان زاغ سے وہ بے سکون
بلبل شیدا کے آنے کا شگون

سوز غم سے ہر زباں جلتی رہے
یاد دل گرمی میں جاں جلتی رہے

گفتگو سب ہم دموں سے چھوڑ دی
بات کرنی محرموں سے چھوڑ دی

آخر اس احوال کا چرچا ہوا
راز پنہاں بن کے افشا ہوا

جب سنی اس بد بلا نے یہ خبر
حال جس کا کہہ چکا ہوں پیش تر

وہ کریہ الشکل مردود جہاں
موجود ہے جس کی صورت کا بیاں

ایک دو دن آ کے مہماں رہ گئی
بد زباں کیا جانیے کیا کہہ گئی

---

۱ - "دو دن" نسخہ میں اول [illegible] (نسخہ [illegible]) میں اور نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]) ہے - (مرتب)

۲ - نسخہ مخطوطہ [illegible] (صفحہ [illegible]) [illegible] کہہ گئی - متن مطابق نسخہ [illegible] (صفحہ [illegible]) ہے - مرتب

ملتے ہی باہم جدائی ڈال دی
نیک کے دل میں برائی ڈال دی

بھر دیے کان اس سراپا ناز کے
خاک منہ میں تفرقہ انداز کے

ایسے بے دردوں کو یا رب موت آے
جو بناویں جی پہ ان کی جان جاے

جو کہ یہ چاہے کسی کا ہو برا
پیش تر اس سے اسی کا ہو برا

خاک میں مل جاے خود جو خاک اڑاے
جیتے جی جلتا رہے جو جی جلاے

خانہ بربادوں کا ہو خانہ خراب
ہاے مجھ سے بے گنہ پر یہ عذاب

پھر کہاں وہ دل دہی، جاں پروری
یہ بد آموزی ہے یا افسوں گری

پھر سنی میری نہ کچھ اپنی کہی
کیسی صحبت بات میں جاتی رہی

بے سبب اس شوخ کا بگڑا مزاج
موت آئی تھی ہماری کیا علاج

بگڑی وہ اور میری جاں پر بن گئی
کیسی جان ناتواں پر بن گئی

دونوں وہم و بدگمانی سے خفا
مجھ سے وہ، میں سخت جانی سے خفا

سرگرانی سب گئی انجام سے
جان نکلی زندگی کے نام سے

Marfat.com

یاس کو بے طاقتی سے تقویت
آرزو خون شہید بے دیت

دست برد نالہ[1] و افغاں ستم
کنج عزلت میں ہجوم درد و غم

لب گذا تر ہجر سے ذکر وصال
دشمن جاں دوست داری کا خیال

یاد میں کوٹھے کی لوٹوں خاک پر
سر زمیں پر اور دماغ افلاک پر

دھیان اُس کی جاں فزا آواز کا
کان کا پردہ تھا پردہ ساز کا

لب گزیدن لذت آمائے شکر
اب تلک محسوس بوسے کا اثر

وصل کی خواہش بھری دل میں تمام
ہر ادا اپنا ادا کرتی تھی کام

جس تمنا کا اٹھایا تھا مزا
وہ زیادہ تر ہوئی حسرت فزا

تلخ کامی نے شکر کھا کر ستم
بے مزا ہونا مزا پا کر ستم

ہنستے ہنستے اشک باری ہائے ہائے
بعد راحت بے قراری ہائے ہائے

---

۱ - نسخہ [illegible] اول ([illegible]) [illegible] (نسخہ حمیدیہ [illegible]) میں "نالہ [illegible]" [illegible] میں "نالہ و افغاں" ہے - [illegible]

Marfat.com

چارہ داں و بے دوائی حیف حیف
کامیاب و بے نوائی حیف حیف

وجہ کھل جاتی تو عقدہ باز تھا
عذر رشک افترا پرداز تھا

لیک ناگفتہ حکایت رہ گئی
حرف شکوہ کی شکایت رہ گئی

اب بھی مل جائے ، جو مل جائے کہیں
جذب دل یاں تک اسے لائے کہیں

کاش کے تاثیر جان بے قرار
ایک دم اس کو نہ لینے دے قرار

کچھ اثر کو ا پاس ننگ و نام آے
کارگر ھی درد دوری[1] کام آے

پھر صفائی سے بنے آئینہ دل
پھر نہ دیکھے روے زنگ کینہ ، دل

پھر پھریں دن عاشق سرگشتہ کے
شکوے کم ھوں طالع برگشتہ کے

بے غمی پھر اپنی غم خواری کرے
جاں فزائی اس کی دل داری کرے

پھر نگاہ آشنا آئے نظر
گوشۂ چشم وفا آئے نظر

پھر وھی میلان طبع یار ھو
پھر دل آزاری سے جی بے زار ھو

---

۱ - "کو" نسخہ طبع اول و دوم (صفحہ [illegible]) میں "کچھ" نسخہ طبع ششم (صفحہ [illegible]) میں (مرتب)

Marfat.com

پھر فروغ ماہ سیما دیکھ لوں
چشم حیراں کا تماشا دیکھ لوں

پھر وہی باہم ملاقاتیں رہیں
پھر وہی گوش آشنا باتیں رہیں

پھر مرے پہلو میں دلبر بیٹھ جائے
فتنہ جو اٹھا ہے تھک کر بیٹھ جائے

پھر کرے وہ مہروش دل سوزیاں
پھر شب عشرت کی ہوں بہروزیاں

پھر ہو گرمی صحبت دلدار کی
پھر جلے جان تپاں اغیار کی

طنز کی باتیں کہیں غماز کو
چھیڑیں کیا کیا اس خلل انداز کو

جان و دل کو چین ہو آرام ہو
ابتدا جو تھی وہی انجام ہو

بلکہ دل میں رہ گئی ہے جو ہوس
وہ بھی نکلے اس تنعم سے کہ بس

شکر گو ہوں طالع بیدار کے
ساتھ کھائیں ساتھ سوئیں یار کے

کیا کہا میں نے کہاں ایسے نصیب
نہ سزا ہے آز آرام و شکیب

پھر فغاں کرتا ہوں جی لہرائے ہے
کیا کروں رہ رہ کے حسرت آئے ہے

دل نہ ٹھہرا تھا کہ مضطر ہو نہ
جی نہ سنبھلا تھا کہ بدتر ہو ا

Marfat.com

اے نسیم صبح گر جائے اُدھر
تو یہ کہہ دینا کہ اے بے دادگر
کب تلک بے بس نیازی کب تلک
کب تلک دشمن نوازی کب تلک
کب تلک بے جرم پر جور و جفا
بے سبب آزردگی کیوں بے وفا
کب تلک بے وجہ پیشانی میں چیں
آخر اس محروم کا تو دل نہیں
تلخ گوئی ، تند خوئی کب تلک
انتہا بھی سرکہ روئی کب تلک
کب تلک مد نظر اظہار خشم
انتقام سوز الفت زہر چشم
دعوے غفلت سگالی کب تلک
لاف ہائے لا آبالی کب تلک
کب تلک جلادی و غارت گری
کب تلک عاشق کشی ، کیں پروری
عار و ننگ زیردستی کب تلک
کب تلک بدگو پرستی کب تلک
کب تلک ناعاقبت اندیشی آہ
کب تلک نافہم کافر کیشی آہ
کب تلک جرم بدآموزی معاف
جا بہ جا ابلہ فریبی کے لاف
رحم نا انصاف کب تک داد خواہ
واجب التعذیر کب تک بے گناہ

Marfat.com

کب تلک ترک دلاسا کب تلک
کب تلک یہ ناز بے جا کب تلک

تیری بے زاری سے جی بے زار ہے
سخت کوشی نیم جاں پر بار ہے

تیرے ہاتھوں[1] سے ہوں پامال ستم
خاک سر پر، خار ہیں زیر قدم

موت سوجھی بے نگاہ التفات
پھر گئیں آنکھیں، تری آنکھوں کے سات

لاگ لب کو "واشدن" سے لگ گئی
چپ ترے ترک سخن سے لگ گئی

بات بگڑی سب بگڑنے سے ترے
بن گئی بے ڈھب بگڑنے سے ترے

تیرے غصے سے غضب آیا غضب
دم رکے ہے تیرے رکنے کے سبب

کون سی تقصیر کی حیران ہوں
کیا کہا بدگو نے میں بھی تو سنوں

جو سنا ہے وہ نہیں آتا یقیں
گرچہ ہوں بے ہوش پر اتنا نہیں

میں کہاں افسوں کہاں کس کی مجال
انتقام چشم جادو نے خیال

ابتدا سے منکر تسخیر ہوں
عامل افغان بے تاثیر ہوں

---

۱۔ نسخہ طبع اول اور دوم (صفحہ ۱۰۳، ۱۰۶۲) میں "ہاتھوں" اور نسخہ طبع ششم (صفحہ ۵۔۳) میں "ہاتھوں" ہے۔ (مرتب)

تاب وطاقت اپنی زور عشق ہے
گر عزیمت ہے تو شور عشق ہے

جو کیا تھا وہ الٹ جاتا اگر
جان دیتے تم مری ہر بات پر

جس فسوں‌گر نے کیا ہے یہ فساد
سمجھو اس کی بات کا کیا اعتماد

جو ہے بہتاں کا سبب معلوم ہے
حال میرا اس کا سب معلوم ہے

ہے خبر آخر تمھیں ہر راز کی
بات کیا اس شعبدہ پرداز کی

یہ نہیں جو کچھ کہا مت مانیے
مدعی کا قول باطل جانیے

لائقِ جور و جفا ہے وہ ، نہ میں
مفتری ، فتنہ ، بلا ہے وہ ، نہ میں

آؤ مل جائیں کہ دم ہے ناک میں
اس کدورت کو ملائیں خاک میں

اس ستم‌گر کو ستائیں خوب سا
ہنس کے آپس میں ، رلائیں خوب سا

گرمیٔ صحبت ہو اس کے رو بہ رو
گہ میں اس کو جلاؤں ، گہ تو

مومن اتنی بےقراری کس لیے
جوش مایوسانہ زاری کس لیے

ناامیدی اس قدر کس واسطے
شیون شام و سحر کس واسطے

Marfat.com

Marfat.com

# (٦) مثنوی ششم

## آہ و زاریٔ مظلوم

نام و تاریخ ایں فشار غموم
نیست جز ''آہ و زاریٔ مظلوم''

١٢٣٦ھ

الٰہی نالۂ اخگرفشاں دے
فغاں شعلہ ریز و خوں چکاں دے
عنایت کر مجھے آتش زبانی
کہ لب تک لاسکوں سوز نہانی
دے اتنی گرمیٔ طرز تکلم
کہ ہو غرق عرق ، برق تبسم
جھڑیں باتوں سیں میرے منہ سے وہ پھول
کہ جائیں شعلہ رو ، گل ریز کو بھول
بتاں سنگدل کا جی جلادے
زباں کو شعلۂ دوزخ بنادے
اثر دے نالۂ افلاک رس کو
دعائے نوح کر ، ہر ہر نفس کو
کہ گر موج سخن کا دم بھرے جوش
تنور سینہ سے طوفان کرے جوش



Marfat.com

کمند نالہ کو دے چین بہبود
بندھا امید آہ حسرت آلود

نہ ہو وحشت رم لیلی سے مانوس
کرے صحرائے مجنوں میرا پابوس

رکھوں پہلو میں اس شیریں‌دہن کو
سکھاؤں سینہ کاوی کوہ‌کن کو

دکھائے چشم تر کی اشک باری
خزان گریۂ ابر بہاری

ہو گریہ چشم جادو کے مقابل
بھرے پانی فسون چاہ بابل

رہے یوں ہی قیامت آسماں پر
نہ آئے حرف کچھ آہ و فغاں پر

کسی میں ہو نہ بات اس بے‌کسی کی
نہ جائے پیشوائی واپسی کی

رہے ناد و نشاں بدنامیوں سے
نکالوں کام کچھ ناکامیوں سے

ذرا طاقت کہ بے‌تابی کروں میں
رہوں جیتا کہ اس بت پر مروں میں

تامل کرسکوں عرض وفا کی
تحمل ہوسکے بے ہم جفا [illegible]

بھرے رحمت دم اظہار الفت
فلک پر ہو سماع [illegible] [illegible]

دل [illegible]
اجابت کی [illegible]

رقیب بوالہوس بیگانہ سا ہو
دل جاناں محبت آشنا ہو
مری حالت پہ رحم آ جائے اس کو
عدو کی تلخ کامی بھائے اس کو

مرے سوز دروں سے چشم تر ہو
نگاہ حسرت آلا پر نظر ہو
اٹھا دے پردۂ روئے منور
کرے روز سیہ کو صبح محشر

دوا سوچے تپ دل تفتگی کی
خبر رکھے مری خود رفتگی کی
تمیز عشق بازی نکتہ رس ہو
تغافل صرف ارباب ہوس ہو

دم رفتنِ قیامت کا جو ہو ذکر
جواب خون مومن کی پڑے فکر
کرے درمان بیمار محبت
نہ سمجھے سہل دشوار محبت

مرے اقرار ذلت کو نہ مانے
مری نالائقی کی قدر جانے
کرے ہر ہر طرح عاشق نوازی
مرے اشعار سے ہو نغمہ سازی

مرا احوال سن لے[۱] گوش دل سے
نہ گھبرائے فغان متصل سے

---

۱۔ نسخہ طبع اول (۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱۳) و طبع دوم ۱۹۲۶ء (صفحہ ۲۶۲) میں "لے" اور طبع منشی نول کشور ۱۹۳۰ء (صفحہ ۳۷۸) میں "کے" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

کرے بے داد دوری کی مکافات
نکالے کوئی تدبیر ملاقات

پیے گر مے تو پیمانے کی میرے
قسم کھائے تو غم کھانے کی میرے

الٰہی کیا کروں، خودکام ہے وہ
بت غارتگر اسلام ہے وہ

تعجب کیا دعا کی ناشکیبی
اثر ہونے نہ دے عابد فریبی

نہ چھوڑے وہ صنم ایماں کسی کا
بنائے داغ جبہہ شیخ ٹیکا

اگر ترک نگہ جائے سوئے چرخ
تو کردے مشتری کو ہندوئے چرخ

اگر لاف ورع ہو ورد دیں دار
بنا دے وہ رگ گردن کو زنار

وفور خود پرستی چشم بد دور
شیوع بت پرستی دل سے منظور

بہم ربط رقیباں کے خیالات
رواج شرک میں مصروف دن رات

نرالا سب سے اس کا کیش و آئیں
محب اہل بیت و دشمن دیں

غضب خوں ریز و کافر ماجرا ہے
فضائے خانہ دشت کربلا ہے

کرے اپنے ہمدموں کے لئے خاک
حسد مردے کا اس مذہب میں ناپاک

Marfat.com

نہ ڈھونڈھے قتل عاشق میں سبب کچھ
برائے مصلحت ، جائز ہے سب کچھ
مسلمانوں کے حق میں دوزخ اندیش
کہے کفار کو مومن وہ بدکیش
طلسم شیعگی ، جادوکلامی
صفت میری جو ہو تو نیک نامی
مری الفت چھپائے مجھ سے بے دیں
تقیہ فرض جانے ، مستحب کیں
خلافت ہے حق لیلیٰ کہے وہ
مرے بس در پئے ایماں رہے وہ
ہوس اوروں کا غم مطلب رسی سے
مجھے تفضیل سب پر واپسی سے
یہ سوچ اس سے کہہ تو جو نہ جانے
وہ کافر تو خدا کو بھی نہ مانے
کہاں تقلید مذہب اس پری کو
جو قدرت سمجھے ہے جادوگری کو
دم رفتار جو ہو حشر اموات
کرے دعوائے خلاقی وہ اثبات
ہلاک خلق جانے چشم کا کام
اجل رکھے نگاہ ناز کا نام
اگر ارض و سما کا ذکر آ جائے
غبار و دود دل عاشق کا دکھلائے
عذاب اندیشۂ حرماں کو جانے
جہنم آتش ہجراں کو جانے

Marfat.com

کہے کوچے کو فردوس بریں وہ
پری رویوں کو جانے حورعیں وہ

الٰہی غیرت شان الٰہی
نہ جانے سہل مومن کی تباہی

مصیبت ہے بلا عشق بتاں کی
کہاں بندے میں طاقت امتحاں کی

کہاں تک بے نیازی کبریائی
نہیں اب تاب ایماں آزمائی

وہ بت دیتا ہے طعنہ کس ادا سے
کہ اب تم چاہتے ہو کیا خدا سے

گزر اس گھر میں جو ہے رشک جنت
ملا معشوق مجھ سا حور طلعت

غلط جلوہ ہے میرا شعلۂ طور
جہنم میں گئی، ہے کیا بلا حور

ہوا رحمت کو کیا، کہو کیا ستم ہے
ترے بندے پہ بے داد صنم ہے

نہیں زنہار شایان غیوری
غرور اس بت کا میری ناصبوری

جلال غنچہ پرور جوش میں آئے
تلافی کچھ مری خواری کی ہو جائے

یہ دن دکھلائے ہاں قدرت نمائی
کہ صبح وصل ہو شام جدائی

Marfat.com

کرے تزئین نو[1] تشریف اسلام
دل و جاں سے ہو وہ زیبا صنم رام
نکالے عرض ایماں مطلب اپنا
کروں آخر اسے ہم مذہب اپنا
پڑھے کلمہ مرا وہ نامسلماں
مبارک باد دیں کیا کیا مسلماں
ادا ہو احتساب پارسائی
بنے دیں دار کفر ماجرائی
امام شہر کی تجدید ایماں
کرے کس کس طرح تائید ایماں
الٰہی ناک میں دم ہے دعا سے
جلی[2] جاں آہ اجابت کی جفا سے
نہ کی تاثیر نے پروائے زاری
ہوئی اس بت سے حاصل شرم ساری
تظلم سے اثر کی بے نیازی
فزوں تر کرگئی ناز مجازی
بلا طاقت شکن ہے سختیٔ جور
غرور اس سنگ دل کا بڑھ گیا اور
ہوا بگڑی دعا ہائے سحر کی
ہوئی آب، آبرو مژگان تر کی

---

۱ - ''تو'' نسخہ طبع ششم ۱۹۳۰ ع (صفحہ ۳۷۹) غلط۔ بقیہ نسخوں میں ''نو'' صحیح۔ (مرتب)

۲ - نسخہ طبع اول و دوم مطبع نول کشور (صفحہ ۳۱۳، ۲۶۳) میں 'جلی' ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۸۰) میں ''چلی'' ہے (مرتب)

Marfat.com

زباں پر نغمہ واں ، یاں آہ ہے حیف
سرور افزا غم جاں کاہ ہے حیف

تبسم ریز حرف اشک باری
تسلی بخش یاد بے قراری

پئے آرام ذکر جاناں بے تاب
حدیث تلخ سے شیریں ہوا خواب

نہیں ڈر جذبۂ طاقت وصل کا
دل آسودہ ہے اس آرام دل کا

نہ کچھ اندیشۂ آہ جہاں سوز
نہ بیم نالہائے آسماں سوز

نہ ترس طعن نقص دل ربائی
نہ کچھ معیوب اسیروں کی رہائی

ستمگر ، بے وفا ، بے درد ، بے باک
نہ عاشق ہے معزز ، نے ہوس ناک

تغافل پر نہ چھوڑے نو گرفتار
نہ دل داری کرے لیکن وہ دل دار

نہ سمجھے ظلم کو وہ فتنہ گر ظلم
عداوت آتی ہے ، رحم پر ظلم

الٰہی کس ستمگر سے پڑا کام
کہ ناکامی نے میری کردیا [illegible]

ہوس نکلی فراق جاں وصل کی
رہی دل ہی میں حسرت میرے دل کی

[illegible]
[illegible]

نہ نکلا ایک ارماں آہ میرا
گیا جی مفت میں اللہ میرا

رہا خمیازہ فرمائے برودوش
خمار بادۂ شوق ہم آغوش

شکر ریز فسوں تھا حرف مطلب
ہوئے بند التماس بوسہ میں لب

مری یہ شورش شیریں کلامی
رہی لذت فزائے تلخ کامی

نہ پہنچے خلوت دل دار میں گاہ
ملے تو خانۂ اغیار میں آہ

ملے کیوں کر نہ مژگاں دست افسوس
کف پا کے ہے سہلانے سے مایوس

نہ کیوں رو رو کے بس اپنا کرے خوں
نہ رکھے چشم پر وہ پائے گل گوں

جگر خوں کشتۂ بے دست و پائی
نہ آئے ہاتھ وہ پائے حنائی

الٰہی ہاتھ میرے ٹوٹ جائیں
جو لی ہوں اس ستم گر کی بلائیں

ہوا اک شب نہ میں قربان جاناں
کروں ایسی سیہ روزی کو قرباں

چراغ بزم دشمن وہ دل افروز
یہاں تیز آتش حرمان جاں سوز

اگر اس شمع رو کے گرد پھرتے
تو پروانوں کی نظروں سے نہ گرتے

Marfat.com

ملے عجز و رحمت کو ملک ہے
یہی حق مرے دل کی عرف ہے

سکوں کیا ہو، سکوں کی آرزو سی بات
نہیں وعدہ بھی [illegible] اگر ملاقات

ملاقات کس کو ہو گی ہے وعدہ منظور
و لیکن کیا کریں آخر ہو مجبور

تو پوچھے تو کیوں کر پوچھے وعدہ
کرے کس طرح خود ری کو [illegible]

غرور حسن [illegible] ہے [illegible]
بھلا مطلوب کیوں کر ہو طلب گار

خلاف وعدہ جب ہو گا معشوق
تو [illegible] معشوق

[illegible]

[illegible]

گیا کیوں[1] کر نہ تھا بلقیس کے ہاں
ولے ہدہد بنا مرغ سلیماں

نہ کیوں اس طبع نازک پر گراں ہو
کہ یہ خفت نصیب دشمناں ہو

الٰہی کس قدر بگڑی ہے تقدیر
کہ کچھ بنتی نہیں کیا کیجے تدبیر

تمنا وصل[2] کی کیوں کر جتاؤں
پیام شوق کیوں کر لب پہ لاؤں

کہوں کیا ولولے میں آرزو کے
کہ ملتے بھی ہیں تو گھر میں عدو کے

کہاں سے لاؤں وہ پیغام پرداز
کہ ہو اس شوخ کا بھی محرم راز

وگرنہ بیم طبع نازنیں ہے
کہ پھر میں کیا نہیں وہ بھی نہیں ہے

حذر اس آتشیں خو کے غضب سے
کہ عالم پھونک دے اک شعلہ‌تب[3] سے

اگر آزردگی سے دے وہ دشنام
تو لے عیسیٰ سے بس جلاد کا کام

نگاہ قہر جب تیغ آزما ہو
حریم کعبہ رشک کربلا ہو

---

۱ - طبع اول (صفحہ ۵۱۹) میں "کیوں کر گیا" ہے جو موزوں نہیں ، "گیا کیوں کر نہ تھا بلقیس کے ہاں" طبع دوم اور سوم میں صحیح ہے - طبع [illegible] میں "ہاں" بجائے ہاں (مرتب)

۲ - "وصل" طبع اول [illegible] ہے - (مرتب)

۳ - طبع اول اور دوم (صفحہ [illegible]) "[illegible]" ہے صحیح [illegible] ہے بہ [illegible] - (مرتب)

Marfat.com

مگر اتنا کرے باد سحرگاہ
کہ آخر تو وہ کوچہ ہے گذرگاہ

ذرا میرا بھی سنتی جائے پیغام
نہیں آتے ہیں کیا ناکام کے کام

کرے پر کان میں اس گل کے اظہار
یہ راز عندلیب نو گرفتار

کہ ظالم کب تلک غفلت شعاری
ذرا بے خود کی اپنے پاس داری

کہاں تک سینہ سوزی ہائے بے جا
غضب ہے پک گیا میرا کلیجا

کہاں تک مشق ناز بے نیازی
خدا باطل ہے کیا عاجز نوازی

کہاں تک بے دماغی سرگرانی
کہ جاں ہے سے حال ناتوانی

کہاں تک دور باش جور و بے داد
ستم ہے اہتمام نالہ و فریاد

کہاں تک صرف ہمت کسب زر دیں
نہیں اب خاک بھی غیروں کے گھر میں

کہاں تک کثرت عشاق کی فکر
کبھی تو تجھ بھی اس مشتاق کی فکر

کہاں تک طرز بے پروا خرامی
قیامت کو ہے لاف نیک نامی

کہاں تک خواہش عشق اے ہوس بس
عذاب غیرت الفت ذرا بس

Marfat.com

کہاں تک ضبط جوش نوجوانی
ہوس مرحوم لطف زندگانی
کہاں تک جبر دل پر اختیاری
طبیعت کیا نہیں راغب تمہاری
کہاں تک پاس رسوائی کہاں تک
مری فریاد پہنچی آسماں تک
کہاں تک وہم دامن کب رہا پاک
کہ داغ خون و مے دونوں ہیں ناپاک
کہاں تک دور اندیشی سے وسواس
ہجوم شوق میں کیا ننگ کا پاس
کوئی پیغام بر جو رازداں ہو
ادافہم اشارات نہاں ہو
زباں دان نگاہ لطف آلود
کہیں شاگرد چشم سرمہ فرسود
مکرر امتحاں فرسودۂ ناز
فسوں خوان زباں بندیٔ غماز
محل اعتماد ننگ و ناموس
نظر باز فریب چشم جاسوس
تمہیں بھیجو کہ جاں میں جان آئے
دل خودرفتہ کو اوسان آئے
وگرنہ کام آخر ہوچکا ہے
مکرر چارہ فرما روچکا ہے
نہیں کچھ بھی امید زندگانی
تھکی اس کش مکش میں سخت جانی

Marfat.com

رشے کر ناز سے تم سرگراں اب
تو یہ پامال دوری پھر کہاں اب

اس آغاز محبت کا مآل آہ
کہ ہووے وصل سے پہلے وصال آہ

نہ پروا تھی تو کیوں تھے در پئے دل
نہ کی کچھ دلدہی جب لے گئے دل

نہ آنا تھا تو کیوں گھر میں بلایا
بٹھا کر پاس یہ فتنہ اٹھایا

نہ تھی منظور گر تم کو ملاقات
تو کی آنکھیں ملا کر کس لیے بات

تری وہ [illegible] پہلودار تقریر
نوید [illegible] جس کی تہ میں

نگاہ لطف سے [illegible] اشارے
نہ منظور نظر ہو [illegible]

نہ بگڑو [illegible] اپنی بنی کی
[illegible] دشمنی کی

خیال دلدہی اب جاں طلب ہے
حدیث لطف [illegible] آئی غضب ہے

ستم ہے [illegible] کرم کا
تو خود انصاف کر اپنے ستم کا

قرار ہم [illegible] نے [illegible]
[illegible] اور کے مجھ کو [illegible]

خبر پامال ہم [illegible] لو تم
ملے ہم خاک میں اب تو ملو تم

Marfat.com

غلام اپنا کیا بازی لگا کر
یہ کھیل کھیلے نہ تھے کچھ داؤ کھا کر
نہ تھے صاحب کہ نکلے بےوفا تم
کہو میں بھاگتا پھرتا ہوں یا تم
عدو کی عشق بازی آشکارا
غرض سچ ہے کہ تم جیتے میں ہارا
نظر تیری پھری اے مہجبیں اب
وہ چشم مہر کا ایما نہیں اب
کہاں اے بدر سیما وہ ترحم
کہ ہوں میں رازدار سیر انجم
نہیں کیا تم نے احکام آزمائے
انہیں باتوں نے تو یہ دن دکھائے
مجھے جب زائچہ تم نے دکھایا
قراں ہی اول و ہفتم میں پایا
نہ زہرہ سب سعادت پرتو انجم
رہیں رونق فزائے برج پنجم
سدا ساعت دبیر آسماں کی
ضمیر الفت حکیم نکتہ داں کی
ہمیشہ اختر بد طالع غیر
شرف بخش ہبوط و راجع السیر
نہیں کچھ اعتبار دور افلاک
کہ اک گردش میں مجھ کو کردیا خاک
سیہ روزی کا جلوہ کس قدر ہے
کہ شام ہجر کی ظلمت سحر ہے

Marfat.com

مرے داغ آفتاب عالم افروز
کہ جس کی روشنی سے شام غم روز

یہ سب کچھ سچ پر اتنا بھی کہیں گے
کہ جیتے ہیں تو اک دن مل رہیں گے

سلیماں ہمدم بلقیس ہوگا
قران زہرہ و برجیس ہوگا

بدل جائے گی آخر تیری عادت
مرے طالع میں ہے سہم السعادت

ترا لانا یہاں مدنظر ہے
کہ استقبال و اقبال قمر ہے

تری دل سوزیوں سے کیوں ہوں مایوس
نہیں کچھ احتراق ''تیر'' منحوس

سعادت سے ششم کی جیتے ہیں ہم
کہ یاں بہرام کو ہے عشرت جم

دلیل اس کی ہے استیلائے ناہید
کہ ہو عیش اور عیش وصل جاوید

قبول قوت ''کیواں'' ہے ہشتم
نہ ہو صحبت سے میری رنج کش تم

کہاں آبادی کاشانہ غیر
کہ برج منقلب ہے خانہ غیر

اگر ہو سعد اکبر کوکب اس کا
ولے یہ درجہ رہتا ہے کب اس کا

کہ ہے پھر دور رخان زحل سے
سعادت سرحد وجہ خلل ہے

Marfat.com

رہے کب آتش عرض ہوس تیز
فرح ہے نیّرِ اعظم کی غم ریز
نحوست ہے دلیل برج آبی
نظر آتی ہے کچھ خانہ خرابی
یہ ہے مضمون حکم انتقالات
کہ ہوگی ان جفاؤں کی مکافات
بہم ہم تم کریں گے کام رانی
نہ ناکامی، رہے نہ[1] سرگرانی
ابھی سے گر جفا کم ہو تو اچھا
زیادہ ربط باہم ہو تو اچھا
نہیں تو ہوگی اس دن شرم ساری
کسے منظور ہے خجلت تمہاری
نہ شرماؤ کہ شرمانا پڑے گا
نہ گھبراؤ کہ گھبرانا پڑے گا
کرو اظہار گر شوق ملاقات
تمھیں اول تو کیا ہے شرم کی بات
نہ ہو کیوں گرمی صحبت کا ایما
کہ میں پروانہ ہوں تم شمع سیما
کہاں تک بے وفا غفلت شعاری
خبر لے، ہے بری حالت ہماری
سرے غوغا سے غل ہے آسماں پر
یہ کیسی آگئی آفت جہاں پر

---

۱- طبع ششم (صفحہ ۳۸۵) میں "نے" اور طبع اول و دوم میں "نہ" ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

فراز عرش ہے شور تظلّم
خدا کے واسطے کافر ترحم

اجازت دو دل کو اپنے کر دوں
اٹھا کر پھینک دے بنیاد گردوں

کہیں شعلے شرار[1] افشاں فغاں کے
اڑا ڈالیں دھوئیں ہفت آسماں کے

مری آہیں جلا دیں خرمن برق
فغاں سے رعد، آب شرم میں غرق

مرے نالوں سے نالاں ایک عالم
سبھی بیگانہ و احباب و ہم دم

مری گریہ سے آب و رنگ طوفاں
ترے گھر کے سوا سب شہر ویراں

مرے غوغائے شب سے صبح گاہاں
سدا دیواں میں شور داد خواہاں

مرے ہاتھوں سے سودا ملم پیشہ
گریباں پاؤں پڑتا ہے ہمیشہ

رفو سازوں سے وہ گستاخی دست
کہ جیب محتسب اور پنجۂ مست

جنوں کی کیا کہوں زور آزمائی
جواب حرف ناصح ہاتھا پائی

بلا تر شوخ تر، گستاخ تر میں
کہیں تم سے زیادہ خرقہ در میں

---

۱- "شرار" طبع اول [illegible] (صفحہ ۱۱ [illegible]
طبع دوم (صفحہ ۲۶۷) میں ۔ (مرتب)

جہنم تاب حرف ہر جگر سوز
قیامت ہم نشیں کی جان پر روز
سدا سودائیوں کی طرح بکنا
در و دیوار کو حیرت سے تکنا
تصور سے ترے ہر دم حکایت
کہ شوق وصل ہے اور بے نہایت
کبھی کہنا کہ کیوں کر آئے یاں تم
ہوے کس طرح بارے مہرباں تم
کبھی قول و قسم ترک جفا پر
کبھی تکرار پیماں وفا پر
کبھی شکوے نصیبوں کے ہزاروں
کبھی طعنے رقیبوں کے ہزاروں
کچھ آپ ہی آپ مضطر ہونے لگنا
ہنسی کی بات میں بھی رونے لگنا
کبھی ہنسنا تو حال چشم تر پر
ہمیشہ نوحہ تابوت اثر پر
بگڑنا نالہائے نارسا سے
بنے کیوں کر کہ لڑتا ہوں ہوا سے
سدا آوارگی ، صحرا نوردی
نہ دے آرام شوق دشت گردی
کدورت سے غبار دل نکالوں
جفائے آسماں پر خاک ڈالوں
اڑائی خاک یوں ہیہات اپنی
ملائی خاک میں اوقات اپنی

Marfat.com

سمجھ تو کس کی ہے بے امتیازی
کرے فخر زباں یوں ہرزہ تازی

مسیح وقت کی بے چارگی حیف
وحید عصر کی آوارگی حیف

قیامت ہے وہ پامال جفا ہو
کہ جس کا چرخ ہفتم خاک پا ہو

ستم ہے، اس مکرم پر ستم ہو
جو صدر مجلس اہل کرم ہو

نہیں کچھ عیب آخر قدردانی
کرو تم دل دہی میں جاں فشانی

نہیں ایما کہ بس رخصت طلب ہوں
جو کہنا ہے سو کہہ چک جاں بہ لب ہوں

نظر ہے محو شوق کرم جوشی
نہ کر اے بے مروت چشم پوشی

یہ بے پروا ترے انداز کب تک
تغافل ناز ہے ہر ناز کب تک

اگر ہے شوق بے اندازہ بے داد
نگاہ مل کر کہ ہے یہ تازہ بے داد

مجھے بھی اک ذرا آ جائے طاقت
تو شاید تاب پھر کچھ لائے طاقت

نہیں اب قابل جور و جفا میں
سدا خوش رہتے مر گیا میں

نہ جانو یہ تک و دو ہرزہ تازی
نہ سمجھو کھیل میری عشق بازی

Marfat.com

نہ پہلو اس قدر سنگیں دلی پر
نہیں فرہاد سے کچھ میں بھی کم تر
نہ جاؤ آہ بے تاثیر پر تم
کرو تغییر حالت پر نظر تم
بدل جاتا ہے اک دم میں زمانا
نہیں اس چرخ کج رو کا ٹھکانا
نہ سمجھو یہ غرور جاودانی
کہ میری جاں نثاری، جاں فشانی
معاذ اللہ اگر معجز نما ہو
تو بعد مرگ بھی کیا جانے کیا ہو
نہ ہوتی خاک مضطر میں جو تاثیر
نہ بنتا کشتۂ سیماب اکسیر
سرایت عشق کی وہ بد بلا ہے
کہ جس سے خاک میں عاشق ملا ہے
ہوی جب ملتفت یہ سوے معشوق
تو کیا مشکل کہ بدلے خوے معشوق
کہیے ہیں جذب دل نے کام کیا کیا
نہیں تم نے سنا یہ ماجرا کیا

## آغاز داستان

کہ تھا اس شہر میں اک خانہ ویراں
جنوں تعلیم فرسائے اسیراں
جواں سال و کہن پیر محبت
سراپا آس کا تصویر محبت

Marfat.com

عیاں صورت سے دل کی شعلہ باری
ہیولیٰ میں زیادہ جزو ناری

جو دیکھے اُس کی فطرت کی تب و تاب
کہے اپنے کو آپ ابلیس کذّاب

کہاں یہ مہر میں آتش فشانی
کہ اس کے سائے سے ہو سنگ پانی

دلیل اعتدال طبع آزار
بہ رنگ نرگس جمہور، بیمار

ہزال و ناتوانی خواہش جاں
نشان تندرستی کاہش جاں

جنوں قوت فزائے جان بے تاب
بہر نور نگاہ چشم بے خواب

قلق کلفت زدائے جان مضطر
صفا پروردۂ طبع مکدر

نفس بے اختیار نالہ ہر دم
تظلم بے نفس نالہ ہر دم

تمنائے ستم ہنگامہ ایجاد
قیامت خانہ زاد شور فریاد

رواں پرور خیال جاں فشانی
اجل کے آسرے پر زندگی

نہ چھوڑے دل لگانے کی تمنا
قیامت لذت آزمانے کی تمنا

اسیر حسرت گیسوئے دل دار
گرفتار گرفتاری دل آزار

Marfat.com

خراب آرزوے خواری عشق
ہلاک حسرت بیماری عشق

اسی ارمان میں رویا کرے وہ
نگاہ پاک کو دھویا کرے وہ

پھرے دیوانہ وار اک اک گلی میں
یہ کیا سودا، ہوس سودے کے جی میں

ہو اس سے آتش سوز نہاں تیز
پڑھے اشعار کیا کیا درد آمیز

کوئی گر حال پوچھے تو نہ بولے
نہ کچھ[۱] سر بستہ مطلب، پر نہ کھولے

رہے دل ہی میں دل کی، پرعیاں سب
نہ کوئی رازداں اور رازداں سب

اقارب کو گلہ بیگانگی کا
میں دیوانہ ہوں اس دیوانگی کا

احبا کو شکایت بلکہ سو بیر
کہ ہم کو جانتا ہے بدگماں غیر

ہوئے اک روز آخر سب فراہم
پریشاں گفتگو کرنے کو باہم

یہ فکر باطل آشفتہ سری کی
بلا لائی ہوئی ہے کس پری کی

ہلاک جنبش ابرو ہے کس کا
اسیر حلقۂ گیسو ہے کس کا

---

۱ - ''نگہ'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۸۸) اور ''نہ کچھ'' طبع اول (صفحہ ۳۲۲) طبع دوم (حاشیہ ۲۶۸) میں ہے - (مرتب)

Marfat.com

یہ کی کس چشم سے گوں نے خرابی
کہ ہے خودرفتہ جوں رند شرابی

جلایا اس طرح کس شعلہ خو نے
یہ دن دکھلائے کس خورشیدرو نے

یہ فتنہ کس کی قامت نے اٹھایا
بلا میں کس کی زلفوں نے پھنسایا

یہ کس دست نگاریں کے ہیں نیرنگ
کہ رنگ خوں نیا کچھ لائے ہے رنگ

لگایا آخر اک کافر پہ بہتاں
کہ ہے وہ آفت عقل و دل و جاں

یقیں کر بدگمانی سے لیا کام
کیا اس بے گنہ کو مفت بدنام

سخن ہائے غلط کو سب نے جانا
ہوا بد تذکرہ آخر فسانا

کسے رسوائی بے جرم کی فکر
جہاں سنیے یہی چرچا یہی ذکر

ہوا شہرہ قریب و دور کیا کیا
علاج اتہام اقربا کیا

سنی جب آزر نے یہ حکایت
ہوئی وہ سادہ رو حیراں نہایت

کہ میرا جلوہ دیکھا کیوں کر اس نے
کہاں سے سینک لی چشم تر اس نے

ہوا بے پردہ کب حسن حجابی
کہاں ایسی حیا کی بے حجابی

نظربازی کسے مدنظر ہے
کہ پردے ہی میں ہے شوخی بہی گر ہے

پری سے ہوسکے دیوانگی کیا
نکالے پاؤں مجھ سی خانگی کیا

مگر شہرت نے کی یہ بے حجابی
کہ گھر بیٹھے ہوئی خانہ خرابی

زبس تھا اعتماد دل‌ربائی
نہ سمجھی تہمت آشفتہ‌رائی

یقیں جانا کہ سن کر میرے انداز
ہوا ہوگا شہید خنجر ناز

ہوئی جب دل نشیں یہ بے نشاں فکر
لگی رہنے اُسی کی ہر زماں فکر

غضب لذت اُٹھانے کا بندھا دھیان
کھڑے ہونے لگے ہر بات پر کان

کرے سامع فریبی جب یہ افسوں
کہ واں ہے کاہش جاں، روز افزوں

بڑھی جاں‌کاہی سوز[۱] نہانی
جتائے زور عجز ناتوانی

شکست رنگ، نقش روے سادہ
نزاکت لحظہ لحظہ ہو زیادہ

رہی آخر نہ چالاکی نہ چستی
خیال باطل اور اتنی درستی

---

۱ - ''روز'' نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۸۹) میں غلط ہے - طبع اول اور دوم میں ''سوز'' صحیح - (مرتب)

Marfat.com

نہ سوئے شوق ہم خوابی کے مارے
انہیں افکار میں راتیں گذارے

رہے بیٹھی صبا کی رہگذر میں
کٹے دن انتظار نامہ بر میں

اسی حالت میں گذرے جب کئی سال
کہ تھی مثل زماں تغییر احوال

زبس مطلوب نازش تھا طلبگار
بنی سو خود فروشی پر خریدار

نہ آیا صبر بے دیدار مشتاق
نہ ٹھہری جان و طاقت ہوگئی طاق

کی آخر مشورت اک ہم نشیں سے
کہ اٹھتا ہے دھواں جان حزیں سے

جلایا شوق وصل تفتہ جاں نے
کیا خاک آتش سوز نہاں نے

انہیں فکروں میں سرگرداں ہوں دن رات
کہ اس وحشی سے ہو کیوں کر ملاقات

ذرا دیکھوں تو کیا ہے اس کی صورت
نہ کر دے خاک، تاثیر کدورت

نہ کیوں کر رحم آئے سن کر احوال
کہ ہے اک سرفراز اس طرح پامال

کوئی تدبیر لے تو ہی بتا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے

کہا اس نے کہ اے سرمایۂ ناز
فدا تیرے ستم پر سب کے انداز

Marfat.com

بلا تیری مرے اندوہ و غم میں
کہ وہ کیا میں پری کو لاؤں دم میں
نکال اپنی ہوس ہائے نہانی
ترے قربان عیش جاودانی
ذرا دھر کان حرف دل نشیں پر
نہ کر بے داد جان نازنیں پر
کہاں تک دور بیٹھی ہے کہاں تو
بلا لے شوق سے اس کو یہاں تو
وہ گو بدنام ہے پر چھپ کے آنا
کوئی گر جان لے تو میں نے جانا
عذاب ہجر تیری جان سے دور
نصیب دشمنان اندوہ مہجور
مرے کہنے پہ چل مت ہاتھ سے جا
نکالے پاؤں کیوں انداز بے جا
ہنر مندی سے ہو تو کیوں کھلے عیب
کہ وہ ستّار ہے جو عالم الغیب
قرار اس مصلحت نے جب کہ پایا
دل بے تاب کو آرام آیا
وہی ٹھہری جو ٹھہرائی تھی دل میں
زباں پر آئی جو آئی تھی دل میں
بلا کر اک عجوز حیلہ پرداز
کہا اے جادوے پرفن، فسوں ساز
وہ مجنوں جو نیا پیدا ہوا ہے
مجھی پر کہتے ہیں شیدا ہوا ہے

Marfat.com

ذرا تکلیف کر اُس نوجواں تک
کسی ڈھب سے اُسے لے آ یہاں تک

کہ منع محشر آرائی کروں میں
علاج درد رسوائی کروں میں

مرے کہنے کو شاید مان جائے
غنیمت ہے جاں فشانی جان جائے

غرض یہ دل نشیں فتنہ اُٹھایا
کہ اُس خود رفتہ کو مہماں بلایا

لیا ڈھب اور سوجھا امتحاں کا
کہ سر خط ہے ضمیر نکتہ‌داں کا

زبس تھی ناتوانی اُس کی معلوم
کہ بیمار ناز کو آزار مفہوم

کی آرائش دہ آئینہ خانہ
شبیہہ سادہ رویان زمانہ

دکھایا نقش حیرانی نظر کو
مرقع کر دیا دیوار و در کو

وہ ایواں آفت عقل و دل و دیں
کرے سجدہ جسے بت خانۂ چیں

ہے اس اعجاز میں عیسیٰ بھی حیراں
کہ تصویروں سے اُس میں پڑ گئی جاں

عجب نقش و نگار و حسن تدبیر
انہیں میں اک طرف اپنی بھی تصویر

---

۱ - "نگار و حسن" نسخہ طبع سوم (صفحہ [illegible]) میں - "[illegible]" طبع اول و دوم (صفحہ ۳۲۵ ، سطر ۲) میں - (مرتب)

Marfat.com

وہ جس دم آ کے بیٹھا اُس مکاں میں
نہ تھی تاب سکوں ، تاب و تواں میں
غضب ہے اس بلا کا کیا ٹھکانا
پری خانے میں دیوانے کا آنا
کیا گھر دل میں شوق بے دلی نے
محل پایا غم آب و گلی نے
ہوا وحشت‌فزا درد نہانی
ٹھکانے لگ گئی بے خانمانی
زبس ہر صورت خورشید رخسار
نگاہ شوق کو نظارہ دشوار
سراپا حیرت افزائے نظر تھا
جہاں پہنچی نظر گویا کہ گھر تھا
صفا سے گر نہ ہوتی لغزش پا
تو رہتی پا بہ گل چشم تماشا
شبیہ اک آن میں رشک نقش تسخیر
کہ تھا جادو کا پتلا وہ نہ تصویر
عجب صورت کہ جس سے ناز ظاہر
سکوں سے شوخی انداز ظاہر
خموشی سے عیاں شیریں زبانی
گل افشاں معنی غنچہ دہانی
نشان رشک سودا نقطۂ خال
کہ وہ بے مثل ، تھی جس کی یہ تمثال
تظلم فرق معنی کے سبب تھا
لباس کاغذی بے وجہ کب تھا

Marfat.com

وہ صورت دیکھتے ہی اڑ گیا رنگ
دکھایا جوش وحشت نے نیا رنگ

ہوا شوق نظارہ محو دیدار
بنایا بے خودی نے نقش دیوار

کبھی خوں ریز و گاہے اشک افشاں
بنے کلک مصور موے مژگاں

خط تقدیر تھا، نے[1] نقش ہستی
کہ مٹتا مذہب صورت پرستی

ہوا غش مرشد آداب ابرو
سکھایا سجدۂ محراب ابرو

عیاں رخ سے ہوئی دل کی کدورت
تغیر رنگ نے کردی یہ صورت

جیسے نقشے عذاب جاں کسل کے
قیامت آ گئی جاتے ہی دل کے

نہ چھوڑا دم ذرا جوش فغاں نے
نکالیں حسرتیں درد نہاں نے

زمیں پر بے قراری نے لٹایا
تپش نے خاک میں اس کو ملایا

نہ ٹھہرا دل ذرا کتنا سنبھالا
ہوا بے تاب تر جتنا سنبھالا

ادب سے اٹھ کے وہ تصویر اتاری
کہ تھا گستاخ شوق ہم کناری

---

۱ - نسخۂ طبع اول (صفحہ ۲۳۶) اور طبع دوم (صفحہ ۲۷۱) میں "نے" ہے اور طبع ششم (صفحہ ۳۹۱) میں "سے" ہے - (مرتب)

Marfat.com

هوا بے ہوش چھاتی سے لگا کر
بنا تصویر ، جان تازہ پا کر

یہ حالت دیکھ کر سمجھی وہ عیار
کہ ہے یہ بوالہوس ، نے عاشق زار

ہوئی بےزار الطاف نہاں سے
حجاب آیا ، ادائے امتحاں سے

گراں تھی اس سے گرچہ مہربانی
کہ پوچھے حال درد سخت جانی

ولے پاس طلب سے آخر کار
ہوئی مستفسر مطلب وہ ناچار

بیاں اس نے کیا جو ماجرا تھا
ہوا ظاہر کہ وہ سب افترا تھا

کہا اے عاشق شوریدہ انجام
سیہ مست شراب تلخیٔ کام

مبارک درد ، بے درمان[1] و تدبیر
کہ وہ بے درد ہے جس کی یہ تصویر

خبر لے اپنی کیوں سودا ہوا ہے
کہ وہ لیلیٰ شمائل بد بلا ہے

وبال جان نازک دل ربائی
ترحم کو وہ سمجھے بے حیائی

دماغ لطف دل‌داری کہاں ہے
کہ یہ آرام جاں ، جان جہاں ہے

---

۱ - ''درمان و تدبیر'' طبع اول (صفحہ ۲۴۳) - طبع دوم اور ششم (صفحہ ۲۷۱ ، ۳۹۲) میں واؤ نہیں ہے - (مرتب)

Marfat.com

سبھی اُس بے وفا پر دیتے ہیں جاں
نہیں مرنے کا اُس پر کس کو ارماں

ہزاروں نیم بسمل جستجو میں
ہزاروں مر گئے اس آرزو میں

کہاں ایسے کسی کے بخت بیدار
کہ ہو ہم خواب وہ خورشید رخسار

غرض نام و نشاں سارا بتایا
دل گم گشتہ کا یوں کھوج پایا

پتا اُس سے مکاں کا لگ گیا واں
کہ جی تاب و تواں کا لگ گیا واں

کیا معلوم جب اپنا ٹھکانا
ہوا وحشت زدہ واں سے روانا

چلا بے تاب سوئے کوئے دل بر
کہ کھینچا جذب دل نے سوئے دل بر

کی ایسی پیروی تاب و تواں کی
کہ سیدھی راہ لی اُس کے مکاں کی

سر کو سجدہ پامال زمیں تھا
نشان پا کی جا نقش جبیں تھا

زبان تہنیت کو نالہ مایوس[1]
لب خود کام سر گرم زمیں بوس

نگہ حیرت چشم تماشا
سوئے در دوڑتی تھی بے تحاشا

---

١ ـ مانوس ؟ (مرتب)

Marfat.com

صفا و تاب کیا کیا جلوہ گر تھی
نظر صدقے در و دیوار پر تھی
لگے یک بار پاؤں لڑکھڑانے
بنایا تھا مگر واں گھر صفا نے
تمنا تھی فدا ہونے کی جی میں
لگا بے تاب پھرنے اس گلی میں
کہ ناگہ اک کنیز برق رفتار
ہوئی جوں شعلۂ آتش نمودار
نہ چالاکی ہی میں رشک قمر وہ
کہ تھی خورشید سے بھی گرم تر وہ
نشاط افزا بہار گل جبینی
شگفتن جاں نثار گل جبینی
عیاں ؕ طرز نظر سے مہربانی
نگہ نا آشنائے سرگرانی
دہن جوں غنچہ لب ریز تبسم
گل افشاں بے سخن طرز تکلم
ادا فہم نگاہ چشم مشتاق
زباں دان اشارت ہائے عشاق
مشخص اک نظر میں سارے آزار
طبیب درد عاشق ، چشم بیمار
سخن سازی میں افسوں کی سی تاثیر
وہ لب معجز نما و سحر تقریر
ہوئی جوں ہی دوچار اس خستہ جاں سے
تو واقف ہوگئی درد نہاں سے

Marfat.com

کہا اے دردمند چشم بیمار
ترا درماں ہے عیسیٰ سے بھی دشوار
کہ وہ سرکش ہے جس کا تو ہے پامال
نہیں سنتی کسی دل خستہ کا حال
عداوت ذکر سے عشاق کے ہے
تنفّر نام سے مشتاق کے ہے
کرے کس طرح کوئی چارہ سازی
کہ سم ہے چارہ گر کی بے نیازی
پیام شوق کا یارا کسے ہے
توانِ جرأت بےجا کسے ہے
مگر اک میں کہ ہمدم ہم زباں ہوں
سدا سے معتمد ہوں راز داں ہوں
اگر چاہوں تو لے لوں نام عاشق
بیاں کردوں کوئی پیغام عاشق
سو وہ بھی وقت پا کر ایک ڈھب سے
نہ گستاخانہ ، انداز ادب سے
اگر افسانۂ غم تو سناوے
مجھے نام و نشاں اپنا بتاوے
تو میں اُس ناز پرور کو سنادوں
جواب شوخی و انداز لادوں
کہ ہے میری طبیعت رحم مانوس
جوانی پر تری آتا ہے افسوس
کہا اُس نے کہ اے غم خوار عاشق
دلِ معشوق و دلدار عاشق

Marfat.com

میں وہ آوارۂ ہرزہ درا ہوں
کہ ناحق خلق میں رسوا ہوا ہوں
اگر اتنی کرے تو مہربانی
کہ پہنچادے یہ پیغام زبانی
تو میں تیرا غلام زر خریدہ
غلط ہے ، بندۂ جاں آفریدہ
کہ اے بے رحم و بے درد و ستم گار
دل آزار و دل آرام دل زار
تغافل حال سے میرے نہ کر تو
خیال امتحاں سے درگذر تو
نہیں دم مجھ میں ، کیا تاب تظلم
ترحم اے ستم پیشہ ، ترحم
تری صورت نے میرا دل لیا ہے
تری تصویر نے حیراں کیا ہے
دل آزار تمنائے ملاقات
ہوا ہوں جان سے بے زار ہیہات
بھری ہے حسرت دیدار دل میں
نہاں ہے جلوۂ رخسار دل میں
نہ لائے لب پہ عذر ناز کی دوش
کہ ہے اعضا گسل ، شوق ہم آغوش
ہوا گستاخ ادب سے حرف مطلب
ہے لب پر التماس بوسۂ لب
سنا اس تند خو نے جب یہ پیغام
کہا ، کہہ دے کہ اے عیار خود کام

Marfat.com

عبث ہے مجھ سے اظہار محبت
کہ ہوں دانائے اسرار محبت

مجھے ہے خوب تیرا حال معلوم
سکرر سن چکی ہوں عشق کی دھوم

سب اس غفلت مزاجی پر خبر ہے
کہ تو عاشق ہے لیکن اور پر ہے

بگاڑے گا کہیں باتیں بنا کر
یہ دم دے تو کسی ناداں کو جا کر

فسون نالہ بے تاثیر ہے یاں
سراپا معجزہ تقریر ہے یاں

خدا کے واسطے رسوا نہ کیجو
کہیں اس بات کا چرچا نہ کیجو

رہے اس کو مبارک جو ہے بدنام
تری ناکامیوں سے مجھ کو کیا کام

کبھی اے بے خرد! بھولے سے زنہار
نہ لینا نام میرا پھر خبردار

ملا جب یہ جواب سامعہ سوز
ہوا سرگرم آہ آتش افروز

کہ بخت تیرہ یہ کیا رنگ لایا
سرشک سرخ 'در' نایاب تھا

نظر آتی ہے یاس جاودانی
نہیں بے ہودہ لاف لن ترانی

ہوا تاثیر غم کو کیا خدایا
نہ آیا رحم اس بت کو نہ آیا

Marfat.com

پھرا ناچار مایوسانہ واں سے
یہ کرتا مشورت شوق نہاں سے
کہ کیا کیجے علاج بدگمانی
یقیں کس طرح آئے جاں فشانی
مگر ترک وطن یک چند کیجے
کسی صحرا میں دل خورسند کیجے
کہ بے نام و نشاں بدنامیاں ہوں
ذرا کچھ دور یہ ناکامیاں ہوں
تو پھر شاید محبت باور آئے
ترحم کچھ مری حالت پر آئے
خیال خام کی یہ پختہ کاری
کہ دل گرمی ، غریبی ، بے قراری
عناں کش جوش وحشت سوے صحرا
تپش رشک رم آھوے صحرا
کیا آخر سفر بے چارگی سے
ھوا ویرانہ گھر آوارگی سے
چلا منزل بہ منزل خاک اڑاتا
ہوا پر خاک کے تودے لگاتا
سراسیمہ ، پریشاں حال ، بے دل
نہ ہم راہ و نہ سامان و نہ منزل
نہ زیر سایہ وقفہ دوپہر کو
نہ حد و انتہا عزم سفر کو
تگ و دو جوش وحشت سے شب و روز
سپہر کج روش کو گردش آموز

Marfat.com

روان بے تاب جوں ریگ رواں وہ
کہ اک صحرا میں گزرا ناگہاں وہ

نہ صحرا ، خانۂ زنبور تھا وہ
کہ نیش خار سے معمور تھا وہ

نہ صحرا رشک میدان قیامت
ملا دے خاک میں شان قیامت

غضب پُرہول و پُر آشوب و پُر درد
تصور سے رخ سیاح ہو زرد

کچھ آیا وہ جنوں افزائے جاں کاہ
پسند خاطر مشکل پسند آہ

زبس مطبوع تر ، ویرانہ تر تھا
بس ایسا رہ گیا گویا کہ گھر تھا

کسی پُر ہول دشت لق و دق میں
بسر کی ایک مدت ، پر قلق میں

تمنا بے خود حرماں نصیبی
سیہ بخت مثل شام غریبی

اگر آتش فشاں یاد وطن ہو
نسیم صبح سے گرم سخن ہو

کہ اے باد بہار دل نوازی
نہال خشک کی دیجیو [illegible]

سنا دے رفع بدنامی کی باتیں
کروں کب تک میں ناکامی کی باتیں

شمیم یار پہنچا [illegible]
کہاں تک بے دماغی [illegible]

Marfat.com

قسم کھاناا کہ وہ مطلب غلط ہے
غلط ہے ، سب غلط ہے ، سب غلط ہے

اجازت ہو تو پھر آؤں وطن میں
پھروں آوارہ کیوں دشت محن میں

یہ کہتے کہتے جوش آہ و زاری
دم صبح دگر تک ، اشک باری

اسی غم میں ملول و شاد ہونا
اسی سودے میں ہنسنا اور رونا

اسی آزار سے بیمار رہنا
اسی اندوہ میں سن سار رہنا

اسی اندیشے سے آشفتہ احوال
اسی دل بستگی میں فارغ البال

خیال گفتگوے دل میں خاموش
سر وا ماندگی ، غارت گر ہوش

بڑھا غش کا زمانہ رفتہ رفتہ
قریب مرگ پہنچا رفتہ رفتہ

ہوا اس بے خودی سے جب خبر دار
کہ دیوانہ بہ کار خویش ہشیار

خیال آیا کہ یاں مرنے سے حاصل
عبث جی کے فدا کرنے سے حاصل

چلو اس کوچے میں چل کر مروں میں
علاج حسرت و حرماں کروں میں

---

۱ - کھاتا ؟ - (مرتب)

Marfat.com

دم آخر ہو کچھ تاثیر شاید
کرے وہ چارہ و تدبیر شاید

ہوا جاں بر تو عیش جاوداں ہے
موا تو یہ اجل پیدا کہاں ہے

غرض آزار نے کی رہ نمائی
اُسے سوئے وطن پھر موت لائی

جب آیا شہر میں وہ مچ گئی دھوم
اقارب کو ہوا یہ حال معلوم

قلق سے بہر استقبال دوڑے
وہ گو بد حال تھے، خوش حال دوڑے

سر رہ آلیا آن دشمنوں نے
بجھائی آگ کب آتش زنوں نے

وہ کوئے یار تک جانے نہ پایا
کہ سد راہ تھا جو کوئی آیا

رہا اوہام نادانوں سے مانوس
کہ تھے مجنوں سر کا پاس ناموس

نہ دیکھی پیش جاتی گھر میں آیا
کھلانے غمزہ دردی نے لگایا

تحمل نہ توانی سے گراں تھا
کوئی دم کا گھڑی کا مہماں تھا

وطن میں وقفہ یہ بھی کوئی دم تھا
کہ احرام سفر سوئے عدم تھا

نہ پھری [illegible]
کہاں آیا تھا اور پہنچا کہاں حیف

Marfat.com

زبس اُس کوچے میں جانے نہ پایا
خیال سیر جنت دل میں آیا
اقارب آشنا حیران و گریاں
تب و تاب الم سے سینہ بریاں
فغان و آہ مرگ ناگہانی
تمام عمر آغاز جوانی
نصیحت گر ہوے اب نعرہ زن ہاے
پنھایا بخیہ سازوں نے کفن ہاے
دی اُس نے جان کیسی حسرتوں سے
کہ یہ بے درد روئے شدّتوں سے
اُٹھایا سر پہ گھر ہنگام فریاد
کیا جن دوستوں نے خانہ برباد
غضب ہے بے کسی کیا کیا اثر تھے
کہ جو قاتل تھے وہ ہی نوحہ گر تھے
اُنھوں نے حیف لاش اُس کی دبائی
جنھوں نے دوستی کی خاک اُڑائی
کریں کیوں دفن وہ ظالم خدایا
جنھوں نے خاک میں اُس کو ملایا
یہ حالت دیکھ کر عشق فسوں ساز
ہوا بار دگر ہنگامہ پرداز
کہاں تک چشم پوشی غیرت آئی
نگاہ بے کسی سے حیرت آئی
گزاف حسن سے تنگ آ گیا بس
کہاں تک درگذر گھبرا گیا بس

Marfat.com

نہ چھوڑا اس تغافل کیش کو بھی
کیا مظلوم، ظلم اندیش کو بھی
نہ بیٹھا چین سے بن سر اٹھائے
نہ آئی نیند بے فتنہ جگائے
کیا اس سایۂ راحت کو بے تاب
دکھایا ہوش افزائے سحر خواب
نہ خواب آگہی اسرار تقدیر
کہ تھی خواب عدم ہی جس کی تعبیر
نظر آیا کہ باغ دل نشیں ہے
اگر جنت تو فردوس بریں ہے
اک ایوان اس میں رشک قصر شداد
مذہّب اور مرصّع تا بہ بنیاد
میسر کم کسی کو جو وہاں فرش
کہ یوں استبرق و سندس کہاں فرش
جواں اک جلوہ فرما شہ نشیں میں
کہ یہ جلوہ نہیں روے زمیں میں
کئی ہم بزم اس کے وہ پری وش
سلیماں دیکھ کر جس کو کرے غش
یہ طلعت کب کبھی دیکھی سنی تھی
وہی صورت جو حوروں کی سنی تھی
ادائے دل ربائی ناز سب کے
ترحم پیشگی انداز سب کے
نظر سے بے حجابی پر [illegible]
اس افسردہ کی دل جوئی میں سرگرم

Marfat.com

ولے وہ بد دماغ و رو کشیدہ
گریباں تازۂ دامن دریدہ
سکوں محو جنوں سامانی اُس میں
نہ وہ زنداں پہ وہ زندانی اُس میں
پریشاں حالت و بے تاب و مضطر
نگاہ شوق سائل جانب در
یہ حالت دیکھ یہ محو تماشا
اُسی جانب کو دوڑی بے تحاشا
کہ ناگہ پاسباں نے آن گھیرا
کہا فردوس میں کیا کام تیرا
جو رکھے اپنے دل تفتہ کو محروم
یہ جز دوزخ ٹھکانا اُس کا معلوم
یہ سن کر وہ جوان مضطر آیا
کہ دیکھوں رحم اُس کو کیوں کر آیا
کہا روکا کسے جانانہ ہے یہ
میں اک بندہ ہوں صاحب خانہ ہے یہ
نصیب اس باغ کے اے مانع خیر
کہ ایسی رشک حور آئی پئے سیر
سمجھ اس گل زمیں کی سرفرازی
کہاں یہ بے دماغ اور ہرزہ تازی
ہوا گستاخ آخر ولولے سے
یہ کہہ کر لگ گیا اُس کے گلے سے
کہ بس اب تو نہیں کچھ بدگمانی
یقیں آئی وفا و جاں فشانی

Marfat.com

سحر چونکی جو دل بے تاب دیکھا
بس آنکھیں کھل گئیں وہ خواب دیکھا

چلے آتے تھے آنسو چشم تر میں
کہ وہ ہی ماجرا شب کا نظر میں

نہ بہلی طبع بہلائے سے ہرگز
نہ ٹھہری جی، ٹھہرائے سے ہرگز

ہوئی سرگرم استفسار احوال
کہ ہے ضبط نفس سے جان پامال

گئی گھر اس کے جس پر افترا تھا
کہ تا معلوم ہو یہ قصہ کیا تھا

ملی آپس میں جب وہ سحر پرداز
ہوئی جادو بیانی سے فسوں ساز

کہا اس سے کہ وہ شیدا کہاں ہے
تمہارا چاہنے والا کہاں ہے

وہی شور محبت اب تلک ہے
کہ ذوق تلخ کامی بے نمک ہے

کہا اس نے کہ لو اپنی خبر تم
بنو نادان نہ اتنی، جان کر تم

مری جاں کل ٹھہر آتے ہی موا وہ
ترے صدقے، ترے قرباں ہوا وہ

ترے غم میں گیا دنیا سے ناکام
ہوئی میں مفت اک عالم میں بدنام

---

۱ - نسخۂ اول نول کشور (صفحہ [illegible]) "[illegible]" اور [illegible] (صفحہ [illegible]) اور نسخہ (صفحہ ۳۹۱) میں "[illegible]" ہے - (م ب)

تجھے معلوم ہے سب ابتدا سے
جو کچھ اس پر بنی تیری جفا سے
نہیں دیکھی تھی اس نے تیری تصویر
نہیں آئی تھی رنگ رخ میں تغییر
نہیں محو تماشا بن گیا تھا
نہیں حیرت کا پتلا بن گیا تھا
کہا[1] دل میں جو سن کر اس نے افسوس
کہ ایسا عاشق اور مر جائے مایوس
چلی تربت پہ اس کی جذب دل سے
چلے کیا پیش درد جاں گسل سے
کسی حیلے سے اس کو بھی لیا ساتھ
کہ ساتھ آئے تو جانے کیا کیا ساتھ
ہوئی جب شمع تربت وہ دل افروز
کہا یہ کھینچ کر اک آہ جاں سوز
کہ مجھ بن کس طرح آرام آیا
یہ کیا خواب عدم میں چین آیا
لپٹ کر گور سے رونے لگی بس
وہ خاک تفتہ گل ہونے لگی بس
تپاں ایسا دل مشتاق بے صبر
کہ شق اس زلزلے سے ہو گئی قبر
گلے سے لگ کے اس آرام جاں کے
نکالے حوصلے جان تپاں کے

---

۱ - کیا ؟ - (مرتب)

Marfat.com

قیامت میں[1] باہم ربط برو دوش
کہاں سے جی اُٹھا شوق ہم آغوش

نصیب اُس کے حیاتِ جاودانی
کرے جو اس طرح سے جاں فشانی

یہ مرنا کہ ہے کو جینے سے کم ہے
نہ خواب ناز یہ خواب عدم ہے

نہیں یہ ماجرا ظالم فسانہ
نہ میں ، آگاہ ہے سارا زمانہ

سنو تو ایسے سو قصے سناؤں
اگر باور نہ ہو مر کر دکھاؤں

یہ ہے بہتر کہ دل جوئی کرو تم
ہمارے جان دینے پر مرو تم

نہیں تو جذبۂ شوق ملاقات
خدا جانے کرے کیا کیا مکافات

غضب ہے التفات داد و بیداد
بھلا دوں کہ تغافل میں ، رہے یاد

دکھا دوں کہ تماشا چشم تر کا
رہا یوں خشک کب دامن نظر کا

نہیں یہ بوالہوس کی عشق بازی
نہ اتنا ہار دے جی چارہ سازی

نہ ہو ارماں دل آزاری کا میری
علاج آئے نہ عیاری کا میری

---

۱ ۔ "میں" نسخۂ طبع اول نول کشور (صفحہ ۵۹۳) میں نہیں ہے ، طبع دوم اور سوم میں ہے ۔ اس سے معنی واضح نہیں ہوتے ۔ "تنہا" سے معنی زیادہ مربوط ہو جاتے ہیں ۔ (مرتب)

Marfat.com

کہیں جانے نہ دے کیا تاب و طاقت
ادب سنگ رہ شوق رفاقت
سراپا محو حیرت آئنہ وار
ترا منہ دیکھتی رہ جائے ناچار
وہ کیا سچ تو یہی اے نازنیں ہے
کہ بس چلتا ہمارا بھی نہیں ہے
نکالوں زلف کا بل میری کیا تاب
کروں اس عقدے کو حل میری کیا تاب
وہ عاجز ہے میں عاجز تر ستم گر
ترحم کر ترحم کر ستم گر
کہاں تک شوق وصلت میں مروں میں
نہیں جی صبر کرتا ، کیا کروں میں
نہیں جاں ٹھہرتی ، ٹھہراؤں کیوں کر
نہیں دل مانتا سمجھاؤں کیوں کر
کہاں تک آرزوے ہم نشینی
رکھے واماندۂ خلوت گزینی
کہاں تک سوز شوق ہم کناری
کرے یوں کرم جا بر میں ہماری
کہاں تک اشتیاق بوسۂ لب
فسوں خوان فغاں و جوش یا رب
کہاں تک پاس ہم خوابی جگاوے
پریشاں خواب بے داری دکھاوے
کہاں تک حسرت ذوق ملاقات
کہاں تک تلخ کامی بے مکافات

Marfat.com

کہاں تک رشک دشمن یار جانی
کہاں تک مہرباں، نا مہربانی
کہاں تک طول ایام جدائی
کہاں تک عرض غم کی نارسائی
کہاں تک سوز دل شمع شب تار
کہاں تک بخت خفتہ چشم بیدار
کہاں تک بےکسی فریاد رس ہو
کہاں تک سینے میں دل خوں ہوس ہو
کہاں تک کچھ نہ ہو تدبیر آرام
کہاں تک چھوڑ دوں تقدیر پر کام
کہاں تک مفت جی جائے کہاں تک
کہاں تک کچھ نہ بن آئے کہاں تک
حریف یاس اک مدت ہوا میں
خبر لے جلد ہی ظالم موا میں
نہیں بچتا کہ جی پر ہے قیامت
رہے عاشق کشی تیری سلامت
الٰہی اب کہاں طاقت فغاں کی
قسم اس کم سخن غنچہ دہاں کی
نہیں تاب و توان آہ شب گیر
دعائے کردہ کی ہو جائے تاثیر
وگرنہ حکم مرگ ناگہاں ہو
کہ سن لے [illegible] ناتواں ہو
بنی ہے غیر [illegible]
کہاں پیدا ہے جوش [illegible]

Marfat.com

ادائے آرزو کا کس میں حال اب
کروں عرض تمنا کیا مجال اب
الٰہی موٴمن اتنا ناتواں ہے
کہ ذکر اُس سنگ دل کا بھی گراں ہے
سخن رفت از تواں خاموش گشتم
کشیدم نالہ و بے ہوش گشتم

---

٭

Marfat.com

# اشعار "مثنوی" ناتمام

کہاں ہے تو اے ساقیٔ تیز ہوش
کہ مانند مے مجھ کو آیا ہے جوش

شراب سراسر ہدایت پلا
کہیں سے مئے توبہ تاثیر لا

وہ مے جس کے اہل ورع تشنہ کام
وہ مے جس کو زاہد نہ جانے حرام

وہ مے فکر عقبیٰ ہے جس کا خمار
وہ مے جس کے آلودہ پرہیزگار

وہ مے جس کا مینا دل اتقیا
وہ مے جس کے دردی کش اہل ریا

وہ مے جس سے روشن ہو آک بار دل
وہ مے جس کے بدمست ہشیار دل

وہ مے جس کا ساقی لب مرسلیں
وہ مے جو سزا دے دم واپسیں

وہ مے جس کی نکہت نسیم بہشت
وہ مے جس کی تلخی نعیم بہشت

وہ مے جو غم نزع سے دے نجات
وہ مے جس میں تاثیر آب حیات



Marfat.com

وہ مے جس کے مدھوش آداب داں
وہ مے ہووے زن[1] جس کی تسبیح خواں

وہ مے جس کے تر دامن اہل یقیں
وہ مے داغ جس کے گل جیب[2] دیں

وہ مے جس کی کلفت صفائے سحر
وہ مے جس کی قلقل دعائے سحر

وہ مے نشہ جس کا حضور دوام
وہ مے[3] چشم اہل نظر جس کا جام

وہ مے جس کی گردش قرار و ثبات
وہ مے جو ہے ہم دورۂ اسم ذات

وہ مے جس کی بو جان صاحب دلاں
وہ مے جس کا رنگ آتش مقبلاں

وہ مے جو پئے درد عیسیٰ دوا
وہ مے جس سے محروم اہل ہوا

وہ مے جس سے روح الامیں کامیاب
وہ مے جس کو قدسی کہیں آفتاب

وہ مے جس سے سرشار جام فلک
وہ مے جس سے شیریں ہے کام ملک

---

۱ - تینوں نسخوں (طبع اول ، دوم اور ششم) میں یہی ہے البتہ نسخہ ششم کے صفحہ ۴۰۵ میں تحت ن ''جس کے زاہد ہوں'' اصلاح ہے (مرتب)

۲ - نسخہ طبع دوم (حاشیہ صفحہ ۲۷۸) میں ''جیب و دیں'' ہے طبع اول و ششم میں ''و'' نہیں ہے - (مرتب)

۳ - لفظ ''مے'' نسخہ طبع اول (صفحہ ۲۳۴) میں رہ گیا ہے ، نسخہ دوم اور ششم میں ہے - (مرتب)

Marfat.com

وہ مے جس سے مومن زباں تر کریں
وہ مے جس سے پرہیز کافر کریں

وہ مے جس کی موجیں تجلیٔ طور
وہ مے جس کے کف مہر و مہ کا ظہور

وہ مے جس کی حد سے زیادہ صفت
وہ مے جس کو صوفی کہیں معرفت

وہ مے جس کا خم خانہ عرش عظیم
وہ مے جس کا خمار رب کریم

شہ مسند کبریا و جلال
مہ بے زوال سپہر کمال

گل گلستان تنزہ نسیم
نسیم ریاض تقدس شمیم

بہار چمن زار بے رنگ و بو
تبسم دہ غنچۂ آرزو

ہیولیٰ طرازندۂ جزو و کل[1]
نگارندۂ صورت خار و گل

کہن باغ نخل وجوب و قدم
نوی بخش نخل وجود و عدم

چمن آفریں، باغبان دہور
مہیں نخل بند خفا و ظہور

ہوائے دل بے ہوا و ہوس
نفس پرور باد عیسیٰ نفس

---

۱ - طبع اول (صفحہ ۱۳۰) میں "جزو و [illegible]" [illegible]
میں "جزو و کل" ہے - (مرتب)

ادائے شکر خندہ آموز گل
قد افزائے گل‌بن ، رخ افروز گل

طراوت فزائے شمال و صبا
خنوبت ربائے سموم وبا

فرازندۂ خیمۂ آسماں
نوازندۂ زہرۂ نغمہ خواں

ردا باف برجیس روشن قیاس
وضا طیلسان و بہ حکم لباس

فروزندۂ مہر عالم فروز
متذہب تمائے[1] سہ تیرہ روز

کمر بند بہرام شمشیرزن
صف آرا و جلاد لشکرشکن

مرصع‌نگر سریر فلک
قلم داں سپار دبیر فلک

فراتر نہ پایہ گاہ اجل
بنا افگن قصر جاہ زحل

تتق بند جلباب شب ہائے تار
خطا پوش ہر عاصیٔ تیرہ کار

کدورت بر چادر ماہتاب
گریباں در صبح زرّیں نقاب

نگہبان خم خانۂ بے ستوں
بہ دور آور ساغر واژگوں

---

۱ - ''تما ہے'' طبع اول اور دوم (صفحہ ۳۳۸ ، ۲۷۹) میں - طبع ششم (صفحہ ۳۰۶) میں ''تما ے'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

لیا جس نے دوزخ میں گرتوں کو تھام
کیا جس نے صہبا کو ہم پر حرام

بشر کو دیا قدرتوں سے وہ جوش
سبوے امانت نہ تھا بار دوش

ہمیں کو ملی خدمت احتساب
خرابات دشمن کو رکھا خراب

کسی کو نہ ہم پر دیا اختیار
ہمیں محتسب اور ہمیں بادہ خوار

وہ جام محبت پلایا ہمیں
کہ ہوش اپنی جاں کا نہ آیا ہمیں

اسی سے کی ہیں شورشیں ہر طرف
وگرنہ کہاں خاک کو یہ شرف

کہ ہوں جن اہل فلک خاک رشک
مئے لعل سے سرخ تر رنگ اشک

جو ان عزتوں پر بھی ہوں ہم خراب
تو ہے تیغ درہ، جہاد احتساب

وہ بھیجے بشیر و نذیر انبیا
کہ فردوس و دوزخ کو دکھلا دیا

نہ سوجھا کسی بے بصر کو تو کیا
کہا کور اہل نظر کو تو کیا

جو انصاف سے آپ ذرا کیجیے غور
سزائے پرستش نہیں کوئی اور

یہ کیا کفر ہے اے طالب در غیر
کہ بندہ ہو اس کا پرستار غیر

Marfat.com

وہ راحم کہ "لاتقنطو" خود کہے
پئے معذرت تا وسیلہ رہے
پزیرندۂ توبۂ جرم کوش
سیاہی زدائے رخ بادہ نوش
وفور ترحم سے وہ بے نیاز
کرے عفو تا جرم عشق مجاز
وہ عالم کہ معلوم ہر بات اسے
نیاز سخن بے اشارات اسے
وہ قادر کہ گر چاھے اس کا کرم
مٹا دے مرے دل سے عشق صنم
نہ قدرت نمائی سے یہ بھی محال
کہ وہ بت کرے آرزوے وصال
سوا اس کے یہ تو کسی سے نہ ہو
جو وہ کرسکے ، سو کسی سے نہ ہو
وہ حاکم کہ سب جس کے فرماں پزیر
عناصر سے لے تا بہ چرخ اثیر
اجازت اگر ہو ابابیل کو
کرے طعمہ ہر صاحب فیل کو
اگر حکم اہلاک نمرود ہو
تو پشے سے جوں پشہ نابود ہو
اطاعت کی کیسی[1] ہے قاطع دلیل
کہ رہ قوم موسیٰ کو دے رود نیل

---

۱ - "کیسی" نسخہ اول (صفحہ ۴۴۰) اور نسخہ دوم (صفحہ ۲۸۰) میں - نسخہ طبع ششم صفحہ ۴۰۷) میں "کافی" ہے - (مرتب)

Marfat.com

ہو فرعون کو آتش جاں گداز
کہاں آب کو اس قدر امتیاز
اشارت سے آتش وہ افسردہ ہو
کہ تشبیہ سے لالہ پژمردہ ہو
یہ کیا تاب منکر جو مانگے دلیل
کہ مشہور ہے ماجرائے خلیل
جو سمجھیں تو کیا دور کفار سے
کہ ہوں آب دوزخ کے انکار سے
یہ محکوم ابلیس جانیں کہیں
کہ آتش سزائے پرستش نہیں
نکلتا اگر اُس کی طاعت سے کام
تو پروانہ جل کر نہ ہوتا تمام
بنے امر سے اُس کے صرصر، نسیم
اُڑا دے چمن کو بہ رنگ شمیم
گلستان عالم کی یہ خاک اُڑائے
کہ جوں گرد دل سے غم ناک اُڑائے
ارم کو بنا دے اک لق و دق
کہ ہو رنگ گل جس کے دیکھنے سے فق
بجھا دے اگر مشعل ماہ نو
نہ چھیڑے چراغ ہوا خواہ کو
اگر محفل شہ سے لے جائے نور
رہے شمع سرہانے سے دور دور
اگر واں سے فرمان آزاد ہو
تو کیا دم [illegible]

Marfat.com

کہے گر چلی جا تو پے هم چلے
غرض اُس کے کہنے په هر دم چلے

جو فرماں زمیں کو هو بہر فلق[1]
اُلٹ دے ابھی آسماں کا طبق

کہے گر نه چل چرخ کو ، بیٹھ جائے
هے فتنے په کیا ذکر جو سر اُٹھائے

وہ رازق که دے نعمت رنگ رنگ
سزاوار هر ذوق اور بے درنگ

نہیں اُس کے خواں سے کوئی تلخ کام
وهی اشتہا بخشے وہ هی طعام

وہ کفران نعمت په دے بے حساب
محبّوں کو غم ، مے کشوں کو کباب

وہ ناصر که گر اُس کی امداد هو
فغاں سے مری ، چرخ برباد هو

وہ حافظ که آتش سے خس کو بچائے
تپ عشق سے بوالہوس کو بچائے

ڈبوے نه تابوت موسیٰ کو نیل
حق کاہ میں سیل هو سلسبیل

وہ عادل که دے زلف کو پیچ و تاب
اگر جان عاشق کو هو پیچ و تاب

نه مسلم کا درگاہ میں اُس کی پاس
نه کافر کو انصاف سے اُس کے یاس

---

۱ - نسخه اول و دوم (صفحه ۴۴۰ ، حاشیه صفحه ۴۴۰) میں "دلی" اور نسخه طبع ششم (صفحه ۴۰۷) میں "فلق" - (مرتب)

Marfat.com

نہ کی ، نے کرے گا کسی کی طرف
وہ جس کی طرف ، حق اُسی کی طرف

وہ صانع کہ جس نے بنایا ہمیں
نہ دیکھا تھا جو کچھ ، دکھایا ہمیں

نہ ہم جو کہ بالائے عیوق ہیں
اُسی دست قدرت کی مخلوق ہیں

اُسی ذات سے ہے وجود جہاں
اگر وہ نہ ہووے تو پھر ہم کہاں

اُسی مہر کی تابش آب حیات
کہ ہے خضر ہر ذرۂ کائنات

وہ بے چون اور ڈھنگ اُسی کے ہیں سب
وہ بے رنگ اور رنگ اُسی کے ہیں سب

ملائک میں ہے وہ نہ انسان میں
ولے جلوہ اُس کا ہے ہر شان میں

نہ نور مجرد وہ خلاق مہر
نہ عرش بریں پر محیط سپہر

منزّہ کم و کیف سے اُس کی ذات
مبرّا تخیل سے اُس کے صفات

وہ عالم میں مانند "الم" جلوہ زن
کہ ثابت کرو تو ہے نفی سخن

کرے جلوہ تو بھی نہ آئے نظر
رہے دل میں پر دل وہی بے خبر

کہاں تاب آئینہ عرض صفت
کہ حیرت ہے معراج ہر معرفت

Marfat.com

کمال سخن ہے خموشی یہاں
دل افسردگی گرم جوشی یہاں
عجب راہ ہے کوئی طاقت گداز
رکھیں پاؤں یاں پھونک کر شعلہ تاز
نہ پیرو یہاں گرم پا بے دلیل
کہ جلتے ہیں بال و پر جبرئیل
بیاں کیا ہو گو سر بہ سر جوش ہے
خرد بے خبر ہوش بے ہوش ہے
کہے کون جز طعنہ یاں آفریں
زباں اور حمد زباں آفریں
کوئی ہرزہ تازی سے جاوے کہاں
نہیں گمرہی پیش جاتی یہاں
کہ گر مدح کو رہ نمائی نہ ہو
تو دل سے زباں تک رسائی نہ ہو
سراسیمہ پرواز کی جا نہیں
یہ اوج ، اوج عرش معلیٰ نہیں
خدایا کرے کس زباں سے بیاں
ترا شکر یہ بندۂ بے زباں
کہ طعن سخن کی ملالت نہیں
ادب دانیوں سے خجالت نہیں
نہیں زرد رنگ رخ آبرو
زباں لال تھی تن ہوا سرخ رو
مری خامشی قبلہ گاہ سخن
یہ درگہ حریم پناہ سخن

Marfat.com

مری بے شعوری شعور آفریں
کہ مقصود دونوں کا شوخی نہیں
مگر اور مشکل بنی جان پر
کہ ہے شکر واجب ہر انسان پر
اگر اس کی پرسش ہو روز حساب
تو حیراں ہوں اس میں کہ پھر کیا جواب
مگر تو ہی اپنی عنایت کرے
کہ لب خامشی کی شکایت کرے
ملے تیرا دیوان قسمت سے سات
خموشی کو تعزیر، مجھ کو نجات

———

Marfat.com

# مثنوی ناتمام (دیگر)

پلا ساقیا جام کوثر مجھے
خراب شراب ھدیٰ کر مجھے
وہ ذوق آشنا لذت افزا شراب
کہ تسنیم ھو شرم سے جس کی آب
وہ مے جو کرے لوث عصیاں کو دور
کہے جس کو خالق شراب طہور
وہ مے جس کے حور و ملک تشنہ کام
وہ مے جو سوا احمدی کے حرام
وہ مے جس کا صہبا و خم حوض و نہر
وہ مے جو پئے تشنہ کامی ھے زھر
وہ مے جس کی تیزی دم ذوالفقار
علی سرخوش نشۂ بے خمار
وہ مے مشتری جس کے ھیں سر فروش
وہ مے جس کا صدیق سا خم بہ دوش
وہ مے جس کا خود رفتہ پیر ھدیٰ
صراحی و مینا کی گردن عصا
وہ مے جس کی قلقل ندائے صلات
سجود صراحی ادائے صلات



Marfat.com

وہ مے جس کی موج صفا تہہ نشیں
وہ مے جس کی مستی میں لغزش نہیں
وہ مے جس کا مے کش نہ گم راہ ہو
وہ مے جس سے کیا کیا دل آگاہ ہو
مجھے اس سے گر تشنہ کامی مری
منشّی ہو شیریں کلامی مری
خراب شراب سخن ہو قبول
بنوں مے فروش ثنائے رسول
محمد سزائے ستائش گری
مدیح آفریں جس کی پیغمبری
دل ستاں گلستان سپہر بریں
سر انبیا سید المرسلیں
وہ امّی ولے نقش بند علوم
کلام اس کے سب دل پسند علوم
یہ کیسے فنون اس کو حاصل ہوئے
کہ سارے صحف نقش باطل ہوئے
اسی بات پر حجت اتمام ہے
کہ جو بات ہے وحی و الہام ہے
عجب بات ہے اس کی نام خدا
کہ بعضے سخن ہیں کلام خدا
کہاں ایسا علامۂ روزگار
کہ حکم کتاب ہو تقویٰ بار
اسی ابر کی ہیں در افشانیاں
کہ یوں آب ہو علم یونانیاں

Marfat.com

نہیں عقل اول کو بھی یہ کمال
اسی کو ہے معلوم آخر کا حال

وہی شافع خلق روز جزا
اسی کی گزارش پہ عفو و سزا

نکو خواہ ساری امم کا وہی
وسیلہ نجات و کرم کا وہی

وہی ساقیٔ کوثر و سلسبیل
وہی آبرو بخش عبد ذلیل

اسی کے مقلد کو جنت میں راہ
اسی کی ضراعت پہ عفو گناہ[1]

اسی کی اطاعت کا سارا حساب
محب پر عنایت ، عدو پر عذاب

نہ کیجے اگر حسب شرع رسول
خدا کی بھی طاعت نہ ہووے قبول

یہ کیا منزلت ہے زہے عز و شان
کہ ہے خاک پامال اوج ہفت آسمان

یہ کیا جسم خاکی کی معراج ہے
کہ نقش قدم عرش کا تاج ہے

کرے یاں کی پرواز کی گر کمیں
تو اڑ جائے دنیا سے روح الامیں

کوئی مرتبہ اس سے اعلیٰ نہ ہو
یہ رتبہ ہوا ہے کسی کا ، نہ ہو

---

۱- نسخۂ اول اور دوم (صفحہ ۳۴۴ ، حاشیہ صفحہ ۲۸۲) ''میں عفو و گناہ'' اور طبع ششم ۱۹۳۰ ع (صفحہ ۱۰۲) میں ''عفو گناہ'' ہے - (مرتب)

Marfat.com

ثبوت اوج یہ حق کے اظہار سے
نہیں کام چلتا کچھ انکار سے
جو کہتے ہیں خرق فلک ہے محال
یہی ہے دلیل حضیض خیال
سمجھنے کی ہے بات اے نکتہ داں
ہوا خلق جس کے لیے آسماں
ہوا خرق اس کے لیے پھر اگر
تو کیا دور ہے گفتگو مختصر
کہاں نکتہ چیں میں دم جنگ ہے
کہ یاں بحث کا دائرہ تنگ ہے
بس اے تیرہ باطن نہ انکار کر
کہ برہان ساطع ہے شق القمر
سمجھ میں جو آوے وہ اعجاز کیا
خیالات وسواس پرداز کیا
کیا ہے کدھر فلسفی کا خیال
کہاں فکر ناقص کہاں یہ کمال
تری عقل کیا اے ظلوم و جہول
کہ حیراں ہیں یاں سب نفوس و عقول
فلک سے نہ ہوا حصر اس کی صفات
زیادہ ثوابت سے ہیں معجزات
صعود اس کا گو مرکز خاک ہے
یہ برتر بلندی میں افلاک ہے

---

۱- عنوان: (مرتب)

Marfat.com

جو وہ اوج ہو جلوہ گر پھر کہاں
ستاروں کی تاب آسمانوں کی شان
یہ تابش میں انجم کا پایہ نہیں
کہ ان کے ہے ظل ، اس کے سایہ نہیں
کدورت کہاں جسم اطہر ہے وہ
کہ نور مجرّد کا مظہر ہے وہ
نہ ہونے میں سایے کے کیا بات ہے
یہ ادراک فخر کرامات ہے
نہیں یہ پذیرائے طبع سلیم
کہ حکمت سے خالی ہو فعل حکیم
تکا پوے اندیشۂ چرخ تاب
رہے پاے بند طریق مجاز
حقیقت ، کھلی کچھ نہ اس بات کی
عبث سعی میں صرف اوقات کی
مگر جب خدا ہی سے کی التجا
تو ہاتف نے پیر خرد سے کہا
کہ اے نکتہ سنج سراپا شعور
نہ ہونا تنہا سایے کا اس کے ضرور
رہے تا شریروں کو بیم اجل
نظام جہاں میں نہ آئے خلل
اگر وہ سبب خلق افلاک کا
تو سایہ بھی باعث ہے اھلاک کا
اگر ذات وجہ وجود اسم
تو سایے سے آباد ملک عدم

Marfat.com

کیا عقل کل سے فلک نے سوال
کہ اے مصدر گونہ گونہ کمال

محمد کے سایہ نہیں کیا سبب
کہا اس نے مت پوچھ اس کا سبب

نہیں راز یہ قابل اظہار کے
کہ اصرار ہیں حفظ اسرار کے

ہوا جب کہ بہر ہدایت ضرور
کہ ہو جلوہ فرما زمیں پر وہ نور

گوارا نہ تنہا بس کہ ہونا جدا
رہا سایہ حاضر حضور خدا

یہ ہے رسم تجھ کو نہیں کیا خبر
کہ رکھتے چھوڑتے ہیں زمان سفر

مصور سے کھنچوا کے تصویر یار
برائے سکون دل بے قرار

مرے دل کی پوچھو تو ہے بات اور
یہ فکر اور سب کے خیالات اور

غلط یہ کہاں ذہن کا کام ہے
جو انصاف کیجے تو الہام ہے[1]

زبس سایہ تنہا ہم [illegible]
نہ حاصل ہوا قرب عصمت [illegible]

عجب تشنہ کاموں کو طاری ہوا
انامل سے جب چشمہ جاری ہوا

---

۱- نسخہ طبع اول و دوم میں "[illegible]" [illegible] (۱۰۰)
میں "ہے" ۔ (مرتب)

نہ سمجھے یہ مضمون جوش ھمم
کہ بحر کرم ہے وہ دست کرم
کہوں کس طرح اس کو یوسف جمال
کہاں ماہ کنعاں میں ایسا کمال
کہاں اس کے عشّاق صاحب مذاق
کہاں شورش لذت اشتیاق
نمک ذوق بخش جراحت کہاں
صباحت کہاں اور ملاحت کہاں
بہت فرق ہے بلکہ بالکل جدا
حبیب زلیخا ، حبیب خدا
حضور اس کی طلعت کے بے آب و تاب
چراغ سحر سے کہیں آفتاب
یہ ایماء ہے اعجاز شق القمر
کہ کٹتے ہیں مہرو اسے دیکھ کر
یہاں تک تو حسن اس کا مشہور ہے
عروس میں ملاقات کی حور ہے
وہ مستاصل بیخ کفر و عناد
کہ جس کی چھری ، تیغ وقت جہاد
دم قتل کفار قہر خدا
ستمگار و خوں‌خوار بہر خدا
زماں کشش سخت چالاک و چست
شکست بتاں میں تگا پو درست
قضا کی نظر سوئے ایما رہے
اجل پر غضب کارفرما رہے

Marfat.com

عجب احتساب اُس کا اعجاز جوش
خرابات افتادہ ، جوں بادہ نوش
نگہبان صدگونہ اسرار دل
کہ خواب جوں بخت بےدار دل
نہ مثبت فقط قول جن و بشر
گواہ نبوت شجر تا حجر
مطاع جہاں و مطیع الٰہ
سرافراز عبد جہاں بادشاہ
بہار ازل خاتم المرسلیں
گل اولیں و بر آخریں
کروں کس طرح میں شمار صفات
کہ ممکن نہیں انحصار صفات
یہ مشکل گرہ کھولے بے دست کیا
میں گنگ اور مری فطرت پست کیا
کہاں میں کہاں مدح خیرالانام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام
درود خدا وقف اصحاب و آل
ہوئے ختم جن پر جہاں کے کمال
خصوصاً مہیں پیروان رسول
کہ چاروں ہیں ارکان شرع کمال
خصوصاً ائمہ کہ ہیں پیشوا
ہدایت نگاہ و طریقت نما
خصوصاً شہیدان میدان عشق
گل اندام و گل فام و گل پیرہن

Marfat.com

پلا ساقیا آب آتش اثر
کہ جل جائے گرمی سے دامان تر
صراحی نمط اشک باری کروں
تہ دل سے فریاد و زاری کروں
بنے قصر سے خانہ بیت الحرام
کروں دور مستانہ، مانند جام
میں دل کھول کر بلبلاؤں ذرا
میں رو رو کے طوفاں دکھاؤں ذرا
نہ روکوں دل و جان غم دیدہ کو
جگاؤں اثر ہائے خوابیدہ کو
کرے خاک بیزی دعائے سحر
ملے خاک میں سب صفائے سحر
فلک رس ہو[۱] غوغا مناجات کا
کروں التماس اپنی حاجات کا
الٰہی مجھے دل دے اور دل کو داغ
جلے صبح محشر تلک یہ چراغ
رہے شعلہ زن آتش دل فروز
کرے گرم جوشی تپ سینہ سوز
مری چشم دریا بہاتی رہے
مری آگ عالم جلاتی رہے
مری وحشتیں چین لینے نہ دیں
مری حسرتیں جان دینے نہ دیں

---

۱ - نسخۂ طبع اول و دوم (صفحہ ۲۴۴ ، حاشیہ صفحہ ۲۸۴) میں ”ہو“ اور نسخہ طبع ششم (صفحہ ۴۱۳) میں ”ہے“ - (مرتب)

Marfat.com

ٹھہرنے نہ دے ایک جا اضطرار
رکھے جاں کو بے طاقتی بے قرار
مرے دل کو تسکیں نہ آئے کہیں
مری بے قراری نہ جائے کہیں
قلق سے مرا زخم ناسور ہو
مئے لالہ گوں زور انگور ہو
مرا ولولہ خوں تراوی کرے
نہانی خلش سینہ کاوی کرے
جو دم لے فغاں کو ملامت کروں
رکے دم تو کیا کیا قیامت کروں
دکھائے مزے مجھ کو شور جنوں
پری طلعتوں کا نظارہ کروں
اڑائیں مری خاک رسوائیاں
رہیں سر بہ جوش تماشائیاں
بنوں میں بانجھ اس حال کو
ہو تشنیع بھی آدینہ اطفال کو
مرے پند گو مجھ سے ڈرتے رہیں
اجانب الگ خوب ڈرتے رہیں
سلاسل پہ زور آزماتا رہوں
سدا بیڑیاں میں تڑاتا رہوں
گرفتار ہر بند آفات میں
رہے طوق گردن میں ، لمبہ ہات میں
دریں سر ٹپکنے سے [illegible]
بنا کر رہوں [illegible]

Marfat.com

نہ اُلجھے کبھی خار داماں کے ساتھ
جگر چاک ہووے گریباں کے ساتھ
کبھی ہرزہ گردی ٹھکانے لگے
کسی شوخ کو رحم آنے لگے
رہیں مر کے بھی وحشتیں برقرار
قیامت کو اٹھوں تو دیوانہ وار
یوں ہی سوے جیب وکفن ہاتھ جاے
مری ہرزہ گردی مرے ساتھ جاے
کرے دفن اتنا نہ ہووے کوئی
مری بیکسی کو نہ رووے کوئی
پڑے گور پاؤں نہ پھیلاؤں میں
کسی دشت میں مر کے رہ جاؤں میں
جو نہلائے تو سیل دریا مجھے
کفن دے تو دامان صحرا مجھے
جنازہ اٹھائے تو روز نشور
کسی دوش کا بار ہوں کیا ضرور
نہ چھوڑیں مرا ساتھ شب ہاے تار
لیے جاؤں یہ تیرگی تا مزار
سدا جاں کنی میں گزرتی رہے
مری زندگی مجھ پہ مرتی رہے
مرے منھ پہ سرخی نہ جھلکے کبھو
نہ ہوں زرد رنگوں میں ، میں زرد رو
ہوا دار افغاں ہو باد سحر
ہنسے زخم گل پر شگاف جگر

Marfat.com

گزر جائے خوش زندگی غم کے ساتھ
رہے آہ و نالہ مرے دم کے ساتھ

مری آس حرماں بندھایا کرے
تمنا کی حسرت نہ آیا کرے

مصیبت میں جان بلاکش رہے
دل و جذب دل میں کشاکش رہے

کرے سختیاں سنگ کہسار غم
مجھے سر اٹھانے نہ دے بار غم

دوا سے اثر کو علاقہ نہ ہو
کبھی درد دل سے افاقہ نہ ہو

رکھے سخت بے طاقتی مضمحل
نہ چھوڑے ذرا مجھ میں جاں ضعف دل

دبائے مجھے ناتوانی مری
نہ کام آئے کچھ سخت جانی مری

کھجایا کروں ناخن غم سے دل
تھلکتا[1] رہے دست ماتم سے دل

نہ تاب تپش ہو تو آرام آئے
دم آخریں فکر انجام آئے

لب زخم سے خوں ٹپکتا رہے
نمک شور الفت چھڑکتا رہے

بھرے ساغر چشم تلخاب دل
پلائے مئے ناب خوناب دل

---

۱ - نسخہ طبع اول و دوم میں ''[illegible]'' [illegible]
(صفحہ ۵۱۴) میں ''تھلکتا'' اور ن کے تحت ''[illegible]'' بھی ہے - (مرتب)

نشے مین محبت کے سرشار هون
خراب نگه هاے خمّار هون
فغاں هے مرا شور رندانه وش
یہی بے خودی بس که آجائے غش
لگی چپ پر اس پر بھی کیا کیا کہوں
رهے جب تلک دم بلکتا رهوں
قلق سے سدا تلملایا کروں
سنے کون پر بلبلایا کروں
رکھے گرم افغاں امید اثر
رهین اجابت دعاے سحر
جہاں میں مرے عشق کی دھوم هو
یہاں تک که دلبر کو معلوم هو
مرا نام بدنام کیا کیا نه هو
جہاں سنیے میرا هی افسانه هو
هر اک کوچے میں غل مچاتا پھروں
میں خود خاک اپنی آڑاتا پھروں
جو چھیڑے کوئی تو قیامت کروں
ملامت گروں کو ملامت کروں
سدا اهل تدبیر سے جنگ هو
ادهر کف میں بیڑی ادهر سنگ هو
مری واپسی بے نوائی کرے
مری گم رهی ره نمائی کرے
رهوں هرزه گرد بیابان شوق
سر خار پامال جولان شوق

Marfat.com

بہ جز بے پروی دم نہ لیں آبلے
کف پا سے آنکھیں ملیں آبلے
ہوائے تپیدن اڑائے مجھے
مری بے پری پر لگائے مجھے
مرا دم بھریں مضطرب زاریاں
مرے نام پر جان دیں خواریاں
میں دیوانہ و دل فراست شعار
میں ناکام و سرگرمی کاروبار
پھروں اپنے احوال میں شاد شاد
ہو یاس آرزو ، نامرادی مراد
نگہ ہائے حسرت سے دیکھوں جدھر
وہ رو دے مرے حال کو دیکھ کر
کروں گر میں بدطالعی کا گلہ
کسی کو نہ ہو سننے کا حوصلہ
قلق سے مرے سب یہ بے تاب ہوں
کہ بیگانے مانند احباب ہوں
ترحم سے ہر پیرہن ہو قبا
ملیں مجھ سے اغیار ، جوں اقربا
یہ وہ غیر جن کے نہیں دل میں جاہ
نہ وہ غیر جو اس سے رکھتے ہیں راہ
یہ وہ اقربا جو ہیں بیگانہ وار
نہ وہ اقربا جو ہیں اس پر نثار
ستم کر بھی سمجھائیں اس شوخ کو
ذرا راہ پر لائیں اس شوخ کو

Marfat.com

کرے میری تدبیر بے چارگی
زمانہ بدل جائے یک بارگی
مرا دور آ جائے تو سیر ہو
کہ پامال جان و دل غیر ہو
مرے بن ملے آس سے ٹھہرا نہ جائے
مرے پاس آئے تو گھبرا نہ جائے
نہ لے پھر مرے گھر سے جانے کا نام
چلے میرے کہنے پہ وہ خوش خرام
نہ ہو صبر پھر بے قراری کو دیکھ
کرے دل دہی جاں نثاری کو دیکھ
نہ بے ہم یہ جور و جفا ہوسکے
نہ یوں امتحان وفا ہوسکے
مری حالت زار دیکھی نہ جائے
مری چشم خوں بار دیکھی نہ جائے
جو نیل تمنا میں تاخیر ہو
مکافات حسرت کی تدبیر ہو
شب و روز ہوں گردشیں جام کی
تلافی کرے رفتہ ایام کی
پلائے مجھے اپنی جھوٹی شراب
کرے ایسے ناکام کو کامیاب
ہنسوں میں رلائے رقیبوں کو وہ
مری طرح روئے نصیبوں کو وہ
نہ پروا کہ ہے منہ دکھانا کبھی
ترستے رہیں دیکھنے کو سبھی

Marfat.com

شرارت کرے آتش افروزیاں
جلانے کو ہوں میرے دل سوزیاں

مری ہر طرح جاں نوازی کرے
بلا سے کوئی پھر جیے یا مرے

نہ ہو تنگ گر بھینچ ڈالا کروں
نہ ملنے کا بدلا نکالا کروں

سدا دل بری ، دل ستانی کرے
عنایت کرے مہربانی کرے

کبھی مجھ سے ہرگز کنارا نہ ہو
نہ ہو بوالہوس کا گزارا نہ ہو

لگے جی نہ میرے مکاں کے سوا
نہ ٹھہرے کہیں جان ، یاں کے سوا

مزا میرے ہی ساتھ کھانے میں آئے
اگر یوں نعیم جناں ہوا نہ بھائے[1]

لگے ذکر کیا ہے پلک سے پلک
نہ ہو میرے بازو پہ سر جب تلک

مرے پاس آ لیٹے جوں[2] شام آئے
مرے ساتھ سونے میں آرام آئے

شکر ریز رغبت مذاق طلب
ملائے ہی رکھیے، مرے لب سے لب

---

۱ - مصرع ثانی طبع اول و دوم (صفحہ ۱۵۳ ، ۲۱۷) میں : "[illegible]
نعیم جناں ہو بہانے" ہے لیکن طبع سوم (صفحہ [illegible]) میں [illegible]
"اگر یوں نعیم جناں ہو نہ بھائے" - (مرتب)

۲ - نسخۂ طبع اول و دوم میں "جوں" اور طبع سوم (صفحہ ۲۱۷)
میں "جو" ہے - (مرتب)

Marfat.com

جو اٹھوں تو اٹھ جائے وہ پاس سے
نہ پھرنے دے گرد اپنے وسواس سے
محبت میں بھی جان دینے نہ دے
بلائیں اگر اوں تو لینے نہ دے
کرے معتمد ساتھ جاؤں جہاں
پس امتحاں بھی رہے بدگماں
میں[1] قابو میں تو بھی وہ بے اختیار
وفا پر وفا کا نہ ہو اعتبار
رکھے مجھ کو، جیسا میں اس کو عزیز
نہ معشوق و عاشق میں ہو کچھ تمیز
مہیا ہوں عشرت کے سامان سب
نکالے مرے دل کے ارمان سب
بس اب چپ کہ مومن دعا ہو چکی
بہت زاری و التجا ہو چکی
ہر اک شعر میں جلوہ گر ہے قبول
تضرع سے بعد اثر کیا حصول
دل سامعیں محو تاثیر ہے
دعا ہے کہ افسون تسخیر ہے
مبارک وصال تمنائے وصل
تجلی مہ[2] رو و شب ہائے وصل

---

۱ - نسخہ اول و دوم نول کشور میں ''میں'' اور نسخہ طبع ششم (صفحہ ۳۱۷) میں ''جو'' ہے - (مرتب)

۲ - نسخہ طبع اول (صفحہ ۳۵۱) میں ''مہ و رو و'' ہے، لیکن طبع دوم اور ششم (صفحہ ۲۸۷، ۳۱۷) میں ''مہ رو و'' درست ہے - (مرتب)

Marfat.com

# مثنوی

## به مضمون جهاد

پلا مجھ کو ساقی شراب طہور
کہ اعضا شکن ہے خمار فجور

کوئی جرعہ دے دیں‌فزا جام کا
کہ آ جائے بس نشہ اسلام کا

بہ رنگ سے ایماں کو آ جائے جوش
نہ اپنا رہے اور نہ دنیا کا ہوش

عناد نہفتہ کو ظاہر کروں
دم تیغ سے قتل کافر کروں

پئے تشنہ کامی سبو در سبو
پیوں شوق سے ملحدوں کا لہو

یہی اب تو کچھ آ گیا ہے خیال
کہ گردن کشوں کو کروں پائمال

بہت کوشش و جاں نثاری کروں
کہ شرع پیمبر کو جاری کروں

دکھا دوں بس انجام الحاد کا
نہ چھوڑوں کہیں نام الحاد کا



Marfat.com

نہ کیوں کر ہوں اس کام میں نا شکیب
ظہور امام زماں ہے قریب
وہ خضر طریق رسول خدا
کہ جو پیرو اس کا ہے سو پیشوا
وہ نور مجسّم وہ ظلّ اللہ
کہ سایے سے جس کے خجل مہر و ماہ
زہے سید احمد قبول خدا
سر آستان رسول خدا
نکو گوہری کا نہ پوچھو شرف
علی و حسین و حسن کا خلف
رہے حشر تک زندہ وہ نیک ذات
ہے کفار کی موت اس کی حیات
خدا نے مجاہد بنایا اسے
سر قتل کفار آیا اسے
دم اس دست و بازو پہ دیوے اجل
لب تیغ کے بوسے لیوے اجل
جلو میں ہمیشہ دواں ہو ظفر
رکاب اس کی پکڑے رواں ہو ظفر
کہوں کیا لوائے امامت کا اوج
کہ ہیں غوث و ابدال سب اہل فوج
خبردار ہو جاؤ اے اہل دل
کہ رحمت برستی ہے اب متصل
ہوا مجتمع لشکر اسلام کا
اگر ہوسکے وقت ہے کام کا

Marfat.com

ضرور ایسے مجمع میں ہونا شریک
کہ خوش تم سے ہو وحدہٗ لا شریک

جو داخل سپاہ خدا میں ہوا
فدا جی سے راہ خدا میں ہوا

حبیب حبیب خداوند ہے
خداوند اس سے رضامند ہے

امام زمانہ کی یاری کرو
خدا کے لیے جاں نثاری کرو

سمجھ لو جو کچھ بھی ہے تم کو تمیز
نہ جان آفریں سے کرو جاں عزیز

کسی کو نہیں ہے اجل کی خبر
کہ آ جائے بیٹھے ہوئے اپنے گھر

تو مقدور کس کا کہ آنے نہ دے
تن خستہ سے جاں کو جانے نہ دے

تو بہتر یہی ہے کہ جاں دے آئے
پس مرگ تربت میں آرام آئے

قیامت کو اٹھو تو تم بامراد
لب "الحمد" لو اور دل شاد شاد

عجب وقت ہے یہ جو ہمت کرو
حیات ابد ہے گر اس دم مرو

جو ہے عمر باقی تو غازی ہو تم
سزاوار گردن فرازی ہو تم

یہ ملک جہاں ہے تمہارے لیے
نعیم جناں ہے تمہارے لیے

Marfat.com

شراکت یہاں کی ہے طالع کا اوج
کہ ایسا امام اور ایسی ہے فوج
سعادت ہے جو جاں فشانی کرے
یہاں اور واں کامرانی کرے
الٰہی مجھے بھی شہادت نصیب
یہ افضل سے افضل عبادت نصیب
الٰہی اگرچہ ہوں میں تیرہ کار
پہ تیرے کرم کا ہوں امیدوار
تو اپنی عنایت سے توفیق دے
عروج شہید اور صدیق دے
کرم کر نکال اب یہاں سے مجھے
ملا دے امام زماں سے مجھے
یہ دعوت ہو مقبول درگاہ میں
مری جاں فدا ہو تری راہ میں
میں گنج شہیداں میں مسرور ہوں
اسی فوج کے ساتھ محشور ہوں

---

Marfat.com

# نامۂ مومن جاں باز

## بہ جانب محبوبۂ دل نواز

اے چارہ گر مریض بے تاب
اے نور فزائے چشم بے خواب

مرہم نہ زخم ہائے عاشق
درد عاشق ، دوائے عاشق

اے نبض شناس جان مضطر
ناسور زدائے دیدۂ تر

اے مایۂ لطف زندگانی
جاں بخش وفائے جاودانی

اے جان وفا شعار مومن
درمان دل فگار مومن

دھیان آپ کا ان دنوں کدھر ہے
کچھ حال کی میرے بھی خبر ہے

بیمار ہوں اور قریب مردن
ہر دم ہے عذاب جاں سپردن

ہے گرم ادائے دل فریبی
جاں سوز حرارت غریبی



Marfat.com

اک آگ سی لگ رہی ہے تن میں
شعلے سے بھڑکتے ہیں بدن میں

بستر کئی بار سب جلایا
اس آگ نے خاک میں ملایا

گر یوں ہی جلا کیا میں ناکام
تو فرش زمیں ہے اور آرام

کیا عضو گدازیاں کہوں میں
انگشت نمائے شمع ہوں میں

بے تاب طبیب دور سے ہیں
ہمسایوں کے گھر تنور سے ہیں

سرکش ہیں زبانہائے بے ہم
کوچہ ہے تمام دخمۂ جم

کتنے ہی مجوس جل گئے ہیں
کتنوں ہی کے پاؤں تل گئے ہیں

گر آئے تو دور دور سے ہیں
پر پاس تو ناصبور سے ہیں

گرمی یہی گر ہے کوئی دن یاں
ہو جائیں گے برہمن مسلماں

پروانہ ہے گرچہ دل سے مجھ پر
پر جلتے ہیں یاں طبیب کے پر

پاس آنے کی تاب کا ہے کو ہے
جل جانے کی تاب کا ہے کو ہے

سب جوش عرق سے گھل گیا جسم
ہر عضو میں کیا رہا بہ جز اسم

Marfat.com

بحر ظلمات موج زن ہے
دریائے فرات موج زن ہے

ہے شرم سے نیل پانی پانی
موج عمّاں نے چین مانی

سب پاس کے گھر گسستہ پیوند
طوفاں زدہ کشتیوں کی مانند

جوش خفقاں سے دل کا یہ حال
ہر شعلۂ سینہ برق تمثال

برہم زدہ صدر تا بر و دوش
تا مغز عظام ''عہن منفوش''

اعصاب رہیں سر بہ سر پیچ
جیسی تری زلف پیچ در پیچ

یوں اوردہ[1] بہ خوں طپیدہ
جیسے رگ گردن بریدہ

کیا کیجے صداع کی شکایت
اس درجہ میں ہے اس قدر سرایت

از بس کہ خلل کردیا ہے
صندل کو بھی درد سر دیا ہے

کیا چارہ کروں کہ غیرتیں ہیں
تشخیص مرض میں حیرتیں ہیں

---

اوردہ ۔ (بہ فتح ہمزہ و کسر دال) [illegible] رگ‌ہائے کہ خون را بہ قلب بر می‌گردانند ۔ جمع ''ورید'' ۔ (فرہنگ عمید، صفحہ ۲۰۰) ۔ (مرتب)

Marfat.com

اپنی سی تو سوچتے ہیں سب کچھ
آتا نہیں دھیان میں سبب[1] کچھ

خود ہوگئے اس الم میں بیمار
بے علم ہو کیا علاج و تیمار

علت مجھے یا ہے تم کو معلوم
جو کچھ کہ ہوا، ہے تم کو معلوم

یعنی از بس محرّم آیا
ہنگام وفور ماتم آیا

تھا غم ترا دل کو ناگوارا
اس فکر نے مجھ کو جان مارا

ہر چند غم امام ہووے
پر تجھ کو نہ غم سے کام ہووے

ہر شب تجھے عشرت دل افروز
ہر روز ہو تیرے گھر میں نو روز

ہر شام طرب سعید تجھ کو
ہر صبح ہو صبح عید تجھ کو

ہوں میں بھی شریک محفل سور
تو مجھ سے رہے میں تجھ سے مسرور

---

[1] طبع اول و دوم (صفحہ ۲۸۲، ۱۷۹) میں ''سبب'' ہے اور طبع ششم (صفحہ ۴۰۲) میں ''یہ اب'' ہے۔ (مرتب)

Marfat.com

# نامۂ باسوز و گداز

## بہ سمت معشوقۂ طنّاز

اے گل گلستان رعنائی
نو بہار ریاض زیبائی

اے مہ آسمان حسن و جمال
بے نظیر جہان وہم و خیال

اے در شاہوار ناسفتہ
گوہر آب دار ناسفتہ

اے گل تا بہ سر نیامدہ‌ای
اے نہال بہ بر نیامدہ‌ای

غنچۂ با صبا بہ خوشیدہ
رنج گل چیں ہنوز نا دیدہ

اے بت رو بہ دہر ننہادہ
در کف کافرے نیفتادہ

اے دل و دیں بہ‌یک نگہ بردہ
خون بے چارہ مومنے خوردہ

اے تغافل شعار بے [illegible]
حال معلوم کیا [illegible]



Marfat.com

تجھ کو واں لاف کبریائی ہے
یاں بلا دین و دل پہ آئی ہے

تجھ کو دعویٰ ہے بے نیازی کا
حوصلہ کس کو پاک بازی کا

ہے تجھے پاک دامنی کا خیال
مارے ڈالے ہے مجھ کو شوق وصال

کیوں یہ دعوائے لن ترانی ہے
آخر اک دن قیامت آنی ہے

مومن ناتواں پہ ناز نہ کر
ہے خدا بھی تو احتراز نہ کر

کس لیے تجھ کو مجھ سے کام نہیں
خون کرنا مگر حرام نہیں

شرط دیں ہے جو پاک دامانی
تو ستم بھی ہے نا مسلمانی

دیکھ اک بے گناہ مرتا ہے
جان تجھ پر نثار کرتا ہے

مجھ سے عاشق کی یوں دل آزاری
ہووے فی النار ایسی دیں داری

شعلے کی طرح ہاتھ ملتا ہوں
بیم دوزخ سے تیری جلتا ہوں

تجھ کو ڈر سوزش الیم سے کیا
حور کو آتش جحیم سے کیا

عذر بے ہودہ دل پسند نہیں
باب توبہ ہنوز بند نہیں

Marfat.com

ایسے نازک کو کون دے ہے مزا
نوجوانی کا تم اٹھاؤ مزا

ہے بہ فتواے اہل ذوق حرام
تجھ سے شیریں دہن کو تلخی کام

ہیں یہ دن لطف زندگانی کے
پھر کہاں ولولے جوانی کے

بے مزا کر نہ عاقبت بینی
نہ رہے گی لبوں میں شیرینی

جب کچوں کو نہ سخت پاؤ گے
سخت جانی سے تنگ آؤ گے

پھر یہ موسم جو یاد آئے گا
شوق کچھ اور گل کھلائے گا

ان دنوں کی جو آئے گی حسرت
کیجیے گا گناہ بے لذت

فائدہ پھر ہوس سے کیا تم کو
مجھ سا مشتاق مل چکا تم کو

میری باتیں نہیں تمہیں معلوم
ورنہ کاہے کو یوں رہوں محروم

میں وفا دار ہوں وفا کی قسم
تیری حسرت فزا جفا کی قسم

بے وفا بندۂ خدا لر ہوں
لیک تجھ سے پھروں تو کافر ہوں

تو جو ہے ہاشمی نسب اے جان
ہے محبت تری مرا ایمان

---

Marfat.com

Marfat.com

# غلط نامہ

| صفحه | شعر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۴۷ - | | حاشیه ۴ | حاشیه ۱ |
| ۵۰ - | ۱۰ - | ''روز باحوردن'' | ''روز باحور'' |
| ۶۲ - | ۱۱ | بڑے | پڑے |
| ۶۵ - | ۱۲ | دوباره | دوپاره |
| ۶۸ - | (حاشیه ۱) | طبع | طبع اول |
| ۶۹ - | (حاشیه ۱) | ۱۹۴۱ء | ۱۹۳۱ء |
| ۸۸ - | (حاشیه ۱) | دی هے | ''دعا هے'' |
| ۹۰ - | ۱ | کردے | کردیے |
| ۹۲ - | ۶ | کاه | گاه |
| ۹۷ - | ۶ | شوق | شوخ |
| ۹۸ - | ۱ | ازهد | زاهد |
| ۱۰۷ - | ۵ | جو۱ | جو۲ |
| ۱۲۵ - | ۶ | ناز | نار |
| ۱۲۸ - | ۶ | یه | په |
| ۱۳۶ - | (حاشیه ۲) | ''نوا'' | ''نو'' |
| ۱۳۸ - | (حاشیه ۲) | ییک | پیک |

Marfat.com

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۵۵ - | ۴ | هوس | هوش |
| ۱۶۰ - | ۱۰ | خوں | خون |
| ۱۶۳ - | ۱۲ | رکم | کم |
| ۱۶۳ - | ۱۲ | ات | رات |
| ۱۹۰ - | ۸ | سنجی | سنی |
| ۱۹۲ - | ۷ | عیش و وصال | عیش وصال |
| ۲۰۵ - | ۳ | جوں | جون |
| ۲۱۱ - | ۱۰ | ناگورا | ناگوارا |
| ۲۱۴ - | ۴ | گو | گر |
| ۲۶۲ - | ۱۲ | جلے | چلے |
| ۲۷۱ - | ۱۲ | کتّو | کُو |
| ۲۹۷ - | (حاشیہ ۳) | روز تقاضا | زور تقاضا |
| ۳۰۷ - | ۱۲ | لولولک | لولک |
| ۳۲۷ - | ۱ | اجنتاب | اجتناب |
| ۳۷۲ - | ۱ | نتّیز | نیّر |
| ۳۸۳ - | ۵ | گا | کا |
| ۴۱۵ - | ۵ | تیرا | تیرے |

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

Marfat.com